NOIS BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226003

UNIVERSAL
LIBRARY

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

بفضل خدای ذوالجلال کتاب بیمثال در بیان خصائص
و فضائل اسلام مفید ہر خاص و عام مسمّی بہ

اعلام الاخبار والاعلام
ان الدین عند اللہ الاسلام

از تصنیف جامع معقول و منقول جناب فیض مآب
مولوی سید عبد الباری صاحب سہسوانی دام مجدہ

در مطبع ایجوکیشن پریس آگرہ طبع گشت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تعالى ذاته عن النقص والزوال والافتقار الى الحال وكسب الكمال انفرد بالخلق والابداع واستقل بالايجاد والاختراع لا مثل له يساويه ويشابهه لا نظير له ينازعه ويناويه فرد صمد لا شريك له حي احد لا شبيه له تقدس جنابه عن التحيز و الحلول والاتحاد والانداد تنزه كبرياءه عن التجسم والتشكل والتلون والاضداد جلت اسماءه عن الكفر والشرك والضلال والالحاد عمت الاءه كل تقي وشقي وغوي وهاد من العباد وخص المسلمين منهم بعطاء حسن التوفيق لمحض التوحيد والاعمال المرضية والافعال المنجية وحسن الاعتقاد النافع في المعاد وباتمام النعمة ووعد الجنة وتكميل الملة وتقويم الشرع والسداد والصلوة والسلام على النبي العربي القرشي الامي الذي بعث بالشريعة القاهرة والطريقة الباهرة مع الايات الصادقة الواضحة والمعجزات البارقة اللائحة التي تحيرت في حل غوامضها ودقائقها

عُقُولُ حُكَمَاءِ الْأَعْصَارِ وَالْأَدْوَارِ وَكَلَّتْ عَنْ عَدِّ مَحَاسِنِهَا وَلَطَائِفِهَا
أَذْهَانُ طَوَائِفِ الْعُقَلَاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْأَحْبَارِ لَا يَحُومُ حَوْلَ فَضَائِهَا
غُبَارُ شُبُهَاتِ الْمُعَانِدِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمَلَاحِدَةِ وَسَائِرِ الْكُفَّارِ وَلَا يَتَطَرَّقُ
إِلَى جَنَابِهَا قَتَامُ أَوْهَامِ الْمُنْكِرِينَ مِنَ الْفَلَاسِفَةِ وَالزَّنَادِقَةِ الْأَشْرَارِ وَعَلَى
آلِهِ الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ **أَمَّا بعد**

سید عبد الباری ابن جناب فضیلت مآب زبدة المتکلمین مولانا السید سراج احمد النقوی ابن جناب
فیض انتساب طریقت پناہ حقیقت دستگاہ خدا آگاہ حضرت آل احمد شاہ المودودی خلف
الصدق ہژبر بیشۂ ولایت نہنگ دریای ریاضت مظہر الخوارق والکرامۃ سلالۃ ابناء الفاطمہ
السید نظر محمد السہسوانی کان اللہ لہم طالبان تحقیق دین حق و رضا جویان قادر مطلق
کی خدمت مین عرض پرداز ہی کہ اپنی عمر سے اکثر حصہ اس عاجز روزگار گنہگار پروردگار نے
مذاہب مروجہ و ادیان متداولہ کی تحقیق و تفتیش مین گزرا اور بغرض احقاق حق و ابطال
باطل بلا شائبہ تقلید و تعصب اصل و فرع ہر مذہب کو چہانا مذاہب مدونہ سے اسلام ہی کو
دین حق طریق فطرت کے موافق اور اذعان و اطمینان کے لائق اور سبب رضا و خوشنودی
جناب صمدیت اور باعث قبول دنیا و بہبودی آخرت دیکھا باقی مذاہب کے مسائل و
عقائد کو سراسر لغو غیر مثمر اور اون کی اخلاق و عبادات کو غیر منضبط مصداق كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ
مُنْتَشِرٌ پایا دلیل ہماری اس دعوی پر یہہ ہی کہ مذہب برحق کی شناخت کے لیے اصول
عقلی کو معیار تمیز حق و باطل ہین اور قواعد اصلی واسطے دریافت صحت دین کے کہ صادق

وکاذب ہین حدنا اصل ہین تین ہین اوّل تنزیہہ توحید اللہ رب العزت دوم عصمت
وعفت مبلغین دین وملت سوم حسن تلقین وتعلیم افراد امت۔ یہہ ایسے امور ہین جنہیں
جمیع ارباب تمیز وکیاست اور اصحاب فرہنگ وفراست منجملہ ارباب مذاہب متفق ومجتمع
ہین اور تابعین ہر مذہب اپنی ہی کیش ودین ہین انکو کما ینبغی ثابت ومتحقق کہتے ہین الا
عند العقلا بوجہ فقدان شرایط مذکورہ نفس الامر مین اون کا ادعا لاطائل ہے بلکہ اکثر
باعث ہے کہ خلاف بدیہیات اولیہ اونکی اصول دینیہ ہین اور مناقض براہین عقلیہ اور
عقائد یقینیہ ہین غرض دعوی اون کا بالکل کاذب ومحض بے اصل وباطل ہے اصل اوّل کی
نسبت کہ بالاتفاق عمدہ ارکان واسباب رضای خالق کائنات ہی اور بلا اختلاف
اصل الاصول حصول نجات اور واسطے جملہ مذاہب کے الہامی ہون خواہ غیر الہامی بمنزلہ
بسم اللہ کے ہے سائر ادیان مین کیسی تقاریر رنگارنگ وغیر منضبط اور کیسا خلط وخبط
بیشمار ہے جسکی کچہہ حد وانتہا نہین عند استفسار الحقیقت اونکے معتقدین کیسی ہرزہ
درائی وبیہودہ سرائی کرتے ہین جسکا کچہہ نتیجہ نہین اور نہ کچہہ مفہوم محصل وامر معقول
اوس سے برآمد ہوتا ہے تمیز مخلوق وخالق اور تفریق مملوک ومالک ہی اون کیواسطے
مرحلہ سخت وشدید ہے مثلا کوئی کہتا ہے کہ احجار موضوعہ واصنام مصنوعہ ہی کی عبادت
باعث نجات ورستگاری ہے اور کسی کے نزدیک آلہہ متعددہ ومعبودات باطلہ کا
اذعان واعتقاد بہتر ومستحسن وسبب رہائی ہے کوئی لکہتا ہے کہ خود خدای پاک
یعنے معتقدین مذہب عیسوی
نے بغرض معائنہ فتنہ وفساد عالم کون وفساد بقصد اصلاح ودرستی عالم سفلی انکر تجسد

صورت انسانی پکڑے اور بموجب عادت پیدایش جنین بنکر رحم عورت کو اپنا مقام و
مستقر بنایا تا ایام وضع بنظر حفظ صحت اوس نے خون حیض کو غذاے روزمرہ ٹھہرایا
من بعد جای ناپاک سے اوس ایزد پاک نے خروج کیا اور آخر الامر وہی پروردگار
بہزار ذلت وخواری دشمنون کے ہاتھ مصلوب گرفتار ہوا اور بسبب عالم ارواح مین
پہونچا تین روز تک برابر عذاب جہنم مین پڑا رہا اور واسطے اظہار قدرت مغفرت و
رحمت کے سب آدمیون کے گناہ ولعنت کا بوجہ اوس نے اپنے سر پر اوٹھایا ایک قوم کفر کا
یعنی قوم ہنود
اسپر عقیدہ ہے کہ اوس قادر بیچون نے بطور مسطور چند مرتبہ دنیا مین ظہور ونزول کیا ہے
اپنی ہی مخلوق سے حرب وقتال اور جنگ وجدال کیوقت کبھی مقہور کبھی غالب کبھی منصور
ومظفر اور کبھی مغلوب وہارب ہوا اور ماورا اسکے اشکال مختلفہ مثل سوار اور مچھلی اور
کچھوے وغیرہا صور خبیثہ مین بہی معاذ اللہ اوس نے بروز وحلول کیا ہے اور بمقتضا
حکمت مصدر افعال نا ملائم ومظہر اطوار بہائم رہا اور ایک جماعت کثیر کے زعم مین یہہ امر
یعنی چینی لوگ بدہہ مذہب
پسندیدہ ہے کہ موجد عالم عناصر وموالید ثلثہ واجسام سفلی اور محدث افلاک ونظام
شمسی واجرام علوی بحسب الذات والصفات باہم مختلف ہین اور اوصاف ذمیمہ واخلاق
ردیہ کے ساتھہ ہر ایک اون مین سے موصوف ومتصف توحید کے متعلق یہانتک وہ اصول
وعقائد مینے بیان کیے جنکا ہزارہا ولکھوکہا بلکہ کروڑہا آدمی کو فی الحال اعتقاد واقرار
ہے اور جنپر اون کے متبعین کو کماینبغی استقلال واعتماد اور بدرجہ غایت اصرار واستبداد
ہے اور بزعم اون کے رحمت ورضاے پروردگار کا عقائد مذکورہ ہی پر انحصار ہے اور

اون کا انکار سبب حرمان مغفرت و دخول نار ہے اور وہی لوگ طعن و تشنیع بیجا اگر
اسلام پر کرتے ہین او شب و روز فکر عیب چینی و خوردہ گیری رکھتے ہین اگر اسی بحث
و مسائل کے متعلق تمامی مذاہب شاذہ و مشہورہ کو تحریر و قلمبند کرون مطلب اصلی کہ
توحید خدای پاک ہے ہرگز کسی سے ہاتھ نہ آوے اور خدا جانے کہ کسقدر کتاب بڑہ جاوے
الحاصل اقوال مذکورہ سے ہر ذوی عقل صاحب دانش پر بادنی توجہہ ظاہر ہو سکتا ہے
کہ مخالفین اسلام در آنحالیکہ تعظیم و توقیر غیر خدا مین بدرجہ غایت منہمک و مصروف ہین
اور اطراء و افراط مخلوق ہی مین سراسر مشغول و شغوف اور تقدس و عظمت خداوندی سے
ناآشنا و جاہل ہین اور اوسکے جاہ جلال سے بے بہرہ و غافل اور اوسکی ذات عالی
کی نسبت کیسے کیسے افتراء و اتہام اور لغو عقائد و اوہام رکھتے ہین کہ عقل سلیم جنکی
صریح مکذب ہے اور تنزیہہ و تقدیس حقتعالی کے بالکل منافی و مناقض اسصورتمین
اون کے مذاہب پر بجز قہر الہی اور وبال و نکال نامتناہی کے کیا ثمرہ مرتب ہوگا
اونکا معتقد بجاے حیات ابدی اور دائمی خوشی و نجات سرمدی کی کس درجہ مقہور
و معذب ہوگا وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ اب دیکھو کہ
اسلام نے تقدیس و تنزیہہ کو کماینبغی فروغ بخشا اور چمکایا وہ آفتاب سے زیادہ ظاہر و
روشن ہے اور جیسا توقیر و توحید اللہ رب العزت کو دنیا مین پھیلایا ہر مخالف و موافق کو
کما حقہ معلوم و مبرہن ہے جن بلاد مین کہ قدیم الایام سے عبادت اصنام و آتش پرستی

اور طاعت شیاطین و ارواح خبیثه و بندگی غیر خدا بلا نکیر مروج تھی اور وہان کے
باشندے اکثر نام خدا سے بھی جاہل تھے یا محض لیے نام نام سے واقف عبادت
و طاعت خدا کو اون مین باحسن الوجوه شایع کردیا او بیشمار مندر و آتشکدہون کو خالصاً
لله عبادت خدا کا گھر بنادیا اطراف عالم مین کمال زور و شور کے ساتھہ اشهد ان لا اله
الا الله کی آواز پہونچا دی اوسی کی حرارت نے التهاب کفر کو بند اور آتش شرک کو سرد
و ستمند کرکے ممالک دور و دراز مین عبادت و بندگی اور طاعت و سرافگندگی کو ذات
خدا سے خاص کردیا اور اپنی قوت خداداد سے خداپرستی کو بخوبی ترقی اور جلا دی
اوسی کے بدولت کم عمر لڑکے اور بچے بھی اپنی کچی زبانون سے سچے دل سے لا اله
الا الله کہنے لگے ہزارہا جہلا و گمراہ پرستش اوہام سے باز رہے اور مذاہب باطله سے
تائب ہوئے اور خدا کو بے نظیر و بے ہمتا اقارب و اعزه سے منزه زن و فرزند سے
بے لوث و یکتا سمجھنے لگے اوسکی ذات کو جمیع اوصاف کمالیه سے ممدوح و متصف
اور جمله نقائص و معائب سے متعالی و متقدس بتفصیل تمام حضرت اسلام ہی نے ظاہر کیا
اوسکی ذات و صفات علم و قدرت اور حیات و سماعت وغیرہا سے بلا تشبیه و تمثیل مخلوقات
خلق الله کو عالم و ماہر کیا معتقد شرک فی الصفات و تشبیه ذات کو بلا فرق و تفاوت
مثل مشرک فی الذات و منکر خالق کائنات کے کافر کہا اور انکار رجوعیت و عرضیت کو
اعتقاد عموم علم و قدرت اور تخصیص عبادت و استعانت کی فرض و لازم بتلایا قدغن مَالَكُم
مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ واسطے عجز و افتقار جمیع مخلوقات کے اوسی پروردگار کا کیا

جانب کیسا اشتہار ہے یہ بلیغ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ مین اوس مالک علیم
الاطلاق کی کمال علم و اقتدار کا کیسا اظہار ہے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اسلام نے مسئلہ تنزیہ
و توحید کو کہ تمامی مذاہب مین مخلوط بانواع کلمات و مشتبہ بہزلیات تہا وہ آب و تاب بخشی
کہ وضاحت مین کل بدیہیات اولیہ سے بدرجہا مقدم و سابق ہوگیا اور عقیدہ تقدیس
و تمجید کو کہ تلاحق افکار ہر گونہ سے بمراحل و منازل عقل و قیاس سے بعید نظر آتا تہا اور
مسئلہ از حد مشکل و عقدہ لاحل سمجھا جاتا تہا ایسا درست و صحیح کیا کہ جمیع یقینیات پر
غالب و فائق ہوگیا بدینوجہ دنیا کی جملہ مذاہب سے اسلام ہی کا پایہ بلند و اعلی اور عالم
بالا تک اوسکا بول بالا ہے اور عامہ اطوار و طرق سے خاصتہ یہی منظور نظر حضرت کبریا
و مقبول بارگاہ حقتعالی ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ہمارے
اس بیان پر کسی شخص کو اگر یہہ شبہہ پیدا ہو کہ حکمای مصر و یونان نے بہی تو خدا کی توحید پر
دلائل و براہین بہت قائم کیے ہین چنانچہ کتب حکمت مین بشرح و بسط مذکور ہین اور اہل
کتاب بہی اپنی کتب مقدسہ کی رو سے اسی کی مقر و معتقد ہین اس صورت مین تعلیم توحید خاص
مذہب اسلام کی خصائص سے کیونکر ہوئی تو جواب تحقیقی اسکا یہہ ہے کہ فلاسفہ یونان سے
جو بعد افتراق ملاحدہ سوفسطائیون اور دہریون کے باقی رہی اور ثبوت واجب کو جنہون
نے مانا اور خدا کو واسطے اس سلسلہ عالم کے علت فاعلی گردانا ہی باشندگان ہندوستان
کی مانند اون مین سے بہی اکثر مشرک ہی ہوئے ہین کسی نے تو جانورون مین سے بہیر و بیل

اور لتے بلی وغیرہا کی عمر بھر عبادت کی اور کسی نے اصنام واوثان اور آفتاب و دیگر
کواکب آسمان کی پرستش و طاعت کری چنانچہ معائنہ تواریخ مصر و یونان سے یہہ
حال بخوبی عیان ہوتا ہے اور اقل قلیل نے جو اس آفت سے بھی نجات پائی شاہراہ
تنزیہہ و تقدیس مطلقا اون کے ہاتہہ نہ آئی دیکہو تمامی فلاسفہ نے خدا کو قادر مختار
ہی سمجہا نا صدور عالم کو اوس سے بالایجاب و بالاضطرار مانا ہے ایجاد محدثات مین مجردات
عقلیہ کو روابط و وسائط اور تکوین افعال عجیبہ و آثار غریبہ مین طبایع نوعیہ کو ذرایع
و روابط گردانا ہے اور ایسے ہی اوسکے علم کی بابت اون مین بہت بڑا نزاع و
اختلاف ہے بعض کا یہہ اعتقاد ہے کہ کلیات و جزئیات مخلوقات اور ایسے ہی اوسکی
ذات و صفات تمامہا اوسکو مجہول ہین ایک طائفہ اون مین سے علم مجردات و
مادیات کا مثبت اور ثانی کا منکر ہے فرقہ ثانیہ اول کا نافی اور دوسرے کا
جازم و مقر ہے بعضون نے کہا کہ غیر متناہی سے وہ تعالی شانہ ناواقف ہے
جمہور نے اسپر اعتماد کیا کہ احوال جزئیات مادیہ و اشخاص متغیرہ سے غافل ہے
اور بعد اثبات علم تشریح کیفیت مین جو اون سے اقوال تفتتہ صادر ہوئے وہ بہی بعید وانہتا
ہین وسکا پڑہنا ہی باعث بے اختیار ضحک و ہنسی کا ہے اذ لا یتفوہ بہا من لہ ادنی مسکتہ
فضلا عمن یکون معلم حکمتہ منشا اسکا یہی ہوا کہ اونہون نے راہ راست حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ کو
قبول نکیا ہر باب مین اپنی عقل ناقص کو ہادی کامل سمجہہ لیا و صف قدم مین افلاک کے تسلط و
اون کے نفوس کو خدا کا سہیم و شریک کہا اور جملہ کواکب و عقول عشرہ کو ازلی وابدی کہا

ہونے مین اوسکا نظیر و شبیہ بتلایا اسکے سوا بہت کچہہ اون کے خرافات متعلق الہیات کتب کلامیہ اسلامیہ مین بہ تشریح حل شبہات اور رد و قدح کے ساتہہ مبسوط ہین ہمنے بخوف اطناب اوسکے تفصیل سے اعراض کیا غرضکہ مسلمانون کے چہوٹے بچون کی زبان پر جس کیفیت کے ساتہہ توحید و تقدیس جناب باری ہے عشر عشیر بہی اوسکا اساطین حکماے یونان و اراکین فلاسفہ زبان کبہی تقریر نکر سکے تہے اور عہد عتیق کی رو سے اگرچہ توحید الہی ثابت ہے بلکہ اوسکے بعض مواقع سے اسکی بابت نہایت اہتمام و تاکید مستنبط الا بیان تقدیس ذاتی و تنزیہہ صفاتی مین وہ بہت ہی قاصر ہے بہت سے ایسے امور کہ بہ نسبت حضرت واجب الوجود سراسر عیب و قصور ہین اوسمین مسطور ہین بطور نمونہ اوس سے اندکی از بسیار و مشتے از خروار مین اسمقام پر شواہد موید دعوی نقل کرتا ہون از انجملہ کتاب پیدایش کا باب اول درس ۲۶ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناوین اور باب پنجم کا درس اول جسدن خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا خدا کی صورت پر اوسے بنایا اور باب نہم کا درس ششم جو کوئی آدمی کا لہو بہاوے آدمی ہی سے اوسکا لہو بہایا جائیگا کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے مفاد ظاہری ان درسون کا صاف صاف یہی ہے کہ وہ خالق جہان شکل و شباہت مین بلا تفاوت انسان کی مانند ہے حالانکہ یہہ بہت بڑا نقص ہے بہلا واجب کو حادث و ممکن سے کب شباہت ہے اور مخلوق کو خالق سے کیا مناسبت نہ ذاتاً دونون مین مشارکت ہے اور نہ وصفاً مماثلت بلکہ دونون کے درمیان بکل الوجوہ تباین و مغایرت اور باہمدگر تغایر محض و قطعی مباینت ہے از انجملہ

ورس ۲۲ باب سوم اور خداوند خدا نے کہا دیکہو کہ انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے
ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتہہ بڑہاوے اور حیات کے درخت سے بہی
کچہہ لیوے اور کہاوے اور ہمیشہ جیتا رہے اس سے کئی باتین ظاہر و مستفاد ہین اول
یہہ کہ آدم کو درخت معرفت کے پہل کہانے سے حصول ادراک مثل علم خدای پاک ہو گیا
دوسرے پروردگار عالم کو بسبب اسکے فکر محافظت و احتیاط درخت حیات کے از حد
ہو جانا حتی کہ نگہبانی کیواسطے کروبیون کو چمکتی تلوار کے ساتہہ چارون طرف پہیرنے پر
مامور کیا جیسا کہ ورس ۲۴ سے واضح ہے تیسرے عجز و مجبوری خدا آدم کے ہلاک و فنا
کرنے سے درصورت کہا لینے کی درخت حیات سے مترشح ہے چوتہے ظاہر عبارت آغاز
ورس برخلاف مطلب توحید تحقیق امثال ایزد متعال و تعدد آلہہ پر بہی دال ہے از انجملہ
ورس ۵ و ۶ باب ششم اور خداوند نے دیکہا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑہ گئی اور
اوسکے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہین تب خداوند زمین پر
انسان کے پیدا کرنے سے پچہتایا اور نہایت دلگیر ہوا اور ورس ۶ باب ۵ کتاب یرمیاہ
تو نے مجہے ترک کیا ہی خداوند کہتا ہے تو پیچہے پہر گئی اسلئے مین تجہپر اپنا ہاتہہ بڑہاؤنگا
اور تجہے برباد کرونگا پچہتاتے پچہتاتے مین تہک گیا اسکے سوا اور بہت مقامون
سے بہی مخلوق کے مثل خدا کا غمگین و شرمندہ ہونا اور اپنے کئے پر خود ہی بیحد دلگیر
و آزردہ رہنا اور کثرت ندامت و تکرار خجالت کے سبب تہک جانا ثابت ہے بدینوجہ
اوسکے علم و حکمت اور قوت و قدرت پر الزام صریح عائد ہوتا ہے اور ایسے ہی

[illegible]

ورس ۲ و ۳ باب دوم پیدایش اور خدا نے ساتوین دن اپنے کام کو جو کرتا تہا پورا کرکے
ساتوین دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تہا آرام کیا اور خدا نے ساتوین دن کو
مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹہرایا اسلئے کہ اوسنے اوسی دن اپنے سب کام سے جو اوسنے
کیا اور بنایا تہا آرام پایا انتہے زمین و آسمان اور نباتات و جمادات و سائر مخلوقات کے
خلق و ایجاد سے خدا کے تہک جانے پر تشیر و مشعر ہے ازانجملہ کتاب خروج سے ورس ۱۰ باب ۱۶ اور یون
ہوا کہ جب ہارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہہ رہا تہا تو اونہون نے بیابان کیطرف
نظر کی اور کیا دیکہتے ہین کہ خداوند کا جلال بدلی مین ظاہر ہوا اور ورس ۲۱ باب ۲۰
تب وے لوگ دور ہی کہڑے رہے اور موسی کالی بدلی کے جسمین خدا تہا نزدیک گیا اور
ورس ۴۵ باب ۲۹ اور مین بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کرون گا اور مین اونکا
خدا ہون گا اور ورس ۱۱ باب ۲۶ کتاب احبار مین اپنا مسکن تم مین قائم رکہون گا اور
ورس ۲۵ باب ۱۱ کتاب گنتی تب خداوند بدلی مین ہو کے اوترا اور اوس سے بولا اور
ورس ۵ باب ۱۲ تب خداوند بدلی کے ستون مین ہو کے اوترا اور خیمہ کے دروازہ پر
کہڑا رہا اور ہارون اور مریم کو بلایا اور ورس ۱۴ باب ۱۴ تو نے ای خداوند اپنے تئین
روبرو دکہلایا ہے اور تیری بدلی اونپر رہتی ہتی اور تو دن کو بدلی کے ستون مین اور
رات کو آگ کے ستون مین اون کے آگے آگے چلتا ہے اور ورس ۴ باب ۷ کتاب دوم
سموئیل اور اوسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن نبی کو پہونچا اور اوسنے کہا کہ جا
اور میرے بندے داؤد سے کہہ خداوند یون فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گہر

۴۰ عبارت بیبل مطبوعہ [illegible] ۱۸۲۱ [illegible]
[illegible] واستراح فی الیوم السابع من جمیع عملہ الذی عمل
وبارک اللہ الیوم السابع وقدسہ لانہ فیہ استراح من کل عملہ الذی [illegible]
[illegible] ۱۲

جسمین مین رہون بنایا جاتا ہے سو مین جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن
تک کسی گھر مین نہین رہا بلکہ خیمہ مین یا مسکن مین پہرتا رہا ہون اور ورس ۶ باب ۲۲ اپنی
مصیبت کیوقت مینے خداوند کو پکارا اور اپنے خدا کے آگے چلایا اوسنے اپنی ہیکل مین سے
میری آواز سُنی اور میرا نالہ اوسکے کانون تک پہونچا تب زمین لرزی اور کانپی
آسمان کی بنیادین ہل گئین اور لرزین اسلئے کہ وہ غصہ ہوا اوسکے نتہنون سے ایک دہوان
اوٹہہ رہا اور اوسکے مُنہہ سے آگ نکل کے کہاتی گئی کہ جس سے کوئلے دہکگئے اوسنے
آسمان کو جہکایا اور وہ نیچے اوترا اور اندہیرا اوسکے پانون تلے تہا وہ ایک کروبی
پر سوار ہوکے اوڑا اور ہوا کے پرون پر نمود ہوا اور اوسنے اپنے گرداگرد تاریکی
کی قناتین کہڑی کین کالے پانیون اور بادلونکے ساتہہ اور ورس ۹ باب ۲۴ کتاب خروج
تب موسی اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور اونہون نے
اسرائیل کے خدا کو دیکہا اور اوسکے پانون کے تلے جیسے نیلم کے پتہر کی گچکاری اور اوسکی
شفافی جرم آسمان کی مانند تہی اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے اپنا ہاتہہ نرکہا
اونہون نے خدا کو دیکہا اور کہایا اور پیا اور باب ۲۲ کتاب اول سلاطین ۱۹ پہر اوسنے
کہا یعنی حضرت میکایاہ نبی کہ اسلئے تم خداوند کے سخن کو سنو مینے خداوند کو اوسکی کرسی پر
بیٹہے دیکہا اور آسمانی سارا لشکر اوسکے پاس اوسکے دہنے ہاتہہ اور بائین ہاتہہ کہڑا تہا اور باب ۷ کتاب
دانیال مین ۹ ہی مین یہانتک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا
لباس برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال صاف ستہری اون کی مانند اور

ورس ۳ زبور ۱۰۴ اوہ اپنے بالاخانون کو پانیون مین بناتا ہے اور بدلیون کو اپنی
رتھہ ٹھہراتا ہے اور ہواکے بازؤن پر وہ سیر کرتا ہے عبارات مذکورہ وغیر ذلک مما لا تحصے
کے معائنہ سے خداکا مجسم وذی روح ہونا اور اوسکے واسطے سیر وتفریح وسکون وحرکت
اور قیام وقعود اور نزول وصعود اور تمکن وتحیز وسائر لوازم جسمیت کا ثبوت جنبر باعث
قوای حیوانیہ وطبایع ہیولانیہ ہوتے ہین کالشمس فی رابعة النہار واضح وروشن ہی چنانچہ
اسی بنا پر آجتک عندالیہود خداکا مجسم ومحدود ہونا مزعوم ومتیقن ہے ازانجملہ ورس ۵
باب ۱۱ کتاب پیدایش اور خداوند اوس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے
دیکھنے اوترا اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہین اور اون سب کی ایک ہی بولی
ہے اب وہ یہہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھینگے اوس سے نہ روک سکینگے
آؤ ہم اوترین اور اون کی بولی مین اختلاف ڈالین تاکہ وے ایک دوسرے کی بات
نہ سمجھین تب خداوند نے اون کو وہان سے تمام روے زمین پر پراگندہ کیا سو وے
اوس شہر کے بنانے سے باز رہے اسکے بموجب بول چال مین آدمیون کے ایجاد وموافقت
اور اعمال و افعال مین اون کی باہمی معاونت ومشارکت سے خدای پاک کا مطمئن
نرہنا بلکہ بجید متفکر واندیشہ ناک ہونا اور مخلوق کی ہمت وارادہ سے ایسا خوف
کہانا کہ بذات خاص واسطے تفریق جماعت واختلاف محاورہ کے عرش برین سے
روی خاک پر تشریف لانا ظاہر وثابت ہے حالانکہ یہہ امر اوسکی شاہنشاہی کی صریح
خلاف ہے اور اقتدار نامتناہی کے لئے مباین ومناقض صاف صاف ازانجملہ

ورس ۲۴ باب ۳۲ کتاب پیدایش اور یعقوب اکیلا رہگیا اور وہان پوپھٹنے تک ایک
شخص اوس سے کشتی لڑا کیا جب اوسنے دیکھا کہ وہ اوسپر غالب نہوا تو اوسکی ران کو
بہیتر وار سے چہوا اور یعقوب کی ران کی نس اوسکے ساتھہ کشتی کرنے مین چڑہ گئی
تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پوپھٹتی ہے وہ بولا کہ مین تجھے جانے ندونگا مگر
جب تک کہ تو مجھے برکت دیوے اور یہہ کشتی لڑنیوالا شخص خدا تہا چنانچہ آخر باب
اسپر شاہد ہے اور اسیواسطے آخر فصل سوم باب اول مفتاح الاسرار مین پادری
فنڈر صاحب یہہ کہتے ہین جو انسان کی صورت مین یعقوب پر ظاہر ہوا اور اوسنے برکت
دیکے اسرائیل نام رکھا مسیح تہا اسمقام پر عجز و کمزوری اور ضعف و ناتوانی اور غایت
تہذیب و متانت اور شایستگی و فطانت خدا تعالی قابل لحاظ ہے کہ خدا ہوکر ایک
مخلوق ناچیز آدم زاد سے کشتی لڑنیکو آیا اور اوسپر طرہ یہہ کہ ایک عرصہ تک لپٹا رہا
اور ہرچند جانفشانی کی مگر کسیطرح حضرت یعقوب پر غالب آیا بالآخر فریب و دغا
سے اون کی ران کی نس تلملا دی جسپر بہی غلبہ یعقوب ہی کو رہا اور اوسکو ایسا
سخت پکڑا کہ وہ آپ کو اونکے پنجہ سے چہوڑا نہ سکا آخر الامر خدا نے اولٹی منت
و سماجت کی اور بدقت تمام جہوٹی سچی برکت دیکے اون سے اپنی جان بچائی گیا
ایسی ہی خدا کی خدائی ہے عیاذاً باللہ اور یہی اوسکی قدرت و توانائی ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ از انجملہ ورس ۵ باب ۲۰ خروج مین ہے مین خداوند تیرا
خدا غیور خدا ہون اور باپ دادون کی بدکاریان اون کی اولاد پر جو مجہہ سے

عداوت رکہتے ہین تیسری اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون اور ورس ۷ باب ۳۴
لیکن وہ ہرحال معاف نکریگا باپون کا گناہ کا انکے فرزندون سے اور فرزندونکے
فرزندون سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلا لیگا اور ورس ۱۸ باب ۳۲
یرمیاہ باپ دادون کی بدکاریون کا بدلا انکے بعد انکے فرزندون کی گود مین
رکہدیتا ہے زبردست اور قادر خدا رب الافواج اوسکا نام ہے اور ورس ۷ باب ۵
نوحہ یرمیاہ ہمارے باپ دادونے گناہ کیا اور وے نہین ہین اور ہم اون کی
بدکاریونکی سزا کا بوجہ اوٹھاتے ہین کیا خوب انصاف و داد خدای پاک ہے کہ مرتکب
جرم کوئی ہوا اور بجاے اوسکے ناحق دوسرا شخص معذب و سزایاب ہو نافرمان و باغی
ہون باپ دادے اور مبتلای قہر ہون بیچارے فرزند و فرزندزادے مقتضاے
عدل یہی ہے کہ حسب الحکم سزاے جرم تو بالضرور ہوا سمین تبدیل و تغییر کسطرح روا
۲۰
نہین گو سزایاب شخص بیگناہ ہی کیون نہو ازانجملہ باب ۱۸ کتاب پیدایش مین ہے
پہر خداوند نے کہا اسلئے کہ سدوم اور عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور اون کا جرم نہایت
سنگین ہوگیا ہے مین اب اوترکے دیکہون گا کہ اونہون نے سراسر اوس چلانے کی مطابق
جو مجہہ تک پہونچا کیا ہے یا نہین اور اگر نہین تو مین دریافت کرون گا انتہی بلحاظ علت
نزول و تکلیف جناب باری کہ بنص توریت تحقیق و تفتیش امر مسموع ہی وسعت ادراک
خدای پاک و اوسکی صفت احاطہ علمی و ہمہ دانی پر نقص صریح عاید ہے اور خدشہ
لاجواب وارد اور باب ۲۷ کے بموجب کہ حضرت اسحاق نے برکت دینے اور دعا کرنیکا

وعدہ اپنے بڑے بیٹے عیص سے کیا تھا اوسپر یعقوب نے فریب سے آپکو عیص ظاہر کیا اور
باپ سے واسطے دعا کے استدعا کی حضرت اسحاق نے حسب وعدہ دعاے خیر کی ساری
برکت یعقوب کو مل گئی اور عیص محروم محض رہگئے بنظر ضعف بصارت وبمقتضاے سن حضرت
اسحاق کا اوسوقت دہوکہ کھانا اور حقیقت حال کو نہ پہونچنا امر غریب نہین تعجب تو اس سے
ہے کہ خدا نے بہی حضرت اسحاق کے مدعاے دلی و منشاے قلبی کو نسمجھا یعقوب کا فریب
ومکر عند اللہ بہی چل گیا یہہ امر بہی اوسکے عالم الغیبی کے بالکل مضاد ومنافی ہے
از انجملہ یہہ کہ خدا کیواسطے بڑی کریہہ وقبیح استعاری اور بری بری تشبیہین مذکور
ہین جو صریح مخالف وجوب وجود اور منجملہ لوازم امکان وحدوث ہین مثلاً ورس ۲۳
زبور ۳۵ اے میرے خدا اے میرے رب اٹھہ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے
فیصلے کے لئے جاگ اور ورس ۲۳ زبور ۴۴ بیدار ہو کیون سورہتا ہے تو اے خداوند
جاگ اور ورس ۶۵ زبور ۷۸ تب خداوند اوس شخص کیطرح جو نیند سے چونکے اور
اوس پہلوان کی مانند جو مے کے نشہ مین ہوا تہا جاگا اور ورس ۱۲ باب اول کتاب
یرمیاہ خداوند نے مجھے فرمایا کہ تو نے خوب دیکہا کیونکہ مین اپنے کلام کو پورا کرنیکے
لئے سویرے بیدار ہونگا اور ماورا اسکے بیبل مین اوس مقدس خدا کی نسبت کثرت سے
استعارات وتشبیہات ایسے شنیع وقبیح ہین جنکا بول چال مین لانا کسی مہذب آدمی کی
بابت بہی بڑا جرم وقصور متصور ہوتا ہے حتی کہ اوسکی وجہہ سے قائل کی بے تہذیبی
وبدتمیزی پر استدلال صحیح ٹہرتا ہے مثلاً باب ۴۲ کتاب یسعیاہ مین منجملہ کلام الٰہی

یہہ جملہ ہے ہم امین بہت مدت سے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب
مین اُس عورت کیطرح جسے دردزہ ہو چلاؤن گا اور ہانپون گا اور زور زور سے ہانپتے
سانس بہی لیونگا اور حضرت یرمیاہ باب ۱۲ م نوحہ مین خدا کی نسبت کہتے ہین وہ میرے لیے
ایسا ہوا جیسے بہالو جو گہات مین بیٹہا ہوا اور جیسے شیر ببر جو چھپکے کمین گاہ مین لگا ہو —
ان عبارتون کو دیکہو یعنی ریچہ ۱۲ اور خیال کرو کہ اوس ذات پاک کو شیر ببر اور ریچہ اور اوس
عورت سے جسکو دردزہ لگا ہو تشبیہہ دینا کسقدر جور و بے انصافی ہے جسکی کچہہ حد
و انتہا نہین اور نہ اوسکا کچہہ فدیہ و تلافی ہے صد حیف کہ مولفین بیبل نے اسپر
بہی قصر نکیا بلکہ اونہون نے اسکے سوا وہ وہ باتین لکہین کہ بلا اختیار جنکے سننے
سے بہی سامعین کا دل لرزتا ہے اور ہاتہہ کاتبون کا بیساختہ اوسکی تحریر سے کانپ جاتا
ہے مثلاً ازانجملہ باب ۲۳ کتاب خرقیل سلہ و رخداوند کا کلام مجہے پہونچا اور اوس نے
کہا اے آدم زاد دو عورتین تہین جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئین اونہون
نے مصر مین زناکاری کی وے اپنی جوانی مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان
ملی گئین اور وہان اونکے بکر کی پستان چہوی گئی اونین کی بڑی کا نام اہولہ اور
اوسکی بہن اہولبہ اور وے میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اس سے
ظاہر ہے کہ معاذ اللہ خدا متاہل و ذو عیال و صاحب اولاد و اطفال ہے اوسکی
دو عورتین ہین اور وہ دونون باہم حقیقی بہنین ہین ایک اہولہ اور دوسری اہولبہ
اور وہ دونون کی دونون بڑی حرامکار و پرشہوت ہین اور از حد فاحشہ و بیغیرت

سلہ [illegible]

حتّیٰ کہ اونہون نے اپنی بکارت بہی دوسرے یارون کی نظر کی خدا کی محبت دار تباط
اور اتحاد و اختلاط مین اسپر بہی کچہہ تفاوت و فرق نہ آیا بدستور سابق اون پر
تلطف کی نظر رہی اور ازانجملہ باب سوم کتاب یرمیاہ مین ہے کہا وتہ ہے کہ اگر
کوئی مرد اپنی جورو کو نکالے اور وہ اوسکے یہان سے جاکے دوسرے مرد کی ہوجاے تو
کیا وہ پہلا اوس پاس پہر جائیگا کیا وہ زمین نہایت ناپاک نہوگی لیکن تو نے بہت سے
یارون کے ساتہہ زنا کیا تد بہی میری طرف پہر خداوند فرماتا ہے یہان سے خدا تعالے
کا کمال حیا و شرم اور عشق زوجہ مین بدرجہ غایت سرگرم ہونا بخوبی ثابت ہے
کہ باوجود علم زنا کے مگر محبت زوجہ سے مجبور ہین اور شراب عشق سے بے اختیار
و مخمور اور باوجود اقرار تلوث و اظہار ناپاکی اوسکے طلب مین از حد جرات و بیباکی
ہے ہمنے مانا کہ خدا کے زن و فرزند حقیقی مراد نہین بلکہ کلام تشبیہی ہے لیکن کمال
سوء ادب و گستاخی اور نسبت فحش و بیحیائی سے تو جناب الٰہی کی جانب کسیطرح خالی
نہین ہوسکتا وہ مالک جو تمام عالم کا خالق ہے کیا ایسی ہی تنزیہہ و تقدیس کے لائق
ہے یہہ بول چال و گفتگو تو قصہ رام چندر و سیتا سے بہی بدرجہا فائق ہے بنظر
تعلّی و ترفع اوس پاک پروردگار کے ہر شخص کہ کچہہ بہی عقل و تمیز خداشناسی کی رکہتا
ہوگا اس تقریر کو کبہی الہامی نہ مانیگا بلکہ صاف و صریح الحاد و زندقہ جانیگا اور
اوسکو بعد خیال تقدس و پاکیزگی ایزد متعال بہت ہی بڑا ظلم و بیداد سمجہیگا اور
ایسے ہی باب ۲۳ یسعیاہ مین منجملہ کلام الہامی و وحی الٰہی جو خداوند کے لیے صوری

خرچی کا کہ روے زمین کے ساری مملکتون کی زناکاری سے حاصل کرے طاہر و مقدس ٹھہرنا اور اہل تقوی و خداپرستون کے واسطے کہ خداوند کے حضور رہتے ہین ضروریات خوراک و پوشاک مین اوس مال نجس و ناپاک کا صرف جائز ہونا لکھا ہے محض تقریر خبط آمیز و بیہودہ اور کلام ناقص و ناتمام و فرسودہ ہے ازانجملہ یہہ کہ کتب مقدسہ سے مقامات کثیرہ مین مخلوق پر خدا کا اطلاق آیا ہے اور بلا تخصیص انسان و فرشتہ اور بغیر تقیید نیک و بد حتی کہ شیطان کو بھی آلہ کا مصداق ٹھہرایا ہے کسی کو قائم مقام خدا کہا ہے اور بمقام صفت کسی مین روح خدا کا ہونا لکھا ہے چنانچہ ناظرین کتب پر یہہ بخوبی ظاہر ہے اسکے سوا اور بہت ایسے ہی مضامین ہین کہ تمجید و تنزیہہ سے بمراحل بعید ہین اور صاف صاف تعظیم و تقدیس حقتعالی کے برعکس و خلاف ہین اگر ہم اون سب کو فرداً فرداً حرف بحرف لکھین اور آیات قرانی سے اون کا موازنہ و مقابلہ کرین غالب ہے کہ مجلد ضخیم تیار ہو جاوے اور عہد جدید کا تو اس باب مین کچھہ پوچھنا ہی نہین وہ سین تو کہلا کہلا بلا توسط تشبیہہ و استعارہ لکھا ہے بلکہ خدا کی بیوقوفی آدمیون کی حکمت کے بہ نسبت حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت زور آور ہے اور یا اور اسکے بموجب تعلیم تثلیث اوس وحدہ لاشریک کے واسطے فرزند حقیقی کا ہونا بھی مصرح ہے قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا بلکہ نعوذ باللہ خود خدا کا ولد الزنا و حرامی بچہ ہونا تک اوس سے ظاہر ہے اور اس عقیدہ کی روسے تو وہ توحید بھی

رہی ہی بالکل معدوم ومفقود ہوگی عدم توحید کیا بلکہ نفس الامر مین ذات خدا ہی مسلوب
وممتنع الوجود ہوگی ۵ ازین افیون کہ ساقی درمی فگند + حریفان را نہ سرماند و
نہ دستار + اسیواسطے ان کتابون کے سبب زمانہ تصنیف سے لیکر ابتک کسی وقت
مین فائدہ معتدبہ حاصل ہنوا اور کوئی قوم وگروہ اسلاف واخلاف سے طریق
مستقیم وہدایت پر مستحکم وثابت قدم نرہا بنی اسرائیل کی حال پر خیال کرو اور دیکھو
کہ اون مین حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اکنتالیس برس تک رہے
اور عجائب وغرائب معجزات بچشم خود دیکھے کیے اور رویت جلال وجمال باریتعالی سے
باربا مشرف ہوئے باایں ہمہ بجز عناد وبغی حضرت موسی علیہ السلام سے کبھی موافقت
کلی نہ کی دو چار آدمیون کے سوا مثل یفنہ کے بیٹے کالب اور نون کی بیٹے یشوع
وغیرہما کے اخلاص باللہ اور کمال ایمان وتقوی کسیکو میسر ہنوا اونکے طبایع
(دیکھو عدد ۱۴ باب ۱۴ کتاب گنتی)
کفر پسند وضلالت کیش ہی کے خوف سے حضرت موسی نے ہر طرح کا اہتمام فرمایا
براہ پیشبندی کسی کافر حربی کا اون کے قرب وجوار مین رہنا بہی روا نرکہا سائر منکرین
ومشرکین کا ملک کنعان سے بالکل استیصال کردیا اور مدت دراز تک عموما وخصوصا
ہر قسم کے مواعظ ونصایح اون کو کرتے رہے جسپر یہہ ثمرہ مرتب ہوا کہ تہوڑی ہی
مدت کے بعد اون کی وفات سے قوم کی قوم بالکل خدا سے پہر گئی کسی نے
(از روے درس ۲۹ باب ۳۱ استثنا)
بعلیم وعستارات کی بندگی کی ورکسی نے ملکوم وکموس وسیارت وغیرہا آلہۂ مشرکین
ملک کنعان کی پرستش کری بلکہ عین حیات حضرت موسی ہی مین اونہون نے

سونیکا بچھڑا بناکر کھڑا کیا قربانگاہ بہی اوسکے واسطے تیار ہوئی اور اوسیکو
ہر شخص نے اپنا معبود و خداوند سمجھا ضعف ایمان و کم اعتقادی ہی کے سبب
اون کی تعلیم کے واسطے انبیا و رسل بکثرت مبعوث ہوا کیے اور خدا کے خشم و غضب
سے اون کو ہمیشہ ڈراتے چھڑاتے رہے مگر وہ اپنی شرارت و بدذاتی اور کفر و بت
پرستی سے کسیطرح باز نہ آئے وقتاً فوقتاً خدا کے قہر و غصہ کو ہی اپنے اوپر
بہڑکاتے رہے چنانچہ اسی جرم مین کبہی اونکو خدای پاک نے اہل مدین و فلسطینیونکا
محکوم و فرمان پذیر بنایا اور کبہی بملاحظہ طغیان و عصیان و نافرمانی اون کو
بخت نصر سے ظالمون کے حوالہ کیا چنانچہ یہہ احوال کتاب القضاۃ و سلاطین
وغیرہا سے مفصلاً ظاہر ہے اور تعلیم عیسوی نے بہی اونپر اپنا کامل اثر
نکیا خاص حواریان حضرت مسیح سے جنہین باب ۱۰ انجیل متی کے موافق مردونکے
جلانے اور ناپاک روحون کے نکالنے اور کوڑہیون کے پاک صاف کرنے اور
ہر طرح کے دکھہ درد اور جمیع امراض و بیماریون کے دور و دفع کرنیکی قدرت حاصل
تہی اور اون کا قبول کرنا از روے ورس ۴۰ باب ۱۰ انجیل متی کے بعینہ رسالت
حضرت عیسی علیہ السلام کا تسلیم کرنا بلکہ خدا یتعالی کا ماننا اور اوسپر ایمان لانا ہے
اور بفحواے ورس ۲۳ باب ۲۰ یوحنا کے اون کو لوگون کے گناہ و معاصی کے
برقراری و معافی کا بہی تمام و کمال اختیار و اقتدار تہا یہوداہ اسکریوطی نے تو
مقدار قلیل تیس روپیہ کے لالچ و طمع پر اپنے مرشد و آقا بلکہ اپنے معبود و خدا مسیح کو

سردار کاہنون کے ہاتہہ گرفتار کرا دیا اور مین بعد اپنے آپ کو پہانسی دیکر حرام موت
مر گیا اور گرفتاری جناب مسیح کے بعد باقیماندگان سے بہی کسی نے غمخواری و ہمدردی
نہ کی اور نہ کچہہ ساتہہ دیا بلکہ ہر شخص نے اپنے حفظ نفس کو غنیمت خیال کرکے جدہر کو مجال
مناسب موقع سمجہا ادہر چلدیا اور اعظم الحواریان شمعون پطرس نے کہ جسکو حسب
مفاد ورس ۱۹ باب ۱۶ متی کے آسمانی بادشاہت کی کنجیان عطا ہوئین اور مطابق اوسکے
انتظام و قرارداد کے آسمان کا کل کاروبار بست و کشاد ہوگیا اوسوقت اگرچہ خفیہ
کسیقدر رفاقت کی لیکن ایک عورت کے پوچہتے ہی اپنے جناب کی نیاز سابق و ملازمت
قدیمہ سے صاف انکار کردیا اور چند بار قسم کہاکر و لعنت کہکر عدم شناسائی پر تکرار
اصرار کیا چنانچہ باب ۲۶ و ۲۷ متی مین یہہ حال مشرحاً مرقوم و مبین ہے اور قبل از وقوع
ماجرا حضرت عیسی نے جو اون سے فرمایا تہا میرے نام کے باعث سب تم سے دشمنی
کرینگے پر وہ جو آخر تک برداشت کریگا سوہی نجات پائیگا اور اون سے جو بدن کو
قتل کرتے پر جان کو قتل نہین کرسکتے مت ڈرو بلکہ اوس سے ڈرو جو جان اور
بدن دونون کو جہنم مین ہلاک کرسکتا ہے پس مت ڈرو تم بہت گورون سے بہتر ہو
اسلئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے
ہی اوسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے
آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرونگا انتہی ملتقطاً از باب انجیل متی اوسکا لحاظ و پاس
اون کو کچہہ نرہا حالت اضطراب و فزع کی اون سے مطلقاً برداشت نہوئی کہ مناط

رحمت حقتعالی وسبب نجات تہی اور دشمنون سے جنکا ظلم وعذاب فقط جسم وتن پر
مقصور تہا ایسے خائف وترسان ہوئے کہ اعانت دین تو درکنار رفاقت نبی سے
بہی کنارہ کشی کی اور خداے پاک کا کہ جان وجسم کو عذاب جہنم سے ہلاک کرسکتا ہے
ذرا بہی خوف وباک نہ رکھا اور حضرت رئیس الحواریین نے جسطرح سب سے بڑہکر راہ رفاقت
مین پیشقدمی کی اوسیطرح سب سے زیادہ یہہ فضیلت حاصل کی کہ مجمع عام مین حضرت
مسیح سے اونہین کے روبرو بتکرار انکار کیا اور اسپر بہی قناعت نکرکے آنجناب کی نسبت
گفتار سخت ودرشت اور لعنت وملامت کہکے اپنی صداقت وراستی کا اعتبار دلایا
اور یہہ وعید وارشاد عیسوی جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے
باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرون گا اپنے صفحہ خاطر سے بکقلم محو وحک
کردیا ایسی ہی عادات نا ملایم وحرکات ناشایستہ کے ملاحظہ کے بعد حضرت عیسی نے
اپنے کل شاگردون اور حواریون کو بوقت عروج وصعود بے ایمان ومردود دیکہکر
لعنت وملامت کی جیسا کہ ورس ۱۴ باب ۱۶ انجیل مرقس مین مصرح ہے اور ولیم میور
صاحب دفعہ ۱۳ باب اول تاریخ کلیسیا مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون اور شاگردون نے
ابتک یعنی تا وقت عروج اوسکی تعلیم کے حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجہا تہا اور
اون کا سمت ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا
انکار کیا پہر مسیح کے مصلوب ہونیکے بعد سب بالکل مایوس اور نا امید ہوگئی تہی

اسکے موافق حضرت عیسیٰ کے سب مرید و مستفید حواری وغیرہ حواری ضعیف الایمان
وکم اعتقاد اور طامع نعماے دنیوی و طالب منافع تھے اور وہ بزعم خود یہہ سمجھتے تھے
کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کیواسطے دنیوی سلطنت و پادشاہی قائم و بحال کرینگے
اور ہم اونکی انقیاد و اطاعت کی بدولت مستحق وزارت و دولت اور مرجع امارت
و ثروت بنینگے اسلیئے حضرت مسیح کے مصلوب ہوتے ہی اونکے آمال و امانی
منقطع اور خیالات خام مفقود و مرتفع ہوگئے اور وہ اپنا افلاس و تہیدستی بدستور
دیکھکر مایوس و ناامید رہ گئے انقراض طبقہ اولی کے بعد مسائل دینیہ و کتب شرعیہ
مین بہی کذب و فریب دغابازی اور کید و مکر و حیلہ بازی بخوبی مروج و شایع
ہوگئی بقصد اضلال و اغوا بہتون نے جہوٹا حواری ہونیکا دعوی کیا اور افترا
علی المسیح لغو عقائد و تعلیمات واہیہ کی تلقین شروع کردی چنانچہ ورس ۱۳ باب ۱۱
نامہ دوم قرنتیون مین اسکی تشریح ہے اور حضرت عیسیٰ و حواریون کے نام سے
نامجات و انجیلین بکثرت تمام معروف و مشتہر ہونے لگین جیسا کہ باب اول انجیل لوقا
اور آغاز نامہ گلتیون اور باب دوم نامہ دوم تسلنیقیون مین اسکا بیان بالتصریح ہے
موشیم صاحب اپنی تاریخ کے باب سوم جلد اول مین بذیل ذکر صدی دوم لکہتا ہے
کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروون کا ایک مقولہ تہا کہ راستی اور خدا پرستی کی
ترقی کیواسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے
بہی ہے اور قبل مسیح کے مصر کے یہودیون نے اون سے یہہ مقولہ سیکہا تہا جیسا کہ

بلا شبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ دبا
بڑی غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جھوٹ سے
بڑے بڑے بزرگون کیطرف منسوب ہین کہلاتا ہے انتہی اور باب دوم حصہ دوم مین
اوّل صدی کے بیان مین لکھا ہے کہ بہت سے ایسے باعث تھے جنکے سبب ابتدائے
زمانہ مین انجیلون کو ایک نسخہ مین جمع کرنے کی ضرورت ہوئی خصوصاً اس باعث سے کہ
بعد رفع ہونے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب اور
کہانی آمیز ایسے لوگون سے جنکے ارادے بد نہ تھے مگر جو جھوٹے مذہب والے اور
سادہ لوح اور خدا پرست فریبیون سے رغبت رکھتے تھے تصنیف ہوئی تہین اور اوسکے
بعد بہت سی جھوٹی بنیاد کی تحریرین جنہین ایک پیغمبرون کے نام بطور مصنفون درج
کی گئی تہی دنیا پر فریب سے رکہی گئی تہین انتہی - یہان سے یہہ بات ثابت ہے کہ اوائل
عیسائیون مین ہر طرح کے کذب و فریب کا چرچا بدرجہ غایت ہو گیا تہا اور اتہام و افترا
کہ جنکو اودن مین سے کوئی شخص عمل شنیع و فعل بد تصور نہ کرتا تہا بلکہ بنظر ترقی دین اوسکا
ارتکاب موجب مزید ثواب و قرب رب الارباب سمجھا جاتا چنانچہ اسی بنا پر عیسائیان
اہل دین و تقوی نے بہتر ناجیات و انجیلین وضعی حضرت عیسی و حواریون کی جانب سے
تصنیف کردین اور اوسی زمانہ مین بیشمار تحریرین محض بے بنیاد رسولون اور نبیون
کیطرف سے بہی لکھدین اور اس امر کی تصدیق ورس آٹھ و ورس ۴ باب سوم نامہ پولوس
مقدس سے کہ بنام رومیون کے تحریر فرمایا ہے بخوبی ظاہر و ہویدا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

پھر اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اوسکے جلال کے لیے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجھہ
کیون گنہگار کیطرح حکم ہوتا ہے اور ہم کیون برائی نہ کرین تاکہ بھلائی نکلے انتہی
صاحب ذیل دفعہ ۳۰ باب سوم حصہ دوم اردو تواریخ کلیسیا کی لکھتے ہین دوسری صدی
مین عیسویون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوفون اور حکیمون کے ساتھہ دین کا مباحثہ
کیا جاوے تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخر کار اُرجن
وغیرہ کی راے کے موجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی سچائیون کی تیز عقلی
اور نکتہ سنجی سے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی مین کچھہ خلل پڑا پھر
اسی سبب سے بعض لوگ یہہ بھی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانے
بکثرت سے لکھی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف لوگ جب کسی طریقہ کی پیروی کرتے تھے
تو کبھی کبھی اسکے حق مین کتاب لکھہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تھے
کہ اس حیلہ سے لوگ اوسپر متوجہ ہوکر اوسکی باتین زیادہ مانینگے اگرچہ اوسکی باتین
بیملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتے تھے کتاب
لکھہ کے کسی حواری یا خادم حواری یا معروف مصنف کے نام سے رواج دیتے تھے
ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی برس تک دین کلیسیا مین جاری رہا یہہ
بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید کے تھی انتہی الغرض قبل اسکے کہ دین عیسوی
نے کچھہ ثبات و قیام پکڑا ہوا اوسکا اصلی طریقہ ناراستی سے مختلط اور راہ حق غیر
مستقر و منضبط ہوگئی بجاے عبادت خدا پرستش مخلوقات کا مسئلہ اموات و تبرکات

کی بجید توقیر و تعظیم کا طریقہ سب کے نزدیک صحیح و متفق علیہ ٹھیرا کسی نے توحید کو تثلیث مین دیکہا اور کسی نے قتل مسیح کو نجات کا باعث سمجہا سب کے سب اختلافات کثیرہ و خیالات خام اور بیہودہ عقائد و اوہام مین گرفتار و مبتلا ہو گئے مطلب اصلی سے کہ باعتقاد تنزیہ و توحید الہی اخلاص و تطہیر قلب تہا از حد دور و مستبعد پڑ گئی ہی وجہ ہے کہ اکثر عیسائی تحصیل علم و فضل اور تکمیل حکمت و عقل کے بعد پکے ملحد بن گئے اور سائر مذاہب سے منکر و مرتد ہو گئے ملک کے ملک تمام خدا سے بیزار ہین اور لاکہون آدمی بلکہ کرورون قید مذہبی سے دست بردار تحقیر کتب دینیہ و تذلیل مذاہب بلکہ اونکا شیوہ مستمرہ ہے اور از روے کتب مقدسہ خدا پر بہی طعن و تشنیع ورد روزمرہ ہے چنانچہ صاحب اکسیہو مو بعد تحریر فہرست جعلی نامجات و اناجیل وضعی کے لکہتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین ان انجیلون ور ناموں اور مشاہدات کی جو اکثر اونکے اب تک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیانی آگئی تہی پس اب ہم کونسے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ اون کو مانتے ہین الہامی ہین اور مشکل تر بات ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہہ کتابین مسلمہ اونکے قبل ایجاد چہاپہ کے قابلیت الحاق و تبدیل کی رکہتی تہین انہی اور اسی شخص نے ابتداے کتاب مین حضرت عیسی و مریم کی نسبت موافق بیان انجیلون کے بہت بڑی بے ادبی و گستاخی اور کلمات توہین و مذاق لکہے ہین جنکا نقل کرنا بہی اسجگہ خلاف وضع اور بیجا و بیموقع ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی اٹہوین جلد مین کہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل رد کر دیا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے

گناہون اور برائیون کا خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے ہیں کہ توریت اور انجیل ایک
شخص کی بہیجی ہوئی نہین اسلیئے کہ بہت سی چیزین اوّل مین دوسری کی مخالف ہین اور
کہتے ہیں کہ اوّل مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے
اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے پیدا کرنے اور ساؤل کے
بادشاہ کرنے سے پچہتایا انتہی اور جان کلارک لکہتا ہے کہ بنی اسرائیل کا خدا فقط
قاتل ظالم جہوٹا احمق فریبیا جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانیوالی بہی ہے جیسا پولوس
ورس ۲۹ باب ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکہا ہے یقینا ہمارا خدا بہسم کرنیوالی آگ ہے انتہی اور ایسے
خدا کے ہاتہون مین پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس ورس ۳۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون
مین کہتا ہے زندہ خدا کے ہاتہہ پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے خدا سے جتنی جلدی آزادی
حاصل ہو سکے اوتنی ہی جلد حاصل کرنی چاہیئے اسلیئے کہ جب اوسنے اپنے اکلوتے
بیٹے کو بہی نہ بچایا تو اوس سے اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکہے اور یہہ خدا انکی
کتابین خدا ابتلائی ہین قابل پیروی کرنیکے نہین بلکہ ایک بے ٹہکانے چیز جامع ضدین
اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بہی فریب دیتا ہے سبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون
لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اب اسی اصل کی بابت قران کی جانب دل سے متوجہ
ہو اور بے تعصب ہو کر اوّل سے آخر تک پڑہو اور سمجہو بوجہو کہ توحید کی نسبت اوسمین
کیسا اہتمام بلیغ اور تاکید شدید ہے بلکہ مقصود اہم وغرض اصلی تنزیل قران و
تبلیغ فرقان سے یہی تنزیہہ و توحید ہے کما قال تعالی کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ

الناس من الظلمات الی النور باذن ربهم الی صراط العزیز الحمید وقال
ینزل الملائکة بالروح من امره علی من یشاء من عباده ان انذروا انه
لا اله الا انا فاتقون خلق السموات والارض بالحق تعالی عما یشرکون
اور شرک کو مطلقاً بحسب الذات ہو خواہ باعتبار صفات عبادت و بندگی کی راہ سے
ہو یا بطرز عشق و محبت بکل الوجوہ ظلم عظیم اور جرم غیر مغفور کہا ہے مرتکب تمامی قبایح
و کبائر سے مشرک کو سخت بیوقوف و بدعقل اور جا بجا محقر و ذلیل لکھا ہے مشرکین کا
ذبیحہ نکھانا اور اون سے قرابت و مناکحت نہ کرنے کی یہی اصل و بنیاد ہے تقدیس
و تنزیہہ رب العلمین جمیع اوصاف رذیلہ سے قران کی ہر ایک آیت کا بیان و مفاد ہے
مثلاً لیس کمثله شیء نفی عدو و ضد اور عدم شبیہ و نذیر پر برہان قاطع ہے ولله المثل
الاعلی وهو العزیز الحکیم غایت قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر
دلیل ساطع ہے لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وسع کرسیه السموات
والارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم اور وهو القاهر
اور وہ ہے غالب
فوق عباده اور بل له ما فی السموات والارض کل له قانتون سے خدا
اپنے بندوں پر — بلکہ واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے سب واسطے اوسکے فرمان بردار ہیں
کی مانند کسی شخص کا کامل فی العلم نہونا اور کسی چیز کی محافظت سے اوسکا غمگین و متفکر
نہونا اور ہر مخلوق کا اوسکے مقابلہ مین ناچیز و ہیچ ہونا اور بمفاد ولقد خلقنا
السموات والارض فی ستة ایام وما مسنا من لغوب کی خلق آسمان و
زمین سے اوسکا نہ تھکنا اور موافق آیہ کریمہ یدبر الامر من السماء الی الارض

اور اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ کی جمیع مہمات ارضی و
سماوی اور ہر کاروبار سرکاری کا انتظام محض تدبیر ملک آشنا و کلمہ کن سے ہے بلا تکلیف
نزول و صعود اعوان یا اَلَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اور اَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا
اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سے اوسکے حضور نیند و غفلت کو راہ نپانا اور بیوی
و فرزند سے مبرا و مقدس ہونا بوضاحت تمام معلوم ہے اور کمال نصفت و عدالت
لَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْہَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ
الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِہَا وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ وغیرہا سے مع اختتام الفصاحت مفہوم ہے
نہ کسی جگہ استعارات کریہہ ہیں اور نہ تشبیہات قبیحہ مخلوق پر اطلاق الہ و خدا کا تو کیا کر
سلاطین دنیا کو ملک الاملاک و شاہنشاہ کہنا اور بلفظ عبدی و امتی اپنی لونڈی غلام
سے خطاب کرنا بھی ممنوع شرعی و منہی عنہ ہے جب وقت سے آفتاب اسلام کا طلوع
یعنی قرآن کا نزول شروع ہوا روز بروز ظلمات کفر و شرک کا استیصال ہوتا گیا قلب و خاطر
ہر آدمی ذوق توحید و عبادت سے مالامال و مطہر ہوا اور نور خداپرستی سے صفحۂ عالم
معمور اور علی سبیل الکمال منور ہوگیا اقطار زمین سے کوئی شہر و قصبہ نہ بچا جہاں سے
خدا کی تسبیح و تہلیل کی آوازہ نہ آتی ہوا اور کوئی موضع و قریہ نہ رہا کہ باعلان وہاں صدائے
تنزیہ و تقدیس نہ آتی ہو بالخصوص ملک عرب مایلیہا من اطرافہا و نواحیہا سے تو
شرک و کفر کی قطعی بیخ کنی ہوگئی باوجود مرور دہور آجتک شرک و کفر نے کسطرح وہاں

عود و ظہور نکیا جہان کی سفاہت و جہالت پیشتر جہان مین ضرب المثل تہی اور جسجگہہ
اتباع اوہام و پرستش اصنام صدہا سال تک خاطر پسند و عزیز ہر دل رہی عرصہ قلیل یعنی
بائیس برس کی مدت مین قران کی برکت اور حرارت ایمان و غایت عرفان کی بدولت
اون لوگون نے خدا کی راہ مین ترک مال و متاع اور صرف عزت و جان تک سے کسیوقت
دریغ نکیا فکر اعلاء کلمۃ اللہ و رفاقت رسول خدا مین ہر شخص نے گہر بار چہوڑا زن و
فرزند سے موہنہ موڑا قرابت و رشتہ کو توڑا اپنے رنج و راحت سے کچہہ سروکار نرکہا
باوجود رتبہ خلافت و امامت ترقی دین و ملت اور خلق اللہ کی دعوت و ہدایت سے
ایکدم دم نلیا بعد سعی و کوشش بیحد خدا کا نام بہ تقدیس و تنزیہہ تمام اطراف عالم مین
پہیلا دیا ملک عرب کو جمیع علوم و فنون کا مرکز و مرجع اور ہر طرح کی تہذیب و شائستگی کا
معدن و منبع بنا دیا ایسا عجیب و غریب اثر اور بیحد جوش و خروش اسقدر شروع دنیا سے
لیکر ابتک کسی مذہبی تعلیم اور دین و شریعت سے نہین ہوا دفعتاً ایسا تغیر و انقلاب نظر
مخالفین مین بہی باعث فرط تحیر و استعجاب ہے اسیواسطے گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب
مین لکہتے ہین گبن صاحب نے بیان کیا ہے کہ پہلے چار ون خلفا کے اخلاقیان صاف
اور ضرب المثل ہے کہ ان کی سرگرمی دلدہی اور اخلاص کے ساتہہ تہی اور ثروت اور
اختیار پاکر بہی اپنی زندگیان اوار فرائض اخلاقی اور مذہبی مین صرف کین یہی آدمی محمد
کے اول ہی حلقہ مین شامل ہے جو پیشتر اس سے کہ آپنے اقتدار حاصل کیا آپ کے
جانبدار ہو گئے یعنی ایسے وقت مین کہ آپ ہدف آزار ہوئے اور جان بچا کر اپنے ملک سے

چلے گئے اون کے اوّل ہی اوّل تبدیل مذہب کرنے سے انکی راستی ثابت ہوتی ہے اور
دنیا کی سلطنتون کو فتح کرنے سے انکی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے [۲۱۹] تصور مین
کوئی یقین کرسکتا ہے کہ ایسے شخصون نے ایذائین سہین اور اپنے ملک سے جلاوطنی
گوارا کی اور اس سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہہ سب امور ایک شخص کی خاطر ہون
جسمین ہر طرح کی برائیان ہون اور اوس سلسلہ فریب اور سخت عیاری کی لئے ہون
جو اون کی تربیت کے بہی خلاف ہوا اور اون کی ابتدائی زندگی کی تعصبات کے بہی مخالف
ہو اسپر یقین نہین ہوسکتا اور خارج از حیطہ امکان ہے [۱۲۳] عیسائی اسکو یاد رکہین تعجب
ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ نشاء دینی کا آپ کے پیروون مین پیدا کیا جسکو عیسی کے
ابتدائی پیروون مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اوس تیزی کے ساتھہ
پہیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ نصف صدی تک سے کم مین اسلام بہت سے
عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا جب عیسی کو سولی پر لٹکایا تو اون کے پیرو
بہاگ گئے اون کا نشاء دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ مین گرفتار چہوڑ کر
چلدئے اگر بالفرض آپ کے حفاظت کرنے کی انکو ممانعت تہی تو تشفی کے لئے
تو موجود رہتے اور صبر سے آپکے اور اپنے ایذا رسانون کو دیکہتے برعکس اسکے محمد کے
پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل
دشمنون پر آپکو غالب کیا ۱۸ باوجودیکہ محمد اور عیسی کی ابتدائی تاریخون مین ایسے
حالات مین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے مین جنمین بالکل

اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اوّل بارہ مریدون کو نا تربیت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا
ہے بخلاف محمد کے اوّل مریدون کے کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذیعزت
تہے اور جب وے لوگ خلیفہ اور سرافواج اسلام کے ہوئے تو اس عہد مین جو کچہہ اونہون
نے اعمال کئے اون سے ثابت ہوتا ہے کہ اون مین اوّل درجہ کی لیاقتین نہین اور
غالباً ایسے نہ تہے کہ باسانی دہوکہ کہا جاتے اور بذیل دفعہ ۴۰ انیولین اعظم سے جناب
موصوف نے یہہ بات نقل کی یہہ امر تشریح طلب ہے کہ وہ امر اہم جو یقیناً واقع ہوا
یعنی دنیا کا فتح ہونا کسطرح سے پچاس یا ساٹہہ برس کے عرصہ قلیل مین انجام کو پہونچا ہوگا
اب ہم پوچہتے ہین کہ یہہ فتح کن لوگون نے کی تو یہی کہین گے کہ بیابان کے تو مون نے
جنکا حال ہمنے سنا ہے کہ تعداد مین کم اور جاہل ور جنگ سے ناواقف اور ناشائستہ
اور قوانین سے بے بہرہ تہے تاہم اونہون نے تربیت یافتہ لوگون کا مقابلہ کیا جنکے
وسائل آمدنی بکثرت تہے حرارت دینی سے یہہ کرامات ہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو
اپنی سلطنت قائم کرنیکے لئے وقت درکار ہے اور محمد کا زمانہ صرف ۳۰ برس کا انتہی
اہہ الیکن حرارت دینی ہی سے ایسا ہوا اور بجز حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہین ہو سکتی
اور وجہ یہہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع مین نہین آسکتا تہا انتہی الغرض اثبات
تمامی صفات کمالیہ ایجابیہ و سلبیہ کا واسطے ذات خدا کے حسب کمیت و کیفیت کے ساتہہ
قران مین ہے جہان کی کسی کتاب کو اوس سے کچہہ بہی مناسبت نہین تمجید و توحید خدای
عز و جل جسطرح کہ سورہ اخلاص مین ہے دفاتر و مجلدات دوسری ادیان کے اوس سے

مشابہت ذرہ و آفتاب کی بہی نہین اور وسکے موافق نہ کسی دلیل عقلی کا خلاف لازم آتا
ہے اور نہ کسی حکیم و فلسفی کا اعتراض و مغالطہ پیش چلسکتا ہے بلکہ بالعکس اوسکے مقابلے
کیوقت سب ملاحدہ و فلاسفہ کو گردن کا خم کرنا اور طوعاً و کرہاً سمعنا و اطعنا ہی کہنا پڑتا
ہے فقط میرا قول اس باب مین اگر مدعی ہونیکی وجہ سے قابل اعتبار نہین تو کلام
مخالفین اسلام کو دیکہو کہ اونکو بہی اس بات کا اقرار ہے کہ اصل اوّل یعنی ذات و
صفات خالق کائنات کا بیان سائر مذاہب و ادیان کی بہ نسبت اسلام مین بکمال شرح
و بسط ہے وہ کام جسکا اہتمام تمام آغاز عالم سے کیا گیا اور اوسیکے واسطے پانچہزار
سال تک سبحانہ اللہ بیشمار انبیاء و رسل کا ارسال رہا اور اوسی کی بابت ہر ایک نے
درجہ بدرجہ بہت کچہہ محنت و سعی اور جانفشانی و عرق ریزی کی با وجود وسعت وقت
و مزید فرصت کسی سے اوسکا سرانجام نہوا حتی کہ جناب محمد رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے
اور انہون نے اوسکا بیڑا اوٹہایا بتائید ربانی اپنی کمال ہمت و استقلال کی بدولت
وہ سارا بنہ ولبست اختتام کو پہونچایا تصرف شیطانی کو اکہ مدت سے روی زمین پر ہورہا تہا
ایکدم سے اوڑا دیا بربا بین اوسکا دغل و فصل مفصل بتا کر لوگونکو بند ضلالت و دام تزویر سے چہوڑایا
دنیا سے جہالت و تاریکی اور شبہات و تشکوکہ و وہم پرستی کو مٹا کر لوگون کے دل و جانکو خدا کی وحدانیت
و احاطہ قدرت اور غیر محدود کمالات سے حیات تازہ بخشی اور یہہ بتا کہ انجاح ہر فعل و حاجت اور حصول نفع
و منفعت اوسیکی جانب سے ہے بخوف ہر شخص کے ذہن نشین کر دی چنانچہ جان دیون پورٹ کہتا ہے
آنحضرت کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تہا قرآن سے خوب ظاہر ہے کہ آنحضرت بڑے موحد تہے آپنے

بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت فرمائی اور
یہہ اسوجہ سے کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب لازم ہے اور جس چیز مین کہ خراب
ہونیکا مادہ ہے اوسکو زوال ضرور ہے آنحضرت خداے یکتا کی پرستش کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ اوسکی نہ کوئی شکل مقرر ہے اور نہ جگہہ اور نہ اوسکے اولاد ہے
اور نہ مثل وہ ہمارے دل کے پوشیدہ بہیدسے واقف ہے قدیم ہے حادث نہین
اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہے ان مضامین کو آنحضرت نے اپنی زبان سے دوسرے
استادون اور اشارون سورتون مین بیان فرمایا ہے مسلمان ان آیتون پر کامل
عقیدہ رکہتے ہین اور مفسرین قرآن نے اونکی اسطرح تعریف کی ہے جیسے ریاضی کی حدود
وغیرہ بیان کی جاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی
ہوسکتا ہے تمام مخلوقات دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا کوئی خالق ضرور ہے
اور اوسکا قانون ہر ایک آدمی کے دل مین موجود ہے انتہی از موئد الاسلام اور
یہہ بہی اوسمین لکہا ہے وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہے اوسمین کمال وحدانیت
ہے اور اوسمین خدا تعالی کا مضمون سمجہنے مین کچہہ دقت اور ابہام نہین ہے اہل اسلام
کے نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہے کہ وہ ہر مقام پر موجود ہے اور اوسیکی حکم
سے تمام عالم کا انتظام قائم ہے بلکہ اون کے حکما کی مانند یہہ راے نہین ہے کہ وہ
صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ
سب چیزون سے علیحدہ ہے اور سن بعد یہہ کہتا ہے چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین

پیدا ہوئے اور آپ نے اپنے مذہب کو قائم رکھا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقیہ
اور مصر کے اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ ان ملکون مین اب تک
خدا تعالی واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہے لاکھون آدمیون کے دل مین
اس عرب کے نبی کے ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہہ پکڑی اور ہماری صاف باطنی
اس امر کی مقتضی ہے کہ ہم یہہ خیال کرین کہ حقیقت مین آپکے معتقدین آپ کی
نبوت کے دل سے قائل تھے اور یہہ سچ جانتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی
ہے اور آپ سچے نبی ہین ضرور ہے کہ مشرکون کو آپ کا مذہب بسبب اوسکے عمدہ قواعد
اور قوانین کے خدا کیطرف سے الہام ہوتا معلوم ہوا ہوگا آپ کا مذہب زردشت
کے مذہب سے زیادہ صاف معلوم ہوتا تہا اور جہوٹے اور فاسد مذہبون کے مقابل
مین بہت عقل کے موافق لکہا ہے ساتوین صدی مین کتب آسمانیکی سادگی ان لوگون
کی بداعتقادیون سے جاتی رہی تہی آنحضرت کے مذہب کی صداقت اس بات سے
اور بہی زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلے ہوئے ایک عرصہ دراز
منقضی ہوا مگر اسمین اور مذہبون کی مانند خالق کی جائے مخلوق کی پرستش وغیرہ
نہوئی اور اہل اسلام نے اپنے وہم اور قیاس کی متابعت نہین کی اور خدا تعالی
کی پرستش پر قائم رہی اور اوسکی جائے بتون کو نہ پوجنے لگے انتہی اور گبن صاحب
کہ بہت بڑا مستند و مشہور مورخ و مقنن انگلستان ہے اپنی تاریخ مین لکھتا ہے
محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک ہے مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کی

ستارون اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع
ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال
ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے اونے اپنی سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا
وجود تسلیم کیا ہے جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اوسکا
نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہے جسے اوسکو تشبیہ دیسکین وہ ہمارے نہایت خفیہ
ارادون سے بہی آگاہ رہتا ہے بغیر کسی اسباب کے موجود ہے اخلاق اور عقل کا
کمال جو اوسکو حاصل ہے وہ اوسکو اپنی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے
حقائق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اوسکے پیرون نے انکو نہایت مستحکم طور سے قبول
کیا اور قرآن کے مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ انکی
تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خدا تعالی کے وجود اور اوسکی صفات پر اعتقاد
رکھتا ہو مسلمانون کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے
جو ہمارے موجودہ ادراک و قوائے عقلی سے بہت بڑہکر ہے اسلیے کہ جب ہم نے
اوس نامعلوم چیز کو زبان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے
مبرا کر دیا تو پہر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لیے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول
جسکی بنا عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ اوس کے
معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتون کو
ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا ہے انتہی اور ڈاکٹر اسپنگر صاحب

حالات آنحضرت علیہ السلوۃ والتحیت کی بیان مین کہتا ہے کہ اون کو چمکتے ہوئے
افتاب برستی ہوئی پانی اور اوگتی ہوئی روئیدگی مین خداہی کا ید قدرت نظر آتا تہا
اور غرش عد اور آواز آبشار طیور کے نغمہ مین حمد الہی کی آواز سنائی دیتی ہتی اور سنسان
جنگلون اور برباد شہرون کی خرابات مین خداہی کے قہر کے آثار وکہلائی دیتے
تہے انتہی اور راڈویل صاحب دیباچہ ترجمہ قرآن شریف مین تحریر کرتے ہین کہ
دلیلون سے ثابت ہے کہ محمد کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تہے کہ اپنے
ملک کے لوگونکو جہالت اور ذلت بت پرستی سے چہڑا دینا اور یہہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش
اون کی یہہ تہی کہ سب سے بڑی امر حق یعنی توحید الہی کا جو اون کی روح پر بدرجہ غایت
مستولی ہو رہی ہتی اشتہار کرین چنانچہ اسی مطلب کے لئے قرآنی سورتون کے تصنیف کا
سامان اونہین ناگزیر ہوا اور یہہ کہ اونہین اس امر کا اعتقاد کامل ہوگیا تہا کہ مجہے
وحی الہی پہونچا ہے اور بتقضاے حوادث اور بتدریج فوز مرام اس امر کا باعث ہوا
کہ اونہون نے اپنے آپ کو خدا کا رسول یقین باور کرلیا تاہم محمد کی سیرت ایک عجیب
نمونہ ہے اوس قوت اور حیات کا جو ایسے شخص مین ہوتی ہے جسکو خدا اور دنیا پر
اعتقاد کامل ہوتا ہے اوسمین سے جو کچہہ نتیجے نکالے جاوین آدن کی ذات کریم
اور سیرت صداقت سنجون سے ہمیشہ اون کو اون لوگون مین تصور کیا جاوے
جنکو ایمان اور اخلاق اور اپنے ابنائے جنس کی تمام حیات دنیوی پر ایسا اعتبار
حاصل ہے جو حقیقت مین بجز کسی اولوالعزم کے اور کسی کو نہین ہوسکتا انتہی اور

میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدیہ مین لکھتے ہین ایک زمانہ نامعلوم سے مکہ اور تمام جزیرہ عرب کی روحانی کیفیت بالکل بے حس ہو گئی تہی گو ایک ضعیف اور ناپائدار سا اثر یہودیت و نصرانیت یا فلسفہ کا عرب پر ہوا تہا جیسیکہ ایک دریاچہ غیر رواں کے سطح کا ادہر ادہر لہر کہانا مگر تہ مین محض بے حس و حرکت رہنا تمام عرب توہمات و ظلم اور بدکاریون مین غرق ہو رہے تہے یہہ عام رسم تہی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیبیونکو بیاہ لیتا اِن کے غرور اور افلاس سے اکثر رسم دختر کشی بہی جاری ہو گئی تہی جیسے ہندوؤن مین اونکا مذہب حد کے درجہ کی بت پرستی تہا اور اون کا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تہا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی ہیئت کا اون کا ایمان تہا اونہین کی رضامندی مناتے تہے اور اونہین کی ناراضگی سے احتراز کرتے تہے قیامت اور جزا و سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اوسکی اونہین خبر نہ تہی ہجرت سے تیرہ برس پیشتر تو مکہ اسطرح سے ایسی ذلیل حالت مین بیجان پڑا ہوا تہا مگر ان تیرہ برسون نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا سیکڑون آدمیون کی جماعت نے بت پرستی چہوڑ کے خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کی موافق وحی الہی کی ہدایت کی مطیع و منقاد ہو گئے اوسی قادر مطلق سے بکثرت و شدت دعا مانگتے اوسیکی رحمت پر مغفرت کی امید رکہتے اور حسنات و خیرات و پرہیزگاری اور انصاف کرنے مین بڑی کوشش کرتے تہے اب اونہین شب و روز اوسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال ہے اور یہہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنی حوائج کا خبرگیران ہے

ہر ایک قدرتی یا طبعی کیفیت مین ہر ایک اپنے تعلقات زندگانی مین اور اون کے خلوت اور جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیرات مین وہ اوسیکے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اونہین بالا وہ لوگ اس نئے روحانی حالت کو جسمین وہ خوشحال اور حمد کنان رہتے تھے خدا کے فضل خاص و رحمت باختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور اپنے کافر اہل شہر کے کفر کو خدا کی تقدیر کے ہوئے خذلان کا نشان جانتے تھے محمد کو وہ اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے جو کہ اون کی ساری امیدون کے واسطے ماخذ تھے اور اونہین کے مناسب اور کامل اطاعت کرتے تھے ایسے تہوڑے ہی زمانہ مین مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصون مین منقسم ہو گیا تہا جو بلا لحاظ قبیلہ و قوم ایکدوسریکے درپے مخالفت و ہلاکت تھے مسلمانون نے مصیبتون کو تحمل اور شکیبائی سے برداشت کیا اور گو ایسا کرنا اون کی ایک مصلحت تھی مگر تو بھی ایسی عالی ہمتی کی بردباری سے وہ لوگ تعریف کے مستحق ہین - ایک سو مرد اور عورتون نے اپنے ایمان عزیز سے انکار نکر کے اپنا گھر بار چھوڑ کر جب تک کہ یہہ طوفان مصیبت فرو ہووے حبش کو ہجرت کر لی تھی اور اب پھر اس تعداد سے بھی زیادہ آدمی اور اون مین نبی بھی اپنے عزیز شہر کو اور مقدس کعبہ کو چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر گئے اور یہان بھی اس عجیب تاثیر نے دو یا تین برس کے عرصہ مین ان لوگون کے واسطے ایک برادری جو نبی اور مسلمانون کی حمایت مین جان دینے کو مستعد ہو گئے تیاری کردی اہل مدینہ کے کانون مین یہود کی حقانی باتین عرصہ سے گوش گزار ہو چکی تھین مگر وہ بھی اوسوقت تک خواب خرگوش سے نہ جاگے جب تک کہ روح کو کیمیا دینے والی باتین نبی عربی

کی ہنین سنین تب البتہ دفعتاً ایک نئی اور سرگرم زندگانی مین دم بہرنے لگے انتہی -

اور یہہ بہی اوسمین ہے ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اوس نے یعنی اسلام نے ہمیشہ کیواسطے اکثر توہمات باطلہ کو جنکی تاریکی مدتون سے عرب کے ملک جزیرہ نما پر چہا رہی تھی کالعدم کر دیا اسلام کی صدائے آہنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہوگئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہہ احاطہ کی ہوئی قدرت کا مسئلہ حضرت محمد کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہوگیا ہے جیسیکہ خاص حضرت محمد کے دل مین تہا مذہب اسلام مین سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی مین ہے یہہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیئے بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام مین کچہہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس مین ایک دوسرے کے ساتہہ برادرانہ محبت رکہین یتیمون کے ساتہہ نیک سلوک کرنا چاہیئے غلامون کے ساتہہ نہایت شفقت برتنا چاہیئے نشہ کی چیزون کی ممانعت ہے مذہب اسلام اس بات پر فخر کرسکتا ہے کہ اسمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب مین نہین پایا جاتا انتہی یہان سے سب دینون پر اسلام کو بقول مشہور ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء + بابت اصل اول بخوبی تفوق و فضل حاصل ہوگیا اور وجہ ثبوت اصل دوم یہہ ہے کہ اللہ پاک کی غرض و غایت بعثت انبیا و تبلیغ رسل سے محض مخلوق کی ہدایت اور درستی چال و چلن اور حسن معاشرت و اصلاح عادت ہے اسواسطے کہ عقول زمانیان و آرائے جہانیان

بوجہ اختلاف مراتب طبیعت اور بباعث قلت وکثرت عوائق وعوارض اقتضاے
مطالب ورادراک حسن وقبح اشیا مین باہم نہایت ہی مختلف ومتناقض ہین بلکہ
ایک ہی آدمی کی خیالات حالت واحدہ پر کبھی ثابت ومستقر نہین رہتا عمر کے
لحاظ سے تجربہ کی ترقی سے صحبت کے اثر سے معلومات کے بڑھنے سے تمیز صحیح
وسقیم اور باختلاف اوقات علم خطا وصواب مین وہ باخود باہم متفاوت ومتعارض
ہوجاتی ہین علی الخصوص وقوف الہیات ومنجیات مین کہ بالاتفاق جمیع احکام
وآداب پر مقدم ہے عقول جزئیہ وکلیہ تماہا معذور وقاصر ہین لہذا بنظر تکمیل
نظام وتحسین انتظام بحر رحمت الہی وعنایت نامتناہی جوش مین آیا اور بندو
بواسطہ اپنے رسولون کے عقل خالص کی تعلیم دی اور فطرت اللہ کیجانب دعوت
کی کما قال تعالی كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ
وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا
فِيهِ وقال وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ
نظر برین ضرور ہے کہ وہ لوگ جو منصب ارشاد وہدایت پر مقرر وسرفراز ہون اور عہدۂ
عظمی سفارت ورسالت الہی سے معزز وممتاز اپنے معاصرین وتابعین بلکہ جمیع اولاد آدم
وسکان عالم سے زیادہ مہذب وسنجیدہ ہون اور بحسب الفطرت بڑے عقیل وفہیدہ
اپنی ہر خواہش وشہوت پر محیط وضابط ہون اور درجہ متانت ورتبہ شائستگی سے کسی
وقت ساقط نہون خدا کے قہر وغضب سے ہر حال مین خائف وخاشع اور احکام وتکالیف

شرعیہ کی بخلوص قلب مطیع و تابع ہوں زہد و تقوی اور خوف و ورع میں مشہور و
معروف اور صفات حسنہ و کمالات ممکنہ نوع انسان سے محلی و موصوف ہوں خلق کی دعوت
اور تبلیغ ہدایت میں کما ینبغی سرگرم و حسبت ہوں اور علم مایجوز علی اللہ و مالایجوز علیہ میں
سب سے زیادہ واقف و درست ورنہ در صورت اختیار اوصاف رذیلہ و ظہور فسق و فجور
لوگ اون پر معترض اور اخذ رشد و ہدایت سے بالضرور متوحش و منقبض ہوں گے
اون کے رذائل و معائب دیکھکر حلقہ اطاعت سے تمام عمر خارج رہیں گے تا دم واپسین
قبول ارشاد و استماع مواعظ سے متنفر اور ہدایت میں حارج نہیں گے اسوقت میں وہ
لوگ بجائے تکمیل عقل و استفاضہ انکار و ملامت انبیا سے اور بھی زیادہ بعید از رحمت بلکہ
لائق عذاب و مستحق عقوبت ٹھہرینگے تو ہر اس حکمت سے کچھہ بھی غایت و منفعت حاصل
نہوگی بلکہ معاذ اللہ تعیین ایسے کار پردازوں سے خدا کے تقدس پاکیزگی پر بھی الزام
یا استغفر اللہ اوسکی سفاہت و بدعقلی پر حجت تمام ہوگی اور ارتکاب شرک و بت پرستی کی
حالت میں اون سے دعوت الی اللہ و خدا پرستی کیونکر شایع و ذایع ہوسکیگی بر عکس
مقصود اصلی یہہ امر بھی افادہ غفلت و سستی اور عدم تہذیب و نا راستی کا باعث واسطے
بندگان خدا کے ہوگا اس صورت میں اختیار فعل عبث و لایعنی اور ترجیح بلا مرجح سے
ذات پروردگار پر الزام و اعتراض باقی رہیگا اور اسی تقریر کے بموجب انبیاے
کرام کا سواے وجاہت صوری و لیاقت معنوی کے شرفاے ذی اعتبار اور عالی خاندان
و والا تبار ہونا اور اون کی بزرگی حسب نسب کا مشہور روزگار ہونا بھی امر ضروری ہے

تا کہ کوئی شخص بچشم حقارت و بنظر اہانت اون کو نہ دیکھے بخیال رذالت و دنایت اون کا
ابتلا کیسیکے واسطے سبب شرم و حیا اور باعث مذلت و خجالت ہو عند العقلا یہہ مقدمہ
بدرجہ غایت ظاہر و بدیہی ہے کیسیکو اسمین جائے خلاف و شقاق نہین اور ہر متامل پر صدق
اس قضیہ کا بخوبی واضح و جلی ہے بجز اتفاق و وفاق کسی مذہب والیکو چارہ نہین
بعد تحقیق و تفتیش کامل اس اصل مین بہی سینے اہل اسلام ہی کا عقیدہ کما ینبغی قوی
و محکم پایا اور اونہین کا طریقہ لائق اعتماد اور ازبس مضبوط و مستحکم دیکہا بہت سے
آیات قرآنی اسکے موید اور نصوص صریحہ بکثرت اسپر شاہد ہین ازانجملہ پہلی دلیل ہے
یہہ کلام ملک العلام کہ سورہ انعام مین ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ
أَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهٰرُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصّٰلِحِينَ وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ
وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَ
اجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اس آیت مین اللہ پاک نے انبیا
اللہ کا ذکر جمیل وہ وصف حسن اجمالاً و تفصیلاً دو طرح ارشاد کیا اولاً ہر ایک کا اون مین
سے محسن و صالح اور مومن و نیک طالع ہونا کہ جامع جمیع مراتب فضائل و شمائل خیریہ
ہے اور حاوی کل اعمال و عقائد حسنہ و اخلاق جمیلہ ہے ثانیاً اوسپر ترتب رحمت
و عطا اور عنایت و جزا کا بیان اسطرح کہ اون کو خدائے عز و جل نے تین طرح سے

بزرگی بخشی اوّل اون کو جملہ عالم سے اشرف و افضل بنایا دوم یہہ کہ جناب الٰہی مین بہ نسبت سب کے وہ مقرب خاص و صاحب عزت و امتیاز ہین سوم اللہ تعالیٰ نے راہ ہدایت و صراط مستقیم کی اون کو تعلیم دی مراتب ثلثہ سے عموماً ہر ایک کا علیٰ سبیل الکمال اون مین حاصل ہونا اور بوجہ تکرار ذکر اوّل و آخر اقصیٰ مدارج ہدایت پر خصوصاً اون کا پہونچنا اس سے ظاہر ہے کہ عطاے امور مذکورہ کو فرداً فرداً خداے پاک نے اپنی ذات کے جانب منسوب و مستند فرمایا اور ہر جگہ آپ کو بصیغہ متکلم مع الغیر تعبیر کیا ہے موافق قاعدہ معانی و بیان اور مطابق محاورہ و گفتگوے روزمرہ ہر زبان کے یہہ کلام مفید نہایت التفات و اہتمام ہے اور فرط عزمیت و توجہ اور غایت لطف پر دال ہے اور کمال ہدایت مقتضی اسکا ہے کہ ہر امر مین افراط و تفریط کی رعایت کیجاوے بلحاظ مرتبہ عدالت کہ مستلزم اوصاف ثلثہ عفت و حکمت و شجاعت ہے کسیقدر تہورک و جبن رہنا اور ذنوب و معاصی سے تحاشی چونکہ مراتب تفریط مین مندرج ہین یا جانب افراط مین معدود و منسلک اور خلاف عدالت و منافی کمال ہدایت ہین لہٰذا قطعاً اون کا انبیاے کرام سے بشہادت قرآنی ممنوع و غیر جائز ہوا دوسری دلیل اوسی سورت کی یہہ آیت ہے اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۞ اسکے بموجب مہتدی حقیقی وہی لوگ ہین جنہون نے اپنے ایمان و اعتقاد کو کسی ظلم سے ملبوس و مخلوط نکیا ہو اور جمیع منکرات و منہیات شرعاً و عرفاً چونکہ حد ظلم مین داخل ہین اما عرفاً فلان الظلم وضع الشئے فی غیر موضعہ

والذنوب باجمعها یصدق ہذا الحد علیہا واما شرعاً فلما قال تعالیٰ وَمَن
یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وقال وَمَن یَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ۝ موافق اسکے حضرات انبیا ورسل کہ مسترشد ومہتدی بہدایت
الٰہیہ ہین جسے مافوق مرتبہ رشد وہدایت متصور ومتخیل نہین کما مضی ولما قال
اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہٖ عاصی وگنہگار اور نافرمان
وخطاکار نہین ہوسکتے ورنہ درصورت ظہور خطاء وقصور مسترشد ومہتدی نرہین گے
وقد فرضنا خلاف ذلک ہذا خلف تیسری دلیل سورہ بقر کی یہ آیت ہے وَ
اِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا
قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنی جبکہ رب تعالیٰ
نے چند باتون مین حضرت ابراہیم کی آزمایش کی اور وہ اوس امتحان مین درست اوترے
اوسوقت عطاے عہدہ امامت کا اون سے وعدہ فرمایا حضرت نے جب اپنے اوپر
خداوند کا رحم وکرم دیکھا اولاد کیواسطے بہی تقرر اس منصب عالی کی درخواست کی
اوسپر حکم ہوا لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنی میرا عہد ظالمون کو نہ پہونچے گا
مطلب یہہ کہ تمہاری اولاد سے وہی لوگ اس عہدہ پر مامور ہون گے جنہون نے
ظلم نکیا ہو آیت مذکورہ مین عہد سے اگر معنی عام مراد ہون جو عہدہ امامت ونبوت
دونون کو شامل ہے تو بلاتکلف یہہ مطلب کہ آثم وعاصی مستحق نبوت نہین آیت سے حاصل
ہے اور اگر مقصود خاص عہدہ امامت ہو کہ ابتداے آیت مین صراحتاً موجود ہے اسصورت مین

گنہگارون کا لائق نبوت نہونا بطریق اولی ثابت ہوگا اسواسطےکہ درجہ نبوت سب
مفاد آیتہ کریمہ وَجَعَلْنَا هُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا کے ملزوم و متبوع رتبہ امامت
ہے چوتھی دلیل سورہ احزاب مین ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ
مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِيْثَاقًا غَلِيْظًا اس آیت سے یہہ بات ثابت ہے کہ بہ نسبت عام آدمیون کے حضرات
انبیا سے جد و جہد اکتساب حسنات اور استیصال و قطع منکرات و سیئات کیواسطے خدای
پاک نے عہد شدید و میثاق غلیظ لیا ہے اور بنص يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا سائر الناس کی مانند اونکو بھی اتیان اعمال صالحہ و بندگی اور
بجا آوری تکالیف شرعیہ و فرمان بری سے مامور و مکلف کیا ہے عصیان و نافرمانی
اور کفران و طغیانی کی صورت مین انبیاء اللہ قاطع ما امر اللہ بہ ان یوصل اور ناقض عہد
و میثاق ٹھہرینگے اور بدلالت مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ کے
طبقہ فجار سے معدود اور طائفہ فساق مین داخل ہونگے حالانکہ اون کا منجملہ
صائمین و راغبین حسنات اور زمرہ محسنین و سارعین فی الخیرات سے ہونا اور ہر وقت
و ہر لحظہ دعا و عبادت اور خوف و خشوع مین رہنا قرآن کی آیات بیشمار سے ثابت ہے
قال تعالی وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ وَ
جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

وَإِيتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ وقال انهم كانوا يسارعون في
الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين اور نیز نقض عہد و
مخالفت امر کی وجہ سے بمفاد آیت ثانیہ والذین ینقضون عہد اللہ من
بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی
الارض اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار چاہیئے کہ انبیا اللہ بے وفا
و بعید از رحمت پروردگار اور لائق عذاب مستحق نار ہون اور یہہ بہی بالکل خلاف ہے
آیات کثیرہ و نصوص صریحہ پر دال ہین کہ عند اللہ وہ لوگ سب خلق سے زیادہ مکرم و
پسندیدہ اور دنیا و عقبیٰ مین وجیہ اور محترم و برگزیدہ ہین پانچوین دلیل سورہ صاد
مین ہے ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض
ام نجعل المتقین کالفجار بر تقدیر گناہ و تقصیر انبیا و رسل مفسدین فی الارض مین
داخل ہون گے یا منجملہ فجار اون کا شمار ہو گا شق اول بدینوجہ کہ مراد اوس سے کفار
اشرار ہین باتفاق عقل و نقل باطل و بے اصل ہے اور ثانی بشہادت نص قرآنی انا
اخلصناہم بخالصۃ ذکری الدار غلط محض و بے اعتبار ہے اسواسطے کہ فساق
و فجار بلا تردد و شک مستحق جہنم و قابل عقوبت ہین کما قال تعالی ان الابرار لفی نعیم
وان الفجار لفی جحیم چھٹی دلیل اختیار ذنوب و معاصی اور ارتکاب مناکر و مناہی پر
انسان کو دو چیزین باعث و داعی ہوتے ہین اول اضلال و اغوائے شیطان ثانی اتباع
شہوت و ہوائے نفس اور حضرات انبیا سے یہہ دونون امر جزما مفقود و مرتفع ہین اول

اسواسطیکہ وہ لوگ حسب قول اِنَّا اَخْلَصْنٰھُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ وَ
اِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ مقبول مخلص پروردگار ہین اور موافق ارشاد
الٰہی اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ اور اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطَانٌ
عَلَی الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اِنَّمَا سُلْطَانُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ
وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ بلکہ خود باعتراف ابلیس لعین لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ
اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ مقربان خاص وبندگان بااخلاص پر شیطان کو
قوت تصرف وسلطان نہین اور رفع ثانی کی یہہ وجہ ہے کہ اتباع ہوا اسے ظلم و
گمراہی اور مناقض ومنافی ہدایت الٰہی ہے کما قال عز سلطانہ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ
ھَوَاہُ بِغَیْرِ ھُدًی مِّنَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ساتوین
دلیل سورہ حجرات مین ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا
اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَہَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ اس آیت کے بموجب
ہر شخص کو یہہ امر ضروری ہے کہ جب اوسکے پاس کوئی فاسق کچھہ خبر لاوے بمجرد اوسکے کہنے کے
صدق قضیہ پر اعتبار واعتماد نہ کرے تا وقتیکہ تفتیش وتحقیق کما ینبغی نکرلے ورنہ اتباع
اذعان وتصدیق کے بموجب عامل وکاربند ہونے سے اوسکو ندامت وشرمندگی وتباہی
ہوگی اور ظاہر ہے کہ فساق وفجار اگر مشرف برسالت ونبوت ہون گے مخلوق کو تبلیغ احکام
پروردگار لا محالہ کرین گے اور اوامر ونواہی اور اخبار جزا وسزا اور قضایاے حشر و
نشر کو موافق الہام ووحی بالضرور نقل کرین گے اور بدینوجہ کہ اپنی تکذیب یا انکار مین خسران

صریح اور ہلاکت ابدی کے مدعی ہون گے اور حصول فرحت دائمی ورضاے پروردگار عالم کو
اپنی ہی اطاعت واتباع مین محصور ومنحصر کہین گے کما قال تعالی یا بنی آدم اما یاتینکم
رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون والذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنہا اولئک اصحاب النار ہم
فیہا خالدون لوگون کو بحکم نقل اور نیز از روے ارشاد عقل اون کے اقوال واخبار
کی فکر تحقیق وتصدیق بہ نسبت تمامی مہمات دنیوی وضروریات زندگی کے بدرجہا زیادہ ہوگی
ہم پوچھتے ہین کہ اسحالت مین واسطے ہدایت کے آیا دوسرا سلسلہ انبیا کا قائم ہوگا
جن سے امر حق معلوم ومحقق ہو یا نہین شق ثانی باطل ہے اسواسطے کہ خداے پاک کا
یا تو عین ضلالت وگمراہی مین خلق کو چھوڑ دینا یا باوجود مخالفت عقل ونقل اونہین
فاسقین کی اطاعت وتابعداری پر مجبور کرنا لازم آویگا اور یہہ دونون امر اوسکی
رحمت عامہ اور حکمت تامہ کے بالکل مضاد ومنافی ہین معہذا یہہ امر قطع حجت ورفع عذر
گمراہون کے واسطے بھی غیر کافی ہے وقد قال تعالی رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون
للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور برتقدیر اول انتہا ایسے سلسلہ کیجانب لابد
جسکا ہر فرد گناہ سے پاک وبے لوث ہو اور زہد وورع اور دیانت وتقوی کے سبب
سب کے نزدیک معتمد وذی وقار اور تدین وامانت کیوجہ سے عند الخواص والعوام
اوسکا قول وفعل مستند ولائق اعتبار ہو ورنہ اونکے واسطے بھی احتیاج دوسرے
مصدق کے ہوگی وکذلک الی ما لا نہایۃ لہ فاما ان یعود فیلزم الدور او یتسلسل حتی

بتحقق التسلسل وقد ثبت فی الفلسفة امتناعهما بالکلیة اور جب ضرورت وجود معصوم
واسطے ہدایت کے ثابت ومعلوم ہوئی پس حضرات انبیا کی جانب فسق وعصیان یا
بغاوت وطغیان کا منسوب کرنا خلاف ایمان واعتقاد اور سراسر ضلالت وفساد
ٹھہرا آٹھوین دلیل سورہ آل عمران مین ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ
اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ یعنی خدا تعالی نے حضرت نوح وآدم
اور آل عمران اور اولاد ابراہیم کو جمیع قبائل واشخاص عالم سے منتخب وبرگزیدہ فرمایا
عطاے نبوت ورسالت سے اماثل واقران براون کو فضل وشرف بخشا اور سورۂ
صاد مین فرمایا وَاذْکُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ
وَالْاَبْصَارِ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِکْرَی الدَّارِ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ اور سورہ توبہ مین ہے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ اس سے
معلوم ہوا کہ تمامی انبیا گناہون سے معصوم وبری اور دل سے پرہیزگار ومتقی تھے
ورنہ اگر سائر الناس کے مانند گنہگار اور فسق وفجور مین منہمک اور ذنوب ومعاصی کے
مرتکب ہوتے سب سے زیادہ ارجمند ووجیہ عند اللہ مع عدم وجہ الترجیح کیونکر ٹھہرتے
بلکہ بموجب ارشاد رب العالمین وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اس عہدۂ جلیلہ سے
ہرگز معزز وسربلند نہوتے نوین دلیل انبیا اللہ درآنحالیکہ آثام ومعاصی سے
غیر مجتنب اور نافرمانی خدا سے خود محترز نہ تھے اوسوقت دعوت خلق الی الحق اور
تبلیغ احکام موافق وحی والہام کرسکتے تھے یا نہین شق ثانی بشہادت عقل ونقل

باطل ہے دلیل عقلی یہہ کہ ہجران و ترک وعظ و پند کی صورت مین بعثت و رسالت محض لغو و غیر مفید ہوگی اور یہہ مستلزم ہے اعتقاد اسناد فعل عبث کو خدا کی جانب تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور شہادت قران وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا سے نقلاً اسکا بطلان ثابت ہے اور صورت اولی بہی عقلاً و نقلاً غلط ہے برہان عقلی تو یہہ ہے کہ آدمی جس فعل کا خود مرتکب ہوتا ہے اگرچہ بہی شرم و حیا رکہتا ہے دوسرون کو اوسکی نسبت ہرگز وعظ و نصیحت نہین کرتا انہماک فی الشہوات کے وقت بخوف طعن و تشنیع ارباب عناد و عداوت اور نیز تقاضاے شرافت کہ عروض ندامت و خجالت ہے چونکہ دوسرون کی تذکیر و تعلیم مین قبول حق کی امید نہین رہتی بلکہ فعل منہی عنہ پر بعکس مرام لوگون کا اصرار بڑہتا ہے اور اقوال واعظ کی تعمیل سے جہال کو سخت انکار ہوتا ہے اور بکی ناحق کا خیال اور بہی تعرض احوال سے کنارہ کشی اور اختیار سکوت و خاموشی پر ہے مجبور کرتا ہے پس امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا موقع اوسکے ہاتہہ کسیطرح نہین لگ سکتا اور نقلاً اسواسطے کہ خود خداے پاک بہی اس شیوہ کو نہایت مکروہ و قبیح اور مبغوض و ناپسند رکہتا ہے اسی سبب سے جا بجا اپنے کلام مین واعظین غیر عاملین پر لعنت و ملامت از حد کرتا ہے قال تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وقال أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اسصورت مین اون کی ہدایت و تبلیغ خلاف ارشاد خدا

وبے تبلیغ الہی کے ہوگی نہ موافق الہام ووحی کے وساتوین دلیل سورہ احزاب مین ہے
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنۡ یَّاۡتِ مِنۡکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفۡ لَہَا الۡعَذَابُ
ضِعۡفَیۡنِ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرًا اسکے بموجب خداتعالی نے صدور ذنب و
قصور کو ازواج مطہرہ آنحضرت سے گناہ سخت وجرم شدید قرار دیا حتی کہ سائر الناس
کی بہ نسبت تضعیف عذاب کا اون پر وعید کیا اور یہہ حکم شرعی ایک قاعدہ عقلی پر مبنی ہے
وہ یہہ کہ جو آدمی معزز وذی رتبہ اور صاحب تمیز وصحبت یافتہ ہو اوس سے صدور کلمات بیجا و
ظہور حرکات نازیبا نہایت ہی معیوب ومستبعد سمجہا جاتا ہے اہلیت وشائستگی اور لیاقت و
سنجیدگی کی وجہ سے اعمال حسنہ وافعال حمیدہ ہی کا کرنا ہمیشہ مطمح نظر رہتا ہے بیباکانہ
ارتکاب جرائم ومعاصی اور اختیارات محذورات ومناہی کی صورت مین وہ شخص ہر ایک
ودانا کے نزدیک توہین زائد وعقاب اشد کا مستحق ہوتا ہے ماورا اس حکم کے اور بہت سے
احکام الٰہی جیسے حر وعبد مین تفریق حد اور سختی عذاب مرتد اسی ضابطہ کلیہ کی افراد مین
نظر برین ضرور تہا کہ انبیا کی نسبت قرآن مین وعیدین بکثرت مندرج ہوتین اونکی کفران
ونافرمانی پر ترتب عذاب الیم وعقاب شدید کا بیان ہوتا جہان سے فساق وفجار کیواسطے اونکا
مقتدا وسردار ہونا عیان ہوتا ولا اقل جیسا کہ اون گنہگارون کے باب مین جنہون نے اپنے
قصور وخطا پر اعتراف اور اقرار عصیان وخلاف کیا عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ
کہا گیا اور وعدہ قطعی انکے واسطے مغفرت ورحمت کے نفرمایا عصاۃ انبیا کے حق مین یہی ایسا
حکم نازل ہوتا اور جب اسکے برخلاف اون کا مقربین پروردگار اور مورد ومحل رحمت گردانا

اور کبار محسنین و اخیار اور سردار صالحین و ابرار ہونا مصرح پایا بالیقین اس سے یہہ امر ذہن نشین ہوا کہ وہ لوگ کسیطرح گنہگار اور ظالم و جفاکار نہ تہے بلکہ بالضرور ہر قسم کے معاصی سے پاک اور خدا سے ہر دم خوفناک رہتے تہے گیارہوین دلیل امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہر وقت وہمیشہ اہل اللہ کا طریقہ اور پیشہ رہا ہے ہر عصر مین یہہ امر عند اللہ محمود و مستحسن اور حامی حدود اللہ رحمت کثیر کا مستحق اور لائق ذکر حسن ہوا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ مین خیریت امت اوسی سے متعلق و مرتبط ہے اور اسکے یہہ مقدمہ آیات کثیرہ سے بخوبی مفہوم و مستنبط ہے پس درآنحالیکہ نبی بذات خود منکرات کو اختیار کرے اور منہیات پر بیباک و جری ہو جائے کہ اوسوقت بنظر اقامت حدود شرعیہ و تغیر منکر اوسکے معاصرین کو ایذا و تکلیف اور زجر و توبیخ بہی جائز بلا خطر ہو جاوے بلکہ بعض صورتون مین اوسکے قتل تک مین اجر کثیر و ثواب وافر ملجاوے اور یہہ بہی لازم آتا ہے کہ وہ نبی بذریعہ تادیب و تنبیہ دوسرون کے مستیقظ و مہتدی ہو اور ترک معاصی مین اونہین کا مطیع و مقتدی رہے حالانکہ یہہ دونون امر وضع اور شرع کے خلاف ہین قال تعالی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وقال اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وقال لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُو اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وقال وَجَعَلْنَاہُمْ اَئِمَّۃً یَّہْدُوْنَ بِاَمْرِنَا بارہوین دلیل سورہ حجرات مین ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ

وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ دیکھو یہان آنحضرتؐ کے اصحاب کی خدا تعالی نے یہہ ثنا و صفت فرمائی کہ وہ لوگ ذنوب و معاصی بانواعہا الثلثۃ کو کہ کفر اور عصیان و فسق ہین نہایت مبغوض و مکروہ سمجھتے ہین اصلاح قلب و عمل کو کہ شان کمال ایمان ہے بدل مرغوب و محبوب رکھتے ہین اسیواسطے خدا کے فضل و نعمت بغایت کے وہ حاصل کرنیوالے ہوئے اور قبل آیت مذکورہ کے یہہ ارشاد فرمایا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی یعنی خدا نے اون کے دلون کا پرہیزگاری و تقوی کے واسطے بخوبی امتحان کرلیا ہے اور سورہ نور مین اونہین کی نسبت یہہ کہا یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْہَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ یعنی کسیوقت مین یاد حق سے وہ لوگ غافل نہین ہوتے بظاہر گرچہ بیع و شرا مین مشغول ہون یا دوسرے کار و بار دنیوی مین مصروف مگر باطن مین خدا کا خوف ہر دم و ہر لحظہ رکھتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گنہگار نبیون سے عند اللہ افضل و اکرم ہین یا نہین بطلان شق ثانی بہ مفاد اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کما ینبغی متیقن و اذعان ہے اور

(تحقیق اکرم تمہین سے اللہ کے نزدیک زیادہ تقوی والا ہے ۱۲)

حسب دلالت اِنَّآ اَخْلَصْنٰہُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ وَاِنَّہُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ و شہادت وَجَعَلْنٰہُمْ اَئِمَّۃً یَّہْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وغیرہا کی شق اول بھی غیر ثابت ہے اسلئے کہ کوئی آدمی کوئیسا ہی عابد و خاشع اور زاہد و متواضع کیون نہو انبیا کا

ہمرتبہ وہمقدر اور عزت وبزرگی مین اون کا ہمجنب وہمسر نہین ہوسکتا پس معلوم ہوا کہ صدور
ذنوب ہے حضرات انبیا سے ممتنع الظہور ہے اور نسبت عصیان وگناہ ہے اونکی جانب
بجرم وقصور ہے۔ تیرہوین دلیل سورہ یوسف مین ہے لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ
وَالْفَحْشَاءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ یعنی ہم نے برہان رب کا اظہار یوسف پر اسواسطے
کیا تاکہ برائی وبیحیائی کو اوس سے علیحدہ رکہین اسلئے کہ وہ ہمارے بندگان با اخلاص سے
ہے حضرت یوسف سے صرف سوء وفحشا کی علت بلحاظ الفاظ آیت مزید قرب وکمال اخلاص
وخصوصیت ہے بوجہ عموم علت اسمقام سے معلوم ہوا کہ انبیای عظام ومرسلین کرام سے
جو عمدہ مقربین بارگاہ وقدوہ مخصوصین درگاہ ہین خود خداے پاک کو صرف عصیان
وگناہ کا لحاظ رہتا ہے اور بمقتضاے کمال رحمت وحکمت قصور وخطا سے اونکو خود ہی
محفوظ ومعصوم رکہتا ہے وہی اون کیواسطے ہر دم موہبت شفیق ہے اوسکی جانب سے
ہمیشہ توفیق دستگیر ورفیق نہ شیطان کو اون پر اغوا کی مجال ہوتی ہے اور نہ بمقتضاے
ہواے نفس کو مہلت سوال ملتی ہے اور جب کہ رحمت خدا اون پر اسقدر ہو تو وہان شیطان کا
کیونکر گذر ہوا اور جب عصمت انبیا بشہادت عقل ونقل معاصی سے ضرور ہوئی ارتکاب شرک
وبت پرستی اور اجرا فسق وفجور کے نقل اون کی جناب سے بمراحل دور اور صریح کذب
وزور ٹہری۔ **تذنیب** قران کی جو بعض آیات سے صدور عصیان وذنوب حضرات
انبیا سے مستفاد ومستنبط ہے اوسکو ہماری اس تقریر کے منافی سمجہنا نہ چاہیئے اسلئے
کہ متنازع فیہ ومبحوث عنہ وہ امر ہے جسکے ارتکاب مین اتباع شہوات نفسانی یا اقتضاے

اغوای شیطانی متصور ومتخیل ہوا اور بحسب القران جو انبیا کی جانب گناہ وعصیان منسوب ہین کوئی بجرم وگناہ اون مین ایسا مذکور نہین جسکا ارتکاب شہوت رانی کی قصد سے یا بغرض التذاذ نفس ہوسکتا ہو جو معصیت حقیقی ہے بلکہ وہ باجمعہا از قبیل ترک اولی ہین جسکو بزبان شرع زلت بولتے ہین جیسے کسی حادثہ مین انتظار وحی نکرنا اپنے اجتہاد ورائے سے اوسپر کچھ حکم دیدینا یا بوجہ عدم تدبر وقلت تامل مکروہ تنزیہی کا کسیوقت مین خفیف تصور کرلینا جسکا مرتکب عند الناس مستحق لوم وعتاب نہین ہوتا اور نہ عند اللہ مباشر اوسکا قابل عذاب وسزا ٹھہرتا ہے اور ایسی ہی ہے قول وفعل مین بحسب الوقت کبھی اختیار رخصت وترک عزیمت کہ بنظر شان غایت تقرب وتوکل علی اللہ اونکیواسطے مناسب وشایان نہین اوسوقت مین جو اون کو اللہ پاک نے عاصی ومرتکب قصور اور اپنی جناب سے مستبعد و دور کہا ہے یا اون کی نسبت مجرمین کے مثل استعمال کلمات سخت وسست اور عتاب شدید ودرشت فرمایا ہے منشا اوسکا وہی رفعت درجہ وعلو مرتبہ ہے دیکھو سب سے زیادہ الفاظ سخت وشدید قران مین حضرت آدم کی نسبت وارد ہوئے ہین وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ (یعنی اور نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بیراہ ہوگیا) باایںہمہ اوسی قران مین قطع نظر اس سے کہ اونکو منجملہ ابرار واخیار شمار کیا ہے اور جابجا مقبول کردگار کہا ہی اون کی معصیت کی بابت یہہ لکھا ہی وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا (یعنی اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا ہمنے طرف آدم کے پہلے اس سے پس بہول گیا اور نپایا ہمنے واسطے اوسکے قصد خلاف کا) یعنی آدم سے صدور خطا سہو ونسیان کی راہ سے ہوا نہ بقصد مخالفت ومعصیت خدا اور نہ بارادہ اتباع شہوت وہوا توریت سے نظیر اسکی یہہ ہے کہ دشت سین کے متصل رفیدیم مین جب بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے

پانیکے واسطے جہگڑا کیا اونہون نے خداوند سے فریاد کی کہ مین ان لوگون سے
کیا کرون وے سب تو ابہی مجہے سنگسار کرنیکو طیار ہین خداوند نے فرمایا کہ بنی اسرائیل
کے بزرگون کو اپنے ساتہہ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تہا ہاتہہ مین لے
دیکہہ مین حورب کی چٹان پر کہڑا ہون گا تو اوس چٹان کو ماریو اوس سے پانی نکلیگا الخ
اوسوقت بنی اسرائیل کے روبرو خدا کی تقدیس نہ کرنے سے منجانب اللہ بغاوت
وسرکشی کلموسی وہارون پر الزام اور اس جرم سے بداعتقاد اون کا نام ہوا اور
اسی سبب سے زمین کنعان سے اونہیں محروم رکہا باب ۲۰ و ۲۷ گنتی مین یہہ حال
مفصلا مرقوم ہے اور انجیل لوقا کے موافق وقت بشارت حضرت یحیی کے زکریا نے
فرشتہ کو کہا مین اسکو کیونکر سچ جانون کیونکہ مین بوڑہا ہون اور میری جورو کی
بڑی عمر ہوئی فرشتہ نے جواب مین کہا دیکہہ تو گونگا ہو جائیگا اور جس دن تک یہہ
چیزین واقع ہوون بول نہ سکیگا اسلئے کہ تو نے میری باتون کو جو اپنے وقت پر پوری
ہون گی یقین نکیا حالانکہ ان مین سے کوئی بات ایسی نہ تہی جسے تکبر و نخوت یا اتباع
ہوا و شہوت کسی کے خیال مین آوے بلکہ حسب عادت تساہل و مسامحت اور تعجب و حیرت
کی راہ سے وقوع اسکا ہوا کمال تقرب و اختصاص ہی کے لحاظ سے فقط اتنی ہی
بات پر اونکو باغی و بداعتقاد ٹہرایا اور یہہ سیاست و تنبیہہ ہی اور گاہ گاہ تہدید و
چشم نمائی انواع حکم و مصالح اور بہت سے دقائق و منافع پر محیط و حاوی ہے
مثلا از انجملہ یہہ سبب عبرت و ترغیب حضرات انبیاء علیہم الصلواۃ جانب گریہ و زاری ہے

کہ مقتضای کمال خلاص و ادب و تقرب جناب باریتعالے ہے اور یہہ باعث اسکا ہے کہ اونکے نامہ اعمال مین خیر کثیر درج و ثبت ہوا اور بدینوجہ سائر الناس کی بہ نسبت وہ زیادہ تر رحمت ربانی و عنایات سلطانی کے مورد و مستحق ہوون اور ازانجملہ ابطال و استیصال عُجب و خیال تقدس و پرہیزگاری ہے کہ عروض نخوت و کبر اور عُجب خودبینی و دیگر رذائل نفسانی کیواسطے سبب و بناہی اور ازانجملہ اس سے رفع حجت و قطع عذر دوسرے عصاۃ و نافرمانونکا بخوبی متصور ہے اور صورت غایت عبرت و تحذیر اور اتمام انذار و تخویف ہے اور یہہ جواب موافق مشرب بعض علماے اہلسنت کے ہے فقط ورنہ بعض متکلمین و حضرات صوفیہ اور طائفہ امامیہ نے صدور زلت کو بہی روا نہین رکہا اور اشد و مد عروض سہو و غفلت کو بہی ممنوع و مستبعد کیا ہے بنظر تکمیل دلیل عقلی و نقلی اون آیتون کو جنسے زلت مترشح ہے ماول و مصروف عن الظاہر کیا ہے اس مقام سے عصمت کا ثبوت موافق قواعد اسلام کے تو بخوبی روشن و مبرہن ہوگیا اب باعتبار اصول مسلمہ مذاہب سائرہ کے جواب اوسکا باقی رہا اہل کتاب کا تو یہہ اعتقاد ہے کہ کوئی رسول و نبی گو کیسا ہی برگزیدہ اور خدا کا مقبول و مقرب بندہ کیون نہوا اوسکے عصیان و نافرمانی سے محفوظ نہین رہا ہر قسم کے گناہ باقتضای نفس و شہوت ہر نبی سے سرزد ہوئی چنانچہ بیبل کے بموجب جن لوگون مین کہ خاص روح خدا کی تہی اور خود خدا اونکے ساتہہ رہتا تہا اور بالمشافہ وہ اوس سے ہمکلام ہوتے اور ہمیشہ وحی و الہام اونکو ہوتا حتی کسی کو خدا اپنا بڑا بیٹا اور کوئی اوسکا پلیوٹہا کہلاتا وہ عمر بہر لذات نفسانی مین منہمک و مرضیات شیطان

کی موافق کاربند رہے وعدہ خلافی وعہد شکنی اور اکاذیب مفتریات اور فریب ومکر کا کیا ذکر
زنا و بدمستی اور خدا سے بے اعتقادی اور شرک و بت پرستی اور ناحق قتل نفس اور خدا
پر بہتان وافترابندی بہی اون سے نہ بچی بطور تمثیل اسکے بہی چند شواہد عہد عتیق سے مین
یہان پر لکہتا ہون اوّل کتاب پیدایش کے ۹ باب مین ہے اور نوح کہیتی باڑی کرنے لگا
اور اوس نے انگور کا باغ لگایا اور اوس کی مے پیکر نشہ مین آیا اور اپنے ڈیرے کے
اندر آپ کو ننگا کیا اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو ننگا دیکہا اور اپنے دو بہائیونکو
جو باہر تہے خبر دی تب سم اور یافث نے ایک کپڑا لیا اور اپنے دونون کاندہون پر دہرا
او پچہلے پانون جاکے اپنے باپ کی برہنگی کو چہپایا پر اون کی پیٹہہ اوسکی طرف تہی کہ
اونہون نے اپنے باپ کی برہنگی کو نہ دیکہا اسجگہہ سے ظاہر ہے کہ حضرت نوح شراب سے
مدہوش و مخمور اور نشہ سے ایسے بیخود و مست ہوگئے کہ حسن و تمیز برہنگی بہی اون سے مفقود
و مرتفع ہوگئے عریانی و بے ستری کا مطلقاً اونکو لحاظ نہوا شرم و حیا بالکل زائل و منقطع
ہوگئی دوم باب ۱۹ پیدایش مین ہے اور لوط ضغر سے اپنے دونون بیٹیون سمیت نکلکر
پہاڑ پر جا رہا کیونکہ ضغر مین رہنے سے اوسے دہشت ہوئی اور وہ اور اوسکی دونون
بیٹیان ایک غار مین رہنے لگین تب پلوٹہی نے چہوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑہا ہے اور
زمین پر کوئی مرد نہین جو تمام جہان کے دستور کی موافق ہمارے پاس اندر آوے آؤ
ہم اپنے باپ کو مے پلاوین اور اوس سے ہم بستر ہووین تاکہ اپنے باپ سے نسل
باقی رکہین سو اونہون نے اوسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پلوٹہی اندر گئی اور

اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی پر اوس نے اوسکے لیٹتے اور اوٹہتے وقت اوسے نہ پہچانا
اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پلوٹہی نے چہوٹی سے کہا کہ دیکہو کل رات کو مین اپنے
باپ سے ہم بستر ہوئی آو آج رات بہی اوسکو مے پلا دین اور تو بہی اوس سے جا کے
ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکہین سو اوس رات کو بہی اونہون نے اپنے
باپ کو مے پلائی اور چہوٹی اوٹہکے اوس سے ہم بستر ہوئی اور اوس نے اوسکے لیٹتے
اور اوٹہتے وقت اوسے نہ پہچانا سو لوط کی دونون بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین
اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام موآب رکہا وہ موآبیون کا جو اب تک ہین باپ ہوا
اور چہوٹی بہی ایک بیٹا جنی سو اوسکا نام بنی عمی رکہا وہ بنی عمون کا جو اب تک ہین
باپ ہوا دیکہو اسکے موافق حضرت لوط نے اپنے بیٹیون کے ہاتہ سے دو دن تک برابر
شراب پی اور نشہ سے ایسے غافل و سرشار و لاعقل و بدحواس ہوئے کہ تن بدن کا کچہہ
بہی ہوش نرہا حتی کہ اپنے بیٹی سے مجامعت کی اور خبر نہوئی مزید لطف یہہ کہ یہی فعل
قبیح دو بار بتکرار اون سے سرزد ہوا اور مطلقاً اون کی سمجہہ مین نہ آیا اور بعد از ظہور
حمل و معائنہ ولادت نبیرون کے بعد بہی اس راز نہان کی تحقیق و تفتیش نکرنا اور یہی
معاملہ تعجب انگیز ہے نہ اصل باعث و بانی کو تعزیر و سزا دی اور نہ جرم گذشتہ پر جناب
مین الحاح و زاری اور عجز و دعا کی سوم حضرت یعقوب کا مکر و فریب کرنا عیص بنی کیواسطے
اپنی گردن اور ہاتہون پر بکری کے بچون کی کہال لپیٹ لینا اور اپنے باپ اسحاق کو دہوکہ
دینا اور وقت استفسار دو تین بار آپکو بتکرار عیص بتلانا اور دغا سے اپنے بڑی بہائی کا

حق اور الیناہ بتفصیل تمام باب ۲۷ کتاب پیدائش مین مذکور ہے چہارم باب ۳۰ مین ہے
کہ یعقوب نے اپنے ماموں لابن سے اجرت گلہ چرائی چتکبری بہیڑ اور داغدار بکری ٹہرائی
یعقوب نے ہری لبنی اور بادام اور عرموں کی چہڑیاں لیکے اون کو گنڈے دار کیا ایسا
کہ چہڑیوں کی سفیدی ظاہر ہوئی سو اون چہڑیوں کو جن پر گنڈے بنائے تہے حوضوں
اور نالیوں مین جہان گلے پانی پینے آتے تہے گلوں کے آگے رکھا تاکہ وے جب پانی
پینے آوین تو گرماوین چنانچہ گلے چہڑیوں کے آگے گرمائے اور وے گنڈیدار اور داغدار
اور ابلق بچے جنین اور یعقوب نے بہیڑون کے اون بچون کو الگ کیا اور اوس نے
اپنے گلون کو جدا کیا اور یون ہوا کہ جب موٹے جانور مستی پر آئے تو یعقوب نے چہڑیونکو
نالیون مین اونکے آنکہون کے سامنے رکھا تاکہ وے ان چہڑیون کے آگے مستی پر آوین
پر جب دبلے جانور آئے اوس نے اونہین وہان نرکہا سو دبلے لابن کے اور موٹے
یعقوب کے تہے چنانچہ وہ مرد بڑہتا چلا گیا اور بہت سے گلون اور باندیون اور چاکرون اونٹون
اور گدہون کا مالک ہوا انتہی یہان سے حضرت یعقوب کی عیاری و چالاکی بنظر جلب
مال و منفعت اور حرص دولت و ثروت بخوبی عیان ہے بوجہ حب جاہ مکر و حیلہ کی راہ سے
بکری اور بہیڑون کے بہت سے گلون کو اپنا بنا لیا من بعد اسپر بہی ترقی کی اپنے
گلون کو تو کما ینبغی فربہ اور تیار کیا اور اونہین کے ساتہہ اپنے مربی ماموں کی بکری
بہیڑون کو ضعیف و کمزور بنا دیا گلہ چرانے پر اچہی اجرت ٹہرائی لابن کی کل دولت
و کمائی اونہین کے دست مزد مین آئی کیا خوب دنیا سے استغنا اور مالک کی خیرخواہی ہے

پیدایش ۳۴

پنجم باب ۳۴ مین ہے کہ حمور کی بیٹی سکم نے حضرت یعقوب کی بیٹی دینہ سے ملکر زنا کیا
اور سن بعد لینے باپ سے اوسکی تزویج کی اپنے ساتھہ درخواست و تجویز کی تب سکم کا باپ
حمور یعقوب کے پاس گیا اور یون گفتگو کی کہ میرے بیٹے سکم کا دل تمہاری بیٹی سے اوسکا
اوسے اوسکے ساتھہ بیاہ دیجے ہمارے ساتھہ سمدہیانہ کرو اپنی بیٹیان ہمکو دو اور ہماری
بیٹیان آپ لو اور ہمارے ساتھہ رہو یہہ زمین تو تمہارے آگے ہے اوسمین رہو اور سودا گری
کرو اور اوسمین ملکیت رکھو تب یعقوب کے بیٹون نے سکم اور اوسکے باپ حمور کو اس سبب
سے کہ اون کی بہن دینہ کو بیحرمت کیا مکاری سے جواب دیا اور اون سے کہا کہ ہم یہہ
نہین کر سکتے کہ ایک نامختون مرد کو اپنی بہن دیوین کہ اسمین ہمپر بڑا حرف ہے لیکن
اسپر ہم تمسے راضی ہو جاوینگے کہ تمہارے ہر مرد کا ختنہ کیا جاوے تب ہم اپنی بیٹیان
تمہین دینگے اور تمہاری بیٹیان لینگے اور تم مین رہینگے اور ہم سب ایک قوم ہوجاوینگے
پر اگر تم ہماری نہ سنوگے تو ہم اپنی لڑکی لے لینگے اور چلے جاوینگے اونکی باتین حمور
اور اوسکے بیٹے کو پسند ہوئین اور اپنے شہر کے لوگون سے یہہ گفتگو کرنے لگے تب اون
سبہون نے جو اوس شہر کے پہاٹک سے آیا جایا کرتے تھے ہر مرد نے ختنہ کروایا اور
تیسرے دن جب وے درد مین مبتلا تھے تو شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوارین لیکے شہر
آ پڑے اور سب مردون کو قتل کیا اور سکم کے گھر سے دینہ کو لیکے نکل گئے اور شہر کو
غارت کیا اون کی بہیڑ بکریان اور گلے بیل اور گدہے اور جو کچھہ شہر اور کہیت پر تہا
لوٹ لیا اور اون کے سب بچے اور اون کی جورو ان لیگئے اور سب کچھہ جو گھر مین تہا

لوٹ کے صاف کیا انتہی ملخصاً قطع نظر اس سے کہ بمفاد عبارت منقولہ رضلے حضرت یعقوب مکر و کید پر واضح ہے اور باوجود ادراک مخالفت وعدہ و خلف عہد سے اپنے بیٹون پر انکار و حجت نفرمایا عوض ایک مجرم کے اوسکے باپ پر تمامی اقارب و اعزہ بلکہ جمیع ہمو طنون پر آفت شدید کا لانا اور بالخصوص سابقہ شہر کے سب رہنے والون کو عموماً بیدریغ تہ تیغ کروا ڈالنا اور بے قصور و بے سبب اونکے کل اموال و امتعہ کو ضبط کرکے اپنے تصرف و قبضہ مین لے آنا اور عورات بے تعداد و ہزارہا یتیمون کو بغیر حکم خالق اپنا بندی و غلام بنا لینا کہ صریح سفاکی اور جور و بیداد ہے ہر عاقل و ماہر پر بخوبی ظاہر و باہر ہے ششم باب ۲ کتاب خروج مین ہے جب موسی بڑا ہوا تو اپنے بہائیون پاس باہر گیا اور اونکی مشقتون کو دیکہا اور دیکہا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اوسکے بہائیون مین سے تہا مار رہا ہے پہر اوس نے ادہر اودہر نظر کی اور دیکہا کہ کوئی نہین تب اوس مصری کو مار ڈالا اور ریت مین چہپا دیا انتہی مصری اپنے ظلم و جبر سے ایسے انتقام شدید و سزائے سخت کا ہرگز مستحق نہوا تہا کہ اوسکو حضرت موسی مار ڈالیں ہمدردی رحم قومی کے لحاظ سے وقت تظلم اسرائیلی کو مشقت سے چہوڑا لیتے اور نہایت درجہ بحکم جزاء سیئة سیئة مثلها بمقدار تعدی مصری کو تکلیف و تعزیر دیدیتے نہ کہ عمداً اوسکو

(عوض بدی کا بدی ہے اوسکی مثل ۱۲)

قتل کرکے پیوند زمین بنائے کہ ظلم و جفا سے ظاہرہ اور ستم شدید و عقوبت زائد ہے ہفتم باب ۴ خروج مین ہے تب موسی نے خداوند سے کہا کہ اے میرے خداوند مین فصیح نہین رکہتا نہ تو آگے سے اور نہ جب سے کہ تو نے اپنے بندہ سے کلام کیا اور میری زبان

اور باتون مین لکنت ہے تب خداوند نے اوس سے کہا کہ آدمی کو زبان کس نے دی اور
کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندہا کرتا ہے کیا مین نہین کرتا جو خداوند ہون پس اب تو جا
اور مین تیری بات کے ساتہہ ہون اور تجھکو سکہاؤن گا جو کچہہ تو کہے گا تب اوس نے
کہا کہ اے میرے خداوند مین تیری منت کرتا ہون جسکو چاہے تو اوسکے وسیلہ سے بہیج
تب خداوند کا موسی پر غصہ بہڑکا انتہی اور اسی باب مین قبل اسکے یہہ مذکور ہو چکا ہے
کہ تین معجزے جناب باری سے حضرت موسی کو عطا ہوئے اور باب سوم کے موافق خدا نے اون سے
یہہ وعدہ فرمایا کہ یقیناً مین تیرے ساتہہ ہونگا با این ہمہ ہیبت فرعون کا اون پر ایسا اثر
ہوا کہ رسالت الہی کو بھی کچہہ نہ سمجھا اور رد کیا اور اپنی لکنت و عدم فصاحت کو سند ہیچ
گردانا اوسپر اللہ تعالی نے اپنی صفت تکوین و ایجاد اور کمال قدرت کو یاد دلایا اور
تعلیم و اصلاح کا عہد و وعدہ فرمایا مگر حضرت موسی کو اوسپر بھی جمعیت خاطر اور
اطمینان باطن ظاہر نہوا اور خوف فرعون بدستور سابق ذہن نشین اور دل مین جاگزین
رہا چنانچہ آخر الامر اسی سبب سے بلا اظہار سبب اور بغیر تشریح عذر و علت واسطے برات کے
اجازت طلب کی اور فقط منت و سماجت کے ذریعہ سے منظوری استعفا چاہی حتی کہ
غضب الہی اون پر بہڑکا سبحان اللہ کیسے رسول برگزیدہ اور مخلص و مقرب خدا ہے کہ
اوسکے وعید و وعدہ پر اعتقاد تام نرکہتے تہے اور باوجود گفتگوی بلا وساطت و رتبہ
ہمکلامی قول و قدرت خدا پر اعتماد برائے نام بہی نرکہتے تہے محمد رسول اللہ صلعم پر
جب آیت وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی پہرہ اور چوکی کو یکقلم قطع کر دیا
اور اللہ بچاتا ہے تجھکو آدمیون سے ۱۲

۱ قرآن مین یہہ قصہ اسطرح مذکور ہے وَاِذۡ نَادٰی رَبُّکَ مُوۡسٰۤی اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ اَلَا یَتَّقُوۡنَ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ وَیَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَلَا یَنۡطَلِقُ لِسَانِیۡ فَاَرۡسِلۡ اِلٰی ہٰرُوۡنَ وَلَہُمۡ عَلَیَّ ذَنۡبٌ فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ قَالَ کَلَّا فَاذۡہَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَکُمۡ مُّسۡتَمِعُوۡنَ سورہ شعرا پ ۱۹ اسکے بعد تا آخر قول باری وہ فرعون کے پاس بھی گئے اور تبلیغ رسالت کی جیسا کہ سورہ مذکور مین آیندہ اسکا بیان ہے ۱۲

باوجود کثرت مخالفین کہ یہود و نصاری اور مشرکین تھے آپ نے اپنی محافظت لوگون سے
کسیوقت نہ چاہی بے خوف وہراس تبلیغ و دعوت کرتے رہے اور کچھون ذلت و ضرر کا
کبھی خطر نکیا بمفاد الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ
أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ہم تو حضرت موسی وجملہ انبیاء گزشتہ کو بھی واللہ باللہ اسیطرح جانباز
ومتوکل علی اللہ سمجھتے ہین لیکن اسمقام پر جو اون کی نسبت لکھا وہ بنا بر توریت ہے کہ
باعتقاد ہماری آیت وحدیث نہین بلکہ کلام مختلق و محرف ہے ششم حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسبت جنکی رسالت ونبوت توریت کے مواضع متعددہ سے بالنص ثابت ہے اور
بارہا خدا کو بچشم خود اونہون نے دیکھا ہے اور بلا توسط احکام باری اپنے کانون سے
سنے بشراکت حضرت موسی اور بذات خود علیحدہ مخاطب باوامر ونواہی جنابالہی رہے
اور معجزات کثیرہ اون سے صادر وظاہر ہوئے کہانت خداوندی وخلافت موسوی کا
رتبہ اونہون نے پایا اور ازروے باب ہیژدہم کتاب گنتی خود خدا اونکی میراث مین آیا
باب ۳۲ کتاب خروج مین یہہ لکھا ہے اور جب لوگون نے دیکھا کہ موسی پہاڑ سے
اوترنے مین دیری کرتا ہے تو وے ہارون کے پاس جمع ہوے اور اوس سے کہا کہ
اوٹھہ اور ہمارے لئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلین کیونکہ یہہ مرد موسی جو ہمین مصر کے
ملک سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اوسے کیا ہوا ہارون نے اونہین کہا کہ زیور سونے
کے جو تمہاری جوروؤن اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کے کانون مین ہین
توڑ کے مجھہ پاس لاؤ چنانچہ سب لوگ سونیکے زیور جو اون کے کانون مین تھے توڑ کے

ہارون کے پاس لائے اور اوس نے اون کے ہاتھون سے لیا اور ایک بچھڑا ڈہالکر اوسکی صورت حکاکی ہتیار سے درست کی اور اونہون نے کہا کہ اے اسرائیل یہہ تمہارا معبود ہے جو تمہین مصر کے ملک سے نکال لایا اور جب ہارون نے یہہ دیکھا تو اوسکے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہہ کہکے منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے اور دوسرے صبح کو اوٹھے اور سوختنی قربانیان چڑہائین اور سلامتی کی قربانیان گذرانین انتہی حضرت ہارون نے اسکے موجب بنی اسرائیل کی مرضی پاتے ہی دوسرا معبود بنایا صرف اون کی خاطر ایکہی بار کہنے پر بلا جبر و اکراہ سونیکا بچھڑا گڑہا اور درست کیا اور اوسکی عبادت کی واسطے کل قوم کی دعوت کی اور قربانی کے لئے بذات خود لشکر مین منادی کی اور اوسکے روبرو ناچ رنگ کرایا اور خوب سرود راگ گوایا اور یہہ روز روز عید ٹہرایا اب کہو خدا کی توحید سے یا تو حضرت ہارون جاہل و ناواقف تہے کہ بانی شرک و مبتلائے فعل شنیع ہوئے اور اوسکی بہلائی برائی اونکے ذہن عالی مین نہ آئی یا دیدہ و دانستہ اونہون نے اپنے آپ کو اوس سے باز نرکہا بجائے ہدایت و پند اپنی قوم کو عمداً ضلالت و گمراہی مین پہنسایا اور اس گناہ کی عوض مین تین ہزار آدمیون کو مفت مین مروا ڈالا اسپر طرہ یہہ ہے کہ اودہر بہاڑ پر خدا نے حضرت موسی کو ہارون کے مقدس کرنیکا حکم دیا اور بنظر زیادت عزت و وقعت اونکے واسطے مقدس لباس اوجود او جبہ اور پیراہن و منقش کرتا اور کلاہ و پٹکا تجویز فرمایا چنانچہ باب ۲۸ خروج مین مصرح ہے اور اودہر لشکر بنی اسرائیل مین خدا کے واسطے

[illegible]

ہارون نے دوسرا شریک گڑھ بنایا اور اوسیکو معبود و خداوند سب کا بتلایا
نہ ہارون کے دل پر اوس قائل مقال کا اثر ہوا اور نہ خدا کو یہہ حال مآل منکشف و
ظاہر ہوا چہ خوش ع وزیری چنین شہریاری چنان + نہم شمسون جسکے ولادت
کی بشارت فرشتہ نے اوسکے والدین کو دی تہی اور رحم مادر سے ہی وہ خدا کا
نذیر ہوا اور کم عمری ہی مین خداوند نے اوسے مبارک کیا اور خداوند کی روح اوسے
وقت بوقت اوبہارتی رہی بہت سے عجائب غرائب اور بیشمار معجزے اوسکے ہاتہہ
ظاہر ہوئے روح الہی نے بارہا اوسپر نزول کیا بنی اسرائیل کو فلسطیون کے پنجہ سے نجات
بخشی ایک فاحشہ سے شہر غزہ مین اوسکو ربط و ضبط رہا من بعد سورق کے وادی مین
ایک عورت پر جسکا نام دلیلہ تہا عاشق ہوا حتی کہ اسکے باعث اون کی جان معرض
تلف مین آئی اولتی فلسطیون کے ہاتہہ گرفتار ہوئی آنکہین پہوڑی گئین پیتل کی زنجیرون مین جکڑی گئی
قیدخانہ مین پڑی چکی پیستی رہی چنانچہ یہہ احوال چند ابواب کتاب القضاۃ مین بکمال تفصیل
و تشریح مرقوم ہے دہم باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہی داود نے اخیملک کاہن کو
کہا کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام کرنیکو حکم دیا اور مجھے فرمایا ہے کہ یہہ کام جسکے لئے مینے
تجھے بھیجا ہے کسی شخص پر ظاہر نہووے اور جاکرون کو مینے فلانی فلانی جگہہ بٹہا دیا
پس اب تیرے ہاتہہ مین کیا ہے پانچ گردے روٹیون کے یا جو کچھہ موجود ہو سو میرے ہاتہہ
مین دے ۸ پہر داود نے اخیملک سے پوچھا یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تلوار
تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور اپنے ہتیار اپنی ساتہہ نہین لایا کیونکہ مجھے بادشاہ کے کام

جلدی سے ہے انتہی دیکھو یہان داؤد نے کہ ازروی باب ۱۷ کتاب اوّل سلاطین خدا کی
پوری پیروی کرنیوالے اور خداوند کیطرف کامل رہنے والے تھے دو جہوٹ بولے اور
بادشاہ پر دو افترا کیے پہلا کذب ماکرون کو مینے فلانی فلانی جگہہ بتہا دیا دوسرا کذب
ہتہیار اپنے ساتھہ نہین لایا کہ مجہے بادشاہ کے کام کی جلدی سے ہے افتراے اوّل
بادشاہ نے مجہے ایک کام کرنیکو حکم دیا افتراے ثانی مجہے فرمایا ہے کہ یہہ کام کسی پر
ظاہر نہووے اور اسوجہ سے کہ اخیملک کاہن نے اونہین صادق و راستباز تصور
کرکے تبرکی روٹی کہلائی تینا دیا ساؤل نے اوسپر اور اوسکے تمامی خاندان اور جمیع باشندگان
شہر نوب پر یہہ آفت برپا کی کہ تلوار سے سب کو مارا اوسین کے مردون اور عورتون اور
لڑکون اور دودہ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون کو بہی بکلیت بادشاہ
نے قتل کیا جیسا کہ باب ۲۲ اسی کتاب مین مذکور ہے موافق اسکے ارتکاب کذب و افترا
کے علاوہ عیاذاً باللہ نامہ اعمال حضرت داؤد ہزارہا خون ناحق کے گناہ سے مملو
و سیاہ ہے یازدہم باب ۱۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ایکدن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد
اپنے بچہونے پر اوٹھا اور بادشاہی محل کی چہت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوس نے
ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تہی تب داؤد نے اوس
عورت کا حال دریافت کرنیکو آدمی بہیجے اونہون نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بنت سبع
حتی اوریاہ کی جورو نہین اور داؤد نے لوگ بہیجکے اوس عورت کو بلا لیا چنانچہ وہ اوس
پاس آئی اور وہ اوس سے ہمبستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہولی تہی اور وہ

اپنے گہر کو چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سو اوس نے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مین
حاملہ ہون اور داؤد نے یواب کو کہلا بہیجا کہ حتی اوریاہ کو مجہہ پاس بہیجدے الخ
ازروے اس باب کے داؤد چند معاصی کے مرتکب ہوئے اولاً بخواہش نفس و شہوت اجنبی
عورت سے مباشرت کہ غیر مملوکہ و منکوحہ غیر تہی دوم حق تلفی و آبروریزی ہمسایہ
خصوصاً جسکی نسبت توریت مین جابجا تاکید مزید ہے سوم براہ دغا اپنی پردہ پوشی
کے لئے اوریاہ کو اوسکے گہر بہیجنے کیواسطے مست کرنا چہارم شہوت رانی کیواسطے اوس
مخلص کامل ناکردہ گناہ اوریاہ مذکور کو بلا جرم و قصور مروا ڈالنا دوازدہم باب ۱۲
اوّل کتاب سلاطین مین ہے سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتون کو فرعون کی بیٹی
کے سوا چاہتا تہا موآبی اور عمونے اور ادومی اور صیدانے اور حتی عورتون کو اون
قومون کی جنکی بابت خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ تم اون کے پاس اندر
نجاؤ اور وے تمہارے پاس اندر آئین کہ وے یقیناً تمہارے دلون کو اپنے معبودون کیطرف
مائل کرینگے سو سلیمان اونہین سے عاشق ہوکے لپٹا اوسکی سات سو جوروان بیگمات
تہین اور تین سو حرمین اور اوسکی جوروؤن نے اوسکے دل کو پہیرا کیونکہ ایسا ہوا کہ
جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروؤن نے اوسکے دل کو غیر معبودون کی طرف
مائل کیا اور اوسکا دل خداوند اپنے خدا کیطرف کامل نہ تہا جیسا اوسکے باپ داؤد کا
دل تہا سو سلیمان نے صیدانیون کی دیبی عستارات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم
کی پیروی کی اور سلیمان نے خداوند کی نظر مین بدی کی اور اوس نے خداوند کی

[illegible]

پوری پیروی اپنے باپ دادا کی طرح نہ کی چنانچہ سلیمان نے موآبیون کی نفرتی کموس کے لیے اوس پہاڑ پر جو بیروسلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی مولک کے لیے ایک بلند مکان بنایا یونہی اوس نے اپنی ساری اجنبی جوروون کی خاطر کیا جو اپنے معبودون کے حضور بخور جلایا کرتی تہین اور قربانیان گزرانا کرتی تہین انتہی یہہ وہ سلیمان ہین جنکا کلام کلام الہی ہے اور امثال و غزل الغزلات اونکی از قبیل الہام و وحی یہہ وہ سلیمان ہین کہ سارے جہان نے اون کیطرف توجہ کی تاکہ حکمت کو جو خداوند نے اونکے دل مین ڈالی تہی سنی اور جنہین دو بار خدا دکہلائی دیا اور یہہ وہ سلیمان ہین کہ جن سے خدا نے کہا دیکہہ کہ مینے عاقل اور سمجہدار دل تجہکو بخشا ایسا کہ تیری مانند تجہسے آگے نہوا اور نہ تیرے بعد تجہسا برپا ہوگا قطع نظر اس سے کہ غیر عورتون کو جنکی تزویج و مناکحت سے معرفت حضرت موسی کے خداوند نے نہایت تحذیر و ممانعت فرمائی تہی حضرت سلیمان نے اپنی زوجیت مین لیا باقتضاے ہوا حکم خدا کو ٹالدیا بیگمات پر ایسے عاشق و فریفتہ ہوے کہ ذات خدا کو بہی صاف بہول گئے آخر عمر مین ایمان باللہ بہی نذر ازواج کی خاطر و دلجوئی کیواسطے ترویج و تائید شرک و بت پرستی کی واہ اچہی عقل و حکمت و دانش و فطرت خدادادی رکہتے تہے واقعی ایسے بے نظیر دل من بعد و ما قبل مین کسی نبی کو عطا و ارزانی نہوا سیزدہم کتاب اوّل سلاطین کے باب ۱۳ مین ہے خداوند کے حکم سے ایک مرد خدا یہوداہ سے بیت ایل مین آیا اور اوس نے یزلعام بادشاہ بنی اسرائیل سے کہا کہ تیرے بت خانہ کو یوسیاہ بادشاہ جو اولاد داؤد سے پیدا ہوگا

گراویگا القصہ جب بادشاہ کو اوسکی صداقت و راستی معلوم ہوئی تب اوس مرد خدا کو فرمایا
کہ میرے ساتھہ گھر مین چل اور اپنا جی سنبہال کہ مین تجھے انعام دونگا اوس مرد خدا نے جواب دیا کہ مین تیرے
ساتھہ اندر نجاونگا اور نہ مین اسجگہہ روٹی کہاونگا اور نہ پانی پیونگا کیونکہ خداوند نے کلام کے وسیلہ
سے مجھے تاکید کی کہ نہ روٹی کہائیو اور نہ پانی پیجیو اور جس راہ سے تو ہوکے جاتا ہے اوسی
راہ سے روانہ ہو اوسوقت بیت ایل مین ایک بوڑہا نبی رہتا تہا سو اوسکی بیٹیاں آئی
ان سب کاموں سے کہ جو مرد خدا نے بیت ایل مین کی اوسے خبر دی پہر اوس نے اپنی بیٹوں سے
کہا کہ میرے لئے گدہے پر زین باندہو تب وہ اوسپر چڑہا اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا سو
اوسے بلوط کے درخت کے تلے بیٹہا پایا تب اوس سے کہا میرے گھر چل اور روٹی کہا وہ بولا
مین پہر نہین سکتا تب اوس نے اوس سے کہا جیسا تو ہے مین بہی ایک نبی ہون اور خداوند
کے فرمان سے ایک فرشتہ نے مجھکو کہا کہ اوسے اپنے ساتھ اپنے گہر مین پہیر لا کہ وہ روٹی کہاوے اور
پانی پیوے پر اوس نے اوس سے جہوٹ کہا سو وہ اوسکے ساتھہ پہر گیا اور جسوقت وے دونون دسترخوان
پر بیٹھے خداوند کا کلام اوس نبی پر جو اوسے پہیر لایا تہا نازل ہوا اور اوس نے اوس مرد
خدا کو جو یہوداہ سے آیا تہا چلا کے کہا کہ تو نے خداوند کے کلام سے نافرمانی کی اور
اوس حکم پر جو خداوند نے تجھے کیا تہا عمل نہ کیا سو تیری لاش تیرے باپ دادون
کی قبر مین پہونچائی نجاویگی اور ایسا ہوا کہ جب وہ کہا پی چکا تو اوس نے اپنے گدہے پر
اوس نبی کے لئے جسے وہ پہیر لایا تہا زین باندہا اور جب وہ روانہ ہوا اوسی راہ
مین ایک شیر ملا اور اوس نے اوسے مار ڈالا انتہی ملخصاً اس سے قطع نظر کہ یہوداہ کے

نبی نے خدا کی حکم کی تعمیل نہ کی اور ارشاد تاکیدی خداوند سے جو بذریعہ وحی کے اچھی طرح معلوم کر لیا تہا صاف انحراف کیا بیت ایل کے بوڑہی نبی نے بنص توریت خدا پر صریح اتہام و افترا باندہا جس سے مافوق کوئی گناہ نہین اور یہ وجہ کتنا بڑا جہوٹ بولا جسکی کچہہ حد و انتہا نہین نبی سے صراحتاً دغابازی کی اور ناحق اوسکے سر پر آفت اور جان پر ہلاکت لائے حتی کہ خداوند نے یہوداہ کے نبی کو فقط اسی جرم مین کہ اوسنے نبی برحق کے کلام کو سچا سجہا اور بموجب اون کے فرمانیکے عامل و کاربند ہوا شیر کے قابو مین کر دیا کہ اوسے مار ڈالا اور بیت ایل کے نبی کا کہ فتنہ کی اصل باعث و بانی تہی سر بہی نہ کہا اور نہ اون کے گدہے کو شیر نے پہاڑا بلکہ وہ ویسا ہی صحیح و سالم رہا اگر ایسا ہی خدا کا عدل و داد ہی تو اوصاف نبی کی مانند انصاف خدا بہی قابل دید و لائق داد ہے نہین ہین ہی بہولا نبی اسرائیل کے خدا کی یہی عادت ہے کہ مضل و مغوی پر کبہی الزام سرکشی نہین رکہتا اور نہ کسی وقت کچہہ زجر و توبیخ اوسپر کرتا ہی دیکہو عہد حضرت موسی مین جب بنی اسرائیل کیواسطے ہارون نے بچہڑا بنایا اور اوسکو خدا کہلوایا تو اس جرم مین تین ہزار آدمی قتل ہوئے مگر ہارون کو مطلقا سزا نہوئی اچہی خاصے سالم و تندرست زندہ بچی رہے بلکہ منجانب اللہ اون کیواسطے جبراس و رمقدس لباس و رکہانت خاص عطا ہو کچہہ مقام استعجاب نہین آخر وہی عدالت اور وہی ضابطہ ہی سابق ہی کے موافق اس مرتبہ بہی عمل درآمد ہوا کیا مضائقہ ہے الحاصل اسکے بموجب ہر قسم کا گناہ انبیا سے ثابت بلا اشتباہ ہی سوا مذکورہ کے سوا اور حالات سے انبیا ایسے ہی ہین جنکی تفصیل بمقتضاے مقام و خوف

تطویل یہان مناسب شایان نہین بلکہ مرسلین مذکورین کے اکاذیب مکائد کو بہی تماماً اسجگہہ
بہنے نہین لکہا اون کے معائب و رذائل کثیرہ سے کہ منصوص توریت ہین عمداً احتراز کیا اور
عہد جدید چونکہ بزعم عیسائیون کے مضامین عہد عتیق کی تصحیح و تصدیق کرتا ہے اور نیز حسب
مفاد ورس ۷ و ۸ باب ۱۰ انجیل یوحنا جناب یسوع نے اونہین پہر کہا کہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون
کہ بہیڑون کا دروازہ مین ہون سب جتنے مجہسے آگے آئے چور اور بٹمار ہین انتہی ہر نبی کا نافرمان
و بدکار ہونا بطور استغراق کلی از روے انجیل بہی ثابت و واضح ہے اب از روی بیبل انبیا کے
حسب و نسب کا حال سنو اولاً حضرت سلیمان و داؤد نبی یہوداہ ہین پہارس کی اولاد مین جسکی
کیفیت ولادت باب ۳۸ کتاب پیدایش کے موافق یہہ ہے کہ یہوداہ نے اپنے بیٹے عیر کی شادی
تمر سے کی اور بعد انتقال عیر تمر کو اپنے دوسرے بیٹے اونان کے سپرد کیا اور اوسکے مرنیکے
بعد تمر کو اوسکے باپ کے گہر پہونچا دیا اس عرصہ مین یہوداہ کی بی بی نے وفات پائی اور یہوداہ
اپنی بہیڑون کے پشم کترنیوالون کے پاس روزمرہ جایا کرتا تمر وضع بدل کر راہ مین جا بیٹہی
اوسے دیکہکر یہوداہ سمجہا کہ کوئی کسبی ہے اور اوسکے ساتہہ خلوت کی تمر اوس سے حاملہ ہوئی
اور دو بیٹے جنی ایک ضارہ دوسرا پہارس سلیمان و داؤد کا جد امجد ثانیاً ان حضرات
کے جدات سے راحاب فاحشہ ہے جو شہر یریحو کی ساکنہ تہی اور جسنے حضرت یوشع کے
جاسوسون کو وقت محاصرہ یریحو کے اپنے یہان جگہہ دی جیسا کہ باب دوم کتاب
یوشع مین مذکور ہے چنانچہ اسی حسن خدمت کے صلہ مین وہ سلمون بن نحسون کے نکاح
مین آئی ہے اور اوس سے بوعز پیدا ہوا جو اجداد حضرت داؤد سے معدود ہے ثالثاً

بوعز کا بیٹا عوبید داؤد کا دادا روت سے متولد ہوا جو موآبیون کے قوم سے تھی اور
موآبیوں کا ولد الزنا ہونا قصہ لوط سے کہ سابقا منقول ہوا بخوبی ظاہر ہوریگا ازروے شاہد
یازدہم بنت سبع والدہ حضرت سلیمان کا خراب و بدذاتیہ ہونا اور یہ معلوم ہو چکا تھا کہ رحبعام
بن سلیمان کی والدہ ازروے ورس ۱۳ باب ۱۲ تواریخ دوم کے بنی عمون یعنی عمون کی
اولاد سے تھیں جسے حضرت لوط کی چھوٹی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا تھا اور داخل سلسلہ
جدات حضرت مسیح میں ایسے کے موجب انبیا کے نسب مین ہر قسم کا فتور و خلل بنص توریت ثابت
و متحقق ہے کیون نہو جب ایسے ہی لوگ عہدہ نبوت پر مامور ہوئے لامحالہ مرتکب اعمال
قبیحہ و بالطبع مصدر منکرات بنی لان حسن نبات الارض من کرم البذر اور حسب اعتقاد
عیسائیون کے انجیل کے موافق چونکہ حضرت عیسی ازجہت والدین علاقہ نسبی داود و سلیمان
سے رکھتے ہین اور باعتبار تثلیث وہ ابن اللہ اور عین خدا ہین اسصورت مین معاذ اللہ
خدا کے نسب مین بھی اکثر نقائص مذکورہ بتکرار واقع ہوئے ولله در من قال ؎
ما نجی اللہ والرسول معاً + من لسان الوری فکیف انا + اور ہنود وغیرہ دوسرے
ارباب مذاہب حالات منکرہ و سیئات ہر گونہ کو اپنے پیشواؤن کی جانب خود منسوب و
مستند کرتے ہین بلکہ اون کی غایت شہوت پرستی و بدمستی کو منجملہ کرامات و کمالات سمجھتے
ہین فخراً ہر کوچہ و بازار مین انکی حکایات شہوت انگیز کو علی الاعلان پڑھتے ہین اور لغویت
کے مثل اون کے اکابر کی رذالت و دنائت بھی طشت ازبام ہے اور معلوم ہر خاص و
عام ہے بس تنزیہہ و توحید خدا کی مانند جملہ معائب ذاتی و صفاتی اور رذائل خلقی و خُلقی

انبیا کی عصمت و عفت بہی کہ مبلغین دین و ملت ہین فقط قران کے ساتھ مختص ہے اور اسلام کے
عقائد خاصہ سے ہی بمقابلہ اسلام اس اصل مین بہی دوسرے مذاہب اقرار موافق و
مخالف کچہہ اصل و وقعت نہین رکہتے اسیواسطے جان دیون پورٹ لکہتا ہے منجملہ محاسن
اور خوبیون قران شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے دو باتین نہایت عمدہ
ہین اول قران شریف کی وہ خوش بیانی جسمین خدا تعالی کا ذکر ہے اور جس کے
سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے اور خوف آتا ہے اور جس
عبارت مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہے
جو انسان کیواسطے مختص ہین دوسرے قران شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کئے جاسکتے ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ
اوسمین ذرا سا بہی حرف گیری ناممکن ہے اور اگر ہم اوسے اول سے آخر تک
پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجاوے انتہی باقی رہی
اصل سوم وہ خوبی تعلیم و حسن تلقین ہے اسمین بہی تمامی مذاہب سے دین
محمدی کا رتبہ اعلی سب سے ہے اور قریب العقل و الحکمت سب سے زیادہ اس لئے کہ وضع
دین سے غرض حقیقی تنویر و تصفیہ عقل بشری اور تکمیل و تحصیل ملکات حسنہ ہے جسکا
علم و ادراک اور پاس و لحاظ اکثر اوقات حرص و طمع یا حب جاہ و قرب بادشاہ یا غیظ و
غضب اور لہو و طرب یا فقر و افلاس خواہ حصول دولت بیقیاس یا غلبۂ شہوت

وغرور و نخوت وغیرہا کے سبب انسان سے مرتفع ہوجاتا ہے وقت اشتداد امراض غم کو رہ
اپنی ہی مضرت و منفعت کے جلب و دفع کو ہر شخص حصول اغراض سائر الناس پر مقدم و راجح
سمجھتا ہے اور بنی نوع کے نقصان و نفع کا معاون و دردمند مطلقاً نہین بنتا اور یہہ امر
واسطے بنی آدم کے سراسر قاطع و مضر بلکہ مخل نظام تمام عالم ہے بنظر انسداد اسی فتنہ
وفساد کے مدبرین سلاطین نے آئین و قوانین وضع کئے جسکے سبب قہراً و جبراً لوگ اپنے
عزایم باطلہ سے باز رہے اور مدعیان حکمت و فلسفہ نے اسکے واسطے اصول اخلاق کو
مرتب کرکے تفاوت افعال حسنہ و قبیحہ کو درج و ثبت کیا اور انبیائے کرام نے یون اسکا
انتظام فرمایا کہ تمامی اعمال و اطوار اور اختیار ہر فعل و کردار مین پروردگار کے خوف کی
تعلیم کی اور ہر خیر و شر کا محاسبہ یوم جزا و سزا پر ٹھہرایا در صورت زہد و تقوی جناب احدیت
کے ابدی عنایت و رضا سے موعود اور بر تقدیر محبت دنیوی کہ اصل الاصول جمیع افعال
قبیحہ عذاب شدید و عقاب الیم کو تیار و موجود بتلایا اور نیز ارتکاب فسق و فجور اور اختیار
ظلم و تعدی کو بوجہ غضب و سخط الہی دنیا مین بھی سبب آفت و تباہی اور اعمال حسنہ کو باعث
بقاے عیش و فارغ البالی اور موجب مزید رحمت و عنایت باری کہا اور اسکے ساتھ اور یہہ
بھی تلقین و ذہن نشین کردیا کہ جمیع افراد عالم کے مابین علاقہ مشارکت نوعی کے علاوہ
قرابت و رشتہ بھی ہے قریبہ ہو یا بعیدہ اسواسطے کہ باجمعہا ایک ہی شخص کی اولاد مین
اور تمامی رجال و نسا اوسیکی بنائر و احفاد ہین لہذا باہم حقوق سائر الناس اور اونکے
احوال کی مراعات اور بھی زیادہ ہر شخص پر لازم و واجب ٹھہری کما قیل ؎ بنی آدم اعضاے

یکدیگراند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + نماند
دگر عضوہا را قرار + اسکے سوا جو مذاہب سائرہ دنیا مین مروج و مدون ہین وہ انہین
طریقون سے ماخوذ و مستنبط ہین اون کے بانیون نے بہوای حصول امامت و
شوق ریاست یا تمنای بقای نام تا بقیامت اصول ضوابط مذکورہ ہی سے چند
قوانین و قواعد اخذ و مستخرج کر لیے ہین بہرحال جملہ مشارب مذاہب متداولہ سے
یہہ دیکھنا باقی رہا کہ کس کا طریق تعلیم بہتر ہے اور تہذیب و شایستگی کا ثمر کسی باحسن الوجوہ
حاصل و میسر ہے قوانین سلاطین مین چونکہ رعایت نظم و نسق ملکی بیشتر اور ترقی محاصلات
و مزید سلطنت عموماً مد نظر ہوتی ہے بدینوجہ وہی اطوار و عادات رعایا موضوع بحث
ہونگی کہ معاون و ممد اقتدار شاہی یا اسباب زوال ملک و مدار تنزل و تباہی ہوان
اصلاح تدبیر منزل و تہذیب اخلاق اور تعلیم اقسام ثلثہ حکمت نظریہ سے علی الاطلاق
حکام وقت کو بالذات غرض و تعلق نہین اور نہ تحسین و تقبیح رسم و رواج اور طرق معاشرت
کی نگرانی و مراعات سلطنت سے متعلق بلکہ از روے سیاست مدن ہر ملک کی عادات قومی
و معاملات باہمی مین بلالحاظ نیک و بد سلاطین مجاز دخل و تصرف نہین رسوم مروجہ کو
بدستور رکھنا یا تبدیل و تغییر سے اوسکے ترمیم رعایا کی ہی راے پر مفوض کرنا اون پر
فرض و واجب ہے لہذا تکمیل تہذیب اور درستی عامہ اخلاق و اطوار انسانی کے واسطے
قانون ستیا کافی و مکتفی نہین معہذا تعرض و مزاحمت قانون ملکی علی الاعلان ارتکاب جرم
سے اوسیوقت تک مانع ہے کہ حفظ نفس و آبرو کا مجرم خیال رکھتا ہو ورنہ اخفاء سر اور عدم

مبالات ذلت وھلاکت کی حالت مین اوسکا نفاذ و وجود محض رائگان و بے سود ہے
اور تعلیم حکما مین اگرچہ انواع ثلثہ حکمت عملی کے قواعد و ضوابط مندرج و منضبط ہین
جنسے اصلاح اخلاق اور انتظام عالم ممکن ہے مگر اوسکی پابندی ہر شخص کے واسطے ہمیشہ
مال و دولت ظاہری اور ترقی جاہ و ثروت دنیوی کی مثمر و منتج نہین اور نہ رحمت و
مغفرت کا اوسپر وعدہ ہے اور نہ سلطان ناز و نعمت کا معاہدہ نہ انعام و انتقام سے
خوف و رجا ہی اور نہ امید و بیم عذاب و ثواب کہ بنای صدور افعال اختیاری ہی کما تقرر
فی محلہ پس اوسکا ترک و عمل یکسان ہوا بلکہ باعتبار تفاوت اشخاص و اختلاف زمان
اوسکا التزام منافع کثیرہ سے موجب حرمان و خسران ہی اور شہوات سہل الحصول سے
کف نفس اور مساکین و فقرا مین مال کا صرف بنظر ظاہر صریح نقصان و زیان ہے
اسصورت مین انسان بلا تحقق خوف و رجا تحمل بار گران کیونکر ہوگا وقت حصول
مطلب ہر فرد بشر دوسرے کی عزت و آبرو کا خیال اور نفع و ضرر کا لحاظ کسطرح رکھیگا
اسکے ماورا اعتقاد قدم عالم و انواع سے جسپر کافہ حکماے روم و یونان اور جملہ عقلاے
مصر و ایران اور جمہور فلاسفہ چین و ہندوستان کو کامل اذعان و اعتماد ہی وہ
واسطہ بہی یگانگت و یکجہتی کا کہ باہمی نصرت و ہمدردی کے واسطے سبب قوی ہی بالکل مفقود
و مرتفع ہوگیا پس بلا ضرورت داعی محض دوسرے کی بہلائی و خیر خواہی کیواسطے کوئی کیون
کوشش و سعی کریگا بدین وجہ علم اخلاق سے بہی کما ینبغی اصلاح اخلاق متصور نہین
اور یہی حال ہے اون مذاہب کا جنمین حساب و کتاب قیامت اور بازپرس آخرت کا اقرار

واعتقاد ضرورو لابد نہین اور آواگون یعنی تناسخ کے اعتبار سے دنیا ہی مین
اعمال گزشتہ کا عوض و بدلا ملنا جیسا کہ بعض نا دانونکو اسپر اصرار ہے سو قطع نظر اس سے
کہ بجائے خود اوسکا ابطال علم حکمت و کلام مین بدلائل و براہین یقینیہ ہوچکا ہے بنظر
اسکے کہ شریر و بدکار او نیک ذات و خوش اطوار ہر فرقہ اور طبقہ مین موجود و ہا
ہین اور عیش و عشرت دنیوی منجملہ طوائف اصناف بنی آدم کسی قوم و گروہ سے
مخصوص و مختص نہین کیونکر قابل اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے سوا اسکے جب آدمی کو
نشاۂ ثانیہ مین اپنے اعمال سابقہ ہی کا علم و احساس نہین رہتا جنکی سزا پاتا ہے تو نیکی اعمال
افعال خوب و زشت مین تمیز و تفرقہ کونسے قاعدہ اور ضابطہ سے کریگا ہان اگر عزت
و ذلت دنیوی کا انتظام اچھے اور برُے کام پر ہوتا یا رنج و راحت اور سرور و آفت
ظاہری کا ترتب اپنے افعال گزشتہ پر کسی طرز و طور پر معلوم ہو جاتا تو بلاشبہ یہہ امر
درستی چال و چلن کیواسطے سبب معقول ہو سکتا و اذ لیس فلیس پس واسطے درستی عادات
و معاملات اور اصلاح اخلاق و ملکات سب آدمیون کے داخل خواص ہون یا منجملہ
عوام از قبیل علما ہون یا از طبقہ حکام طریق انبیا سے زائد موثر اور بہتر کوئی روش
وضع عقلا نظر نہین آتی اور چونکہ وہ طریق خلط و خبط آرائے مختلفہ اور دخل
و تصرف افکار ہر گونہ سے انواع متعددہ پر منقسم ہو گیا ہے اسواسطے بالذات
اوسی کے اصناف کا ضعف و رجحان بہ بیان فضائل اس مقام پر ہم عیان کرتے
ہین واللہ ولی التوفیق و بیدہ از مۃ التحقیق فضیلت اولی یہہ کہ شریعت محمدیہ

واسطے احکام و اخلاق ہر نوع کے محیط و حاوی ہے تفصیل عذاب و ثواب حشر و نشر
اور حساب و کتاب عالم قبر اور صراط و میزان اور جنت و نیران اور وعدہ وعید و اخلاص و توحید و عقائد
و عبادات اور احکام طہارت و نجاست اور صوم و صلوٰۃ اور خیرات و زکوٰۃ اور حج
و اعتکاف اور صدقات جاریہ و اوقاف اور نکاح و صداق اور لعان و ظہار اور
طلاق و عتاق اور تحقیق نسب و تفصیل نفقہ اور تشریح ایمان و حدود و سرقہ اور
طرز تقسیم طائف و غنائم اور تحلیل حلال و تحریم محارم اور بیان ایلاء و استیلاء
و شہادت اور رجعت و عدت و رضاعت اور بیع و اقالہ اور مرابحت و تولیہ اور
افتاء و قضا اور اقرار و استثنا اور عاریت و ودیعت و کفالت اور اکراہ و غصب
و اجارہ و وکالت اور مزارعت و شفعہ و رہن اور مضاربت و مساقات و قسمت و
دین اور حوالہ و سلم و دعوی و ہبہ اور صید و ذبائح و ملابس و اشربہ اور میراث
و وصایا اور زہد و ورع اور تواضع و تقوی اور صبر و شکر و توکل اور آفات لسان
و امراض قلب بالکل اور جملہ معائب و محاسن ظاہر و باطن اور استیناس باللہ و رضا
بالقضا اور قیام بین الخوف والرجا اور ہجو و مذمت دنیا اور عدم ثبات حیات و بقا
اور تصریح حقائق موجودات و محاسن کائنات علی وجہ الکمال کہ واسطے اثبات ذات
و صفات باری تعالیٰ کے مناط استدلال ہے اور اذکار تقدیس و تسبیح اور دعوات
تمجید و تنزیہ اور فضائل علم و عبادت اور تعلیم تہذیب و حسن معاشرت اور مراسم عیادت
و تعزیت اور طریق شادی و تہنیت اور آداب سلام و ملاقات اور کیفیت نشست و برخاست

اور معاملات ملکی و ملی اور اسباب موقوفی و بحالی اور آئین انصاف و عدالت اور
قوانین تعزیر و سیاست اور تعلیم و تربیت ازواج و اطفال و ارشاد و موعظت مناسب
ہر حال از قبیل تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن جسکی فہرست ابواب کو بہی
کتاب ضخیم درکار ہے علم حدیث و فقہ اور علم کلام و تصوف مین غایت تفصیل و
تشریح اور نہایت توضیح و تصریح کے ساتہہ مبین و مدون ہین اور ہر علم مین
صدہا و ہزارہا تصنیف و تالیف ہے بلکہ ہر ایک باب مین کتب لاتحصی و رسائل بیشمار موجود
و مرتب ہین یہی سبب ہے کہ کسیوقت مین اعمال و عقائد سے کسی نوع کا حادثہ کیون نہ پیش
ہو لامحالہ اوسکے واسطے برعایت اصول شاہد معقول برآمد ہوگا اور وسائل و مقاصد سے
ہر صورت کے لئے گو کیسی ہی نادر الوجود ہو بالضرور حکم جواز و کراہت از روی شرع
نکل آویگا اور خود قران مین بہی ہر طرح کے احکام اجمالاً و تفصیلاً اور ہر قسم کے قوانین
و اصول تصریحاً و اشارۃً موجود و مبسوط ہین کما قال تعالی وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ شرائع ماضیہ و کتب
سابقہ سے کسی مین یہہ بات نہین پائی جاتی واسطے تصدیق اس کلام کے مجموعہ بیبل ہے
دیکہو جسمین بعض کتابین تو ایسی ہین جیسے کلام مجذوبانہ یا پہیلی و معما جسطرح اکثر کتاب
حزقیل و یشعیاہ اور کتاب واعظ و یرمیاہ اور مکاشفات یوحنا اور بعض مین فقط
بیان حکایت و قصہ ہی یا روایت عشق و ولہ جیسے کتاب روت اور کتاب استیر اور اکثر
زبور و غزل الغزلات وغیرہا ان مین سے بعض خدا کے نام سے بہی بالکل عاری ہین

یعنی اوتاری ہم نے تجھ پر کتاب کہ بیان ہے ہر چیز کا اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری واسطے مسلمانوں کے ۱۲

اور احکام حلال و حرام سے خالی اور اسفار خمسۂ توریت سے بعض مین گو توحید اور عید و قربانی
وغیرہ امور مذہبی اور احکام سیاست کسیقدر مذکور ہین سو قطع نظر اسکے کہ بحسب القرآن
بہت سے مسائل و مراسم مندرجہ توریت کے اصلاح و ترمیم باحسن الوجوہ ہوگئی ہے بیان ابواب
کثیرہ اور تعیین اصول کلیہ متکاثرہ عبادات و معاملات سے وہ بہی ساکت و قاصر ہے جامعیت
و احاطہ اوسمین کہان کما لا یخفی علی من طالعہ و تعمق فیہ النظر و شاہدہ اور انجیل مین تو
مہلکات و منجیات کا کچہہ ذکر ہی نہین فقط سوانح عمری و وقایع عیسوی دو تین سال
باختلاف اقوال وہی ایک حال مرقوم ہے نہ ازالہ نجاست کا اوسمین ذکر ہے اور نہ
رفع حدث و خباثت کا فکر نہ بیان حلال و حرام ہے اور نہ تفصیل اعمال و افعال بلکہ اسکے
برعکس یہہ خیال ہی باعث لعنت و وبال ہے اور سبب قہر و سخط خدای ذو الجلال کما ہو مبین
مفصلاً فانتظرہ مفتشاً اور جامعیت کتاب شرع ما ورا اسکے کہ فی نفسہ بہت بڑا کمال اور
عظمت شان مقنن پر دال ہے واسطے قہر و انسداد وقف شہوات اور اتباع خیالات
خام و توہمات اور اختیار تفریط و افراط سے عادات و عبادات اور اخلاق و معاملات
مین بخوبی نافع ہے اور اپنے سوا دوسرون کے فریب و دغا اور زلت و خطا پر اعتماد
و اغترار سے بہی مانع ہے اوسکی سبب نہ کسی عالم و مجتہد کا حکم و فتوی بالاستقلال
واجب العمل ہوتا ہے اور نہ کسی مضل و مغوی کا قول و فعل لائق عمل ٹہرتا ہے بوجہ جامعیت
شرع گویا ہر دم نبی کا سامہنا ہے حکم شرعی کی تفتیش ہر حادثہ مین حکماً اوسی سے
پوچہنا ہے اسیوجہ سے بعنایت الہی اہل اسلام ضلالت و گمراہی سے اب تک سالم ہین بلکہ

الی انقراض الزمان والایام بدستور محفوظ رہ سکتے ہین علی رغم المخالفین کہ وہ بہت سے
ابواب مین عبادات ومعاملات سے حکم شرعی کے محتاج ومفتقر ہین اور حوادث کثیرہ
مین ارشاد وفرمان اماثل واقران ہی کے محکوم ومنتظر اور یہہ بوجہ اونکی عدم عصمت
کے ترویج منکرات وفواحش اور اعلان قبایح ومظالم کیواسطے سبب قوی ہے دیکہو
پوپونکو کما بیش ایک ہزار برس تک بلا اختلاف جمہور عیسائیون پر اقتدار حاصل رہا
تب اون ہی کے حکم کے موجب تمام ملائک کیا امرا اور سلاطین اور کیا غربا اور مساکین
علوم دینیہ کی تحصیل سے ممنوع ومحروم تہے تمام احکام دینی ودنیوی اونہین کی
عقل ورائے سے نافذ وجاری ہوتے جسکے باعث عالم مین بید تباہی وخرابی اور
بیوجہ محض کثرت سے جدال وقتال واسیری واقع ہوئی حتی کہ اون پر خرابی مذہب کا
الزام دیا گیا اور آدم خورون سے زیادہ بیرحم ودشمن ترقی انسان اونکو کہا گیا کبہی
اونہون نے فرانس وپرتگال کو مسمار کرایا اور کبہی ائرلینڈ وہسپانیہ مین اونسے قتل وخون
بیشمار رہا توتہ صاحب فرماتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ
خراباتیون اور بیباک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے
اور ایک سند اس بڑے شریرون کا ہے اور بہت بڑے شیطانون جہنمی سے ایسا
پر ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین بہی شیطان نکلتے ہین انتہی اور ایک جگہہ اون کی
حکومت کو سلطنت دجالی کہتے ہین اسیکی بابت ایک عیسائی لکہتا ہے کہ بہت صدیون تک
تک تمام روی زمین پر عموماً ارتداد پہیلا رہا دوسرا کہتا ہے کہ آٹھہ سو برس سے زیادہ

دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل ور جاہل اور دین عیسوی کے سارے قرن
اور فرقے اور سب وے جمع کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے
سبب اصلی اسکا یہی ہوا کہ لوگون کے تمامی اعمال و افعال از روے قواعد شرعیہ
محدود و محاط نہ تھے بجبوری حسب ارشاد پوپ عامل و کاربند ہوئے اور جب
ہر باب مین اوسکا حکم صحیح و مسلم ٹھہرا براہ جہل و نادانی یا بقصد ہوائے نفسانی حسب
اقرار معتمدین جمہور عیسائیون کو اوس نے ارتداد و شرک اور الحاد و بت پرستی وغیرہا
مرضیات شیطانی مین پہنسا دیا کما قال تعالیٰ یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنَّ کَثِیرًا
مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّہْبَانِ لَیَأْکُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّونَ عَنْ
سَبِیلِ اللّٰہِ وقال ایضا اتَّخَذُوا أَحْبَارَہُمْ وَرُہْبَانَہُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰہِ
اسکی نسبت جان دیون پورٹ اپنی کتاب کے حصہ دوم مین یون لکہتا ہے قرآن شریف مین
صرف احکام مذہبی اور تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور اور مضامین بہی اوسمین
درج ہین اور وہ قاعدہ جو آدمیون کے اعمال ور مال کی نسبت مقرر کی گئی ہین وہ
خدا یتعالیٰ کی بے زوال صلاح سے بنائی گئی ہین اور یہہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو
اسطرح بیان کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین
مذہبی اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور

سزا دہی سب موجود ہے اور مذہبی رسمون سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قرآن نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق شخصی اور نفع رسانی خلائق اور نیکی اور بدی اور سزای دینی و دنیوی سب چیزیں حاوی ہے لہذا قرآن شریف اصل مین انجیل سے بالکل مختلف ہے جسمین کہ گبن صاحب کی رائے کے موافق مسائل مذہبی نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جس سے خدا کی یاد اور تہذیب نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قرآن شریف اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہے بلکہ اوسمین نظم و نسق ملکی کا بھی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتین قائم ہین اور رہی ہین سے ہر ایک قانون ملکی اخذ کیا جاتا ہے اور اسیکے موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی فیصل ہوتی ہے آنحضرت نے اسواسطے کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکے ذریعہ سے علماے امت کو عوام پر بہت اقتدار حاصل ہو آپ کو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کی طرح اپنے ہم مذہبون اور اون کی سلطنتون کو خراب نکر دین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قرآن شریف کی جلد رہے تا کہ وہ آپ اپنا ہادی بنے اس امر مین آپ نے بڑی عقلمندی کی انتہی اور گاڈفری ہیگنس اسطرح کہتا ہے یہہ بیان کہ آپ کو اپنے مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین تعریف سے افزون ہے اور کرایہ کی امامت کے نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک نتایج عملی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا تہذیب اور علم ادب کا زیادہ فروغ پانا جو خلیفون کی عالیشان بادشاہتون مین ہوا غالبا۔

اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی پادریون اور راہبون کے زیر حکم زمانہ
وسط مین رہے ہین اون سے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا آخر کسی وجہ سے
ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ معلوم نہین ہوتی کیونکہ
یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کی وجہ سے ہوئی جسکا ثبوت کثرت سے
پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سے ہے جو برخلاف علم کے تہے اور دوسری جگہہ لکہتا
ہے دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہے کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہے کوئی حکیم شاید
یہہ گمان کرسکتا ہے کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے مستفید ہوئے تہے
تو آپنے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چہوڑکر اخلاق کو
اختیار کیا اور اوس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی
اور خرابی سے پرکر رکہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت مین کر دیتے تہے
انتہی اور چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کی جلد ششم مین ہے اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے
اوسکے بانی کے رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل و نہایت [illegible]
قران کے اخلاق ونصایح یہہ نصایح کسی ایک یا دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین
بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند جابجا [illegible] ہین ناانصافی
کذب غرور کینہ وری غیبت استہزا عداوت فضول خرچی جمع حرام کاری
خیانت اور نفاق کی سخت ملامت کی گئی ہے اور اون کو قبیح اور بدی مین مبتلا [illegible]
اور مقابلہ اون کے خیراندیشی فیضرسانی عفت بردباری صبر وتحمل کفایت شعاری

راستبازی عالی ہمتی حیا اصلاح اخلاص اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد
امر الٰہی کو عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دیئے گئے ہین انتہی

فضیلت ثانیہ

فضیلت ثانیہ جمیع مسائل و عقائد اسلامیہ عقل و قیاس کے موافق ہین یعنی اوسکی کوئی تعلیم
ایسی نہین جسکا ثبوت بنظر عقل مستحیل و ممتنع ہو اوسکا ہر عقیدہ بشہادت عقلی مستحکم و
پسندیدہ ہے اور ہر مسئلہ منجملہ اصول و فروع مستحسن و سنجیدہ ہے ایسی کوئی بات اسلام
مین نہین جسکا قبول بلا وجہ معقول لازم و لابد ہو اور نہ کسی شے کا اذعان و تسلیم باوجود
مخالفت عقل و بداہت اوسکے بموجب ضروری و واجب ہے بخلاف سائر مذاہب مروجہ کے
کہ اون کے عقائد مسلمہ کے قبول مین عقل انسان کہ معیار تمیز و مناط تکلیف ہے ازحد متردد
و حیران ہے بلکہ بہ براہین یقینیہ و دلائل قطعیہ مقر و معتقد خلاف اور جازم بالبطلان
ہے چنانچہ عیسائی مصلوبی جناب مسیح عہ کو واسطے معاصی جملہ عالم کے کفارہ اور گناہ آدم
سے کل خلق کو نافرمان و بیچارہ اور توحید کا تثلیث مین اندازہ کرتے ہین اور یہود کے
مثل جناب باری کی جانب جسمیت کو نسبت دیتے ہین اکثر مشرکین اتحاد ممکن و واجب یا تعدد
آلہیہ و تناسخ ارواح کے قائل ہین حالانکہ یہہ امور بشہادت ظاہر بداہت محض بے اصل
و باطل ہین اس باب مین بھی کوئی مذہب و طریق دنیوی اسلام سے فائق و برتر نہین
بلکہ کامل مماثل اور پورا پورا ہمسر بھی نہین ہر دین کے اصول موضوعہ کی تصدیق از قبیل
تجویز ممتنعات و محالات ہے اسیواسطے پولوس نے قرنتیون کے اول خط مین مجبوری
عقل و حکمت کو نیست و نابود اور سمجھنے والون کی سمجھ کو ہیچ بوچ کہا اور خدا کی

شریعت و منادی کو عیاذاً باللہ بیوقوفی سے تعبیر کیا ہے اب اہلام کی نسبت مخالفین کا
کلام سنو جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سب کو اتفاق ہے
اور جسمین کوئی ایسی کہتہ نہین ہے جو زبردستی مان لینی پڑتی اور سمجھہ مین نہ آتی اس
مذہب مین آدمیون کے خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی
پڑتی ہے اگرچہ حرارت اسلامی نے اون کو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہے القصہ یہہ ایک
ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقائق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہے اور
خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کے قومون
کی حالت پر خوب غور کرکے یہہ مذہب ایجاد کیا ہے ایسے مسائل نکالے ہین جو خلاف عقل
نہین اسواسطے تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور صابیون
کی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیون کے آتشکدہون کا استیصال تامہ کر دیا انتہی اور
گاڈفری ہیگنس کہتا ہے ۱۴۳ اجب بن عیسوی کی اس عجیب اور ابتر حالت پر خیال کیا جاے
تو یہہ تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک مذہب یعنی مذہب اسلام جس سے ابتری مروج کے دفع
ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جاے یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کی اون
سادہ اور پختہ اصول پر معلوم ہوتا تہا جنسے کہ کل فریقون کا اوسکی حد مین آجانا غالب ہے
۲۲۶ مجہکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت ہیچ سے خواہ
دونون سے بری ہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جسکا بیان مینے پڑہا ہے محمد کا مذہب نہایت

سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکھتا ہے اس عقیدہ سے زیادہ سادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہے اور محمد اوسکے رسول ورا وسکے راہ کے بتانیوالے ہین انتہی اور نیز صاحب موصوف اپنی کتاب مین لکھتے ہین ۶۹ محمد کو اسپنے پیروون کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہین بتائین تو محمد کے مذہب مین اس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہے البتہ بت پرستون یعنی عیسائیون کے تعصبات سے برابر مقابلہ ہے نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی ماسے آپکے مذہب پر داغ لگتا ہے ایسے مسائل دین محمدی مین نہین کہ ایمان بدون عمل کے موثر ہوا ورتوبہ وقت نزع کے کام آوے اور غایت درجہ کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ اول آپکے پیروون کو بگاڑین اور پہر مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اون مسائل سے بدتر اور ناچیز بات ہے حقیقت مین یہہ امور اوس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدہے سادی ہین کہ ایک خدا کی عبادت بغیر بان کے اور بدون کسی راز اور بدون کسی معجزہ مزعوم کے ہے اور اس بات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کے عبادت کے لئے وعظ کہنے کو مبعوث ہوئے ہین انتہی فضیلت ثالثہ جمیع احکام دینی وتکالیف شرعی مین لحاظ توسط وعدالت اور ہر باب مین افراط وتفریط سے قطعی احتراز ومفارقت یہہ امر بہی منجلہ لوازم مختصہ اسلام ہے اولاً الہیات ونبوات ہی مین دیکھو کہ تمامی مذاہب مین کسقدر خلط عقیدہ کا وخبط ہے حتی کہ اتحاد واجب وممکن پر ہر شخص کو بلا مبالات ایمان واعتقاد ہے ایک

فضیلت ثالثہ

کشف اور افشاے سر کس متانت و خوبی کے ساتھہ اسلام نے کر دیا خالق و مخلوق و عابد
و معبود اور مالک و مملوک و ساجد و مسجود کا فرق جلی دونون مین بتا دیا قال تعالے
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ
اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ نص آیت جسطرح کہ اتخاذ ولد
و سائر معائب سے خدای پاک کا تقدس و تنزہ عیان ہے اوسیطرح کمال تقرب
و اعزاز انبیاے کرام و ملائکہ عظام کا مقرون بغایت خشیت و اخلاص و تعجیل
تعمیل اوامر و نواہی کے ساتھہ اوسمین بیان ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰہکم الٰہ واحد سے انبیا و رسل کا ذات و صفات اور لوازم و خواص بشری مین کل
ابنای جنس سے اشتراک اور باعتبار وحی الٰہی و تبلیغ احکام سائر بنی نوع سے
اختصاص و امتیاز ثابت ہی من بعد اہل اسلام انبیا اللہ کو اعتقاد شرک فی الذات
والصفات سے محفوظ اور ارتکاب مظالم و معاصی سے معصوم اور اختیار رذائل و
فواحش سے محترز و مجتنب اور واسطے نشر حسنات و خیرات کی اون کی سب سعی و جہد
اور اصلاح عادات و تعلیم عبادات مین ہمہ تن مصروف و مجتہد خیال کرتے ہین اور
اکثر مخالفین اسلام اپنے اکابر کے حالات و قصص ارتکاب منکرات و انہماک فی الشہوات
باعتقاد اعجاز و کرامات یا بقصد بیان واقعات من غیر ایما و کنایتہ کمال بسط و شرح
کے ساتھہ لکھتے و کہتے ہین معہذا لک خود ہی اون کو عین خدا یا اوسکے اوصاف کمالیتہ سے

شعوت وتصف اور کون وفساد عالم مین علی سبیل الاستقلال او وانیابتہ اون کو دخیل ومتصرف سمجہتے ہین نصاری اگرچہ حضرت عیسی الصلوۃ والسلام کو کہ بحسب التثلیث اونکے نزدیک خدا ہین بذاتہ گنہگار نہین مانتے لیکن عیسائیون کے جملہ معاصی کفر وشرک اور قربت دغا اور لواطت وزنا وغیرہا سے معاذ اللہ اونہین کو ملعون ومردود اور ناری جانتے ہین بلکہ مجسم گناہ وسراپا خطا اون کو تصور کرتے ہین سبحان اللہ یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی الہیات کسی مذہب مین خالی از تفریط نہین اور ہر دین کے نبوات جامع تفریط وافراط ہین اسکے بعد باقی عقائد واحکام مین خیال کرو کہ بحسب الاسلام اون ہین کسقدر رعایت ولحاظ اعتدال وایجاز ہی اور ادیان سائرہ مین کیسی تفریط وافراط مثلاً عیسائیون کا یہہ اعتقاد ہی کہ حواریان جناب مسیح عنداللہ سب نبیون اور رسولون سے بہتر وبرگزیدہ ہین اور فضل وشرف مین کل نبی آدم سے زیادہ بلکہ از روے ورس ۱۱ باب ۱۱ انجیل متی ہر عیسائی کہ داخل شاہت یاد سماوی ہے جملہ افراد عالم سے اشرف وافضل ہے اسلئے کہ اوسکو بمفاد ورس ۲ باب ۱۲ اول قرنتیون کے جناب مسیح سے نسبت جزو وکل ہے اور کافہ مسلمین کا اسپر اعتقاد ہے کہ اتباع وخدام نبی کو گو کیسے ہی متدین ومتقی کیون نہون انبیا و رسل پر ترجیح وتفضیل خلاف عقل ودرایت ہی اسواسطیکہ وہ حضرات بلا وساطت احدکے مستفیض از ذات خدا ہین اور یہہ لوگ بوجہ اتباع وسائط وروابط اوس سے محجوب وجلا ہین وہ بالذات من اللہ موید بالمعجزات ہین اور یہہ بالعرض اونہین کی برکت تعلیم وہدایت سے

صاحب کرامات ہین اونکو حصول عین الیقین بالمشاہدہ ہے اور انکا کمال ایمان وتصدیق بالوسطع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + مسلمان انبیای کرام کو سب مخلوق سے زائد عزیز ومکرم من بعد باعتبار قلت وسائط وکثرت عبادت دوسرے انکو مقبول ومعظم تصور کرتے ہین ما ورا اسکے اہل اسلام وقت ذکر بزرگان دین اون کے نام نامی کے اول وآخر بحکم شرع کلمات توقیر وتعظیم اور ادعیتہ ترضی وترحم علی تفاوت المراتب ضم کرتے ہین اور طوائف مختلفہ کہ مائل افراط وتفریط ہین سائر الناس کے شبیہ ومماثل اون کا تذکرہ بلا تمیز وفاصل زبان پہ لاتے ہین بلکہ الفاظ تنزیہہ وتحمید خدای پاک بہی عند ذکر اللہ اونکے بیان مین نہین آتے اور بہت سے احکام ومسائل مندرجہ توریت وانجیل بہی اسی قبیل سے ہین جیسے باب ۳۵ کتاب گنتی مین دربارہ قاتل کے یہہ حکم ہے تم اوس قاتل سے جسپر قتل کا فتوی ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے اور قاتل فراری کی نسبت باب ۱۹ کتاب استثنا مین ہے شہر کے بزرگ لوگون کو بہیجین اور ادسے وہان سے پکڑ وامنگوائین اور مقتول کے وارث کے ہاتہہ مین حوالہ کرین تا کہ وہ مار ڈالا جاوے تو اوسپر رحم کی نظر نہ کیجیو کہ تیرا بہلا ہو اور یہہ بہی ہوتا ہے تیری آنکہہ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلا جان آنکہہ کا بدلا آنکہہ دانت کا بدلا دانت ہاتہہ کا بدلا ہاتہہ اور پانو کا بدلا پانو ہوگا اور ایسی ہی حضرت موسی وحضرت یوشع نے جو لاکہون بت پرست اور بیشمار کفار واہل شرک بسبب ضلالت وگمراہی اور انحراف توحید الہی کی قتل وغارت کر دیا بالغ ونابالغ اور جوان وبوڑہے اور عورت ولڑکے مین الا ما شاء اللہ کہین

فرق وتفاوت نکیا بغیر فہمایش وتعلیم سابق اور بدون تقدیم دعوت وپند اور بلا اتمام
حجت ودلیل اکتیس سلطنتون کو بالکل تاراج وبرباد کردیا نہ کسی سے عہد باندہا اور
نہ کسی کا ذمہ لیا اور منجملہ ممالک مفتوحہ بہت سے امصار ودیار کو حرم کرکے اونمین کے
حیوانات وبہائم اور باغستان ونباتات تک کو باقی نرکہکر خراب وتباہ کیا اور بعض
بلاد کو آگ لگا کر خاک سیاہ بنادیا کتاب خروج وگنتی اور کتاب یوشع مین یہہ حال
مفصلاً مرقوم ہی اور اس سے بعد ساڑہے تین سو برس کے بحکم سموئیل ساؤل بادشاہ
بنی اسرائیل نے بہی ممالک مقبوضہ عمالیق کو اسیطرح حرم کیا تہا میزان عدالت سے یہہ امور
بجملتہا بالضرور خارج ودور ہین بموجب اسکے ہر خاص وعام پر انتقام وقصاص اور
مقاومت ومکافات لازم وواجب ہے عاصی ومجرم سے عفو ودرگزر کسیطرح پر جائز
ومشروع نہین ہی الا اینکہ بلحاظ انصاف وعدالت ہر باغی وخاطی کو موافق اسکے تنبیہ وسیاست
ازحد صعب ودشوار اور سخت وشدید بدرجہ غایت ہے گو بمقتضاے وقت وحسب احوال
رجال ورانسداد بغی وعناد اور قطع فتنہ وفساد کیواسطے خاص اوس زمانہ مین یہی
قانون وقاعدہ بہتر وپسندیدہ اور قرین انصاف ومصلحت ہوا لا ہر دور وعصر مین بلا
تفریق اشخاص اسکا جریان باعث ہزارہا مفاسد ومضار ہے اکثر اوقات تعمیل احکام
مذکورہ سے خوف انقطاع وانفصام رشتہ صلاح وانتظام ہی اور اساس مروت واتحاد
اور اصل ترحم واتحاد کے انہدام واستیصال تام کا اندیشہ ہے علی وجہ الکمال اون کے
التزام وپابندی سے معاملات کثیرہ مین ظہور ندامت وشماتت اور انقلاب محبت وعہ

عداوت اور ازدیاد قوت غضبی و ظلم اور افراط حرکت جنون سبعی و قطع حلم متصور و متوقع
ہے اور اسیطرح ارشاد عیسوی جو باب پنجم متی مین ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکھہ کے
بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نکرنا
بلکہ جو تیرے دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکیطرف پہیر دے اور اگر کوئی چاہے
کہ تجہپر نالش کرکے تیرے قبا لیوے تو کرتے کو بہی اوسے لینے دے اور جو کوئی تجہے ایک کوس
بیگار لیجاوے اوسکے ساتہہ دو کوس چلا جا اپنی قطع نظر اس سے کہ یہہ تعلیم و ادب
یعنی مطلقا ترک غیظ و تعطیل غضب اسکو مستلزم ہے کہ معاذ اللہ جناب باری کی جانب
خلق عبث کی نسبت صحیح ٹہری دائرہ عدالت سے بہی بمراحل بعید ہے اسواسطیکہ تمکین ظالم
اور اوسکی اطاعت و پیروی فی مالہ من الآمال والامانی اور عدم مزاحمت و ممانعت اوسکے
قصد و عزیمت مین جبر و تعدی پر بجاے مکافات و حسن قضا اظہار تسلیم و رضا اور تنبیہ
و سیاست کی جگہہ صرف شفقت و رافت بعینہ تفریط عدالت ہے اور انواع جور و جفا
مین مندرج و منسلک کما قیل ع ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسپندان
اور نیز اسکے یہہ حکم اسکا سبب و منشا ہے کہ کل محکمجات عدالت و فوجداری یکقلم برطرف
و موقوف اور انواع ظلم و استماع شتم و قذف سے ہر کس و ناکس ملہوف و ماؤف ہو جاوے
قتل و غارت اور کشت و خون ناحق سے شرفا کی تذلیل و آبرو ریزی عمل مین آوے
عورات مخدرات کی حرمت و عفت مین نقصان و خلل پڑ جاوے کاروبار تجارت و سوداگری
اور معاملہ زراعت و کشتکاری مین صریح زیان و ضرر اور اطراف و نواحی ہر مملکت مین

بغاوت وغدر پہیل جاوے معنے التخلق باخلاق اللہ وتشبہ بالالہ یعنی اپنے اعمال و
اخلاق مین حضرت باری جل شانہ کے ساتھ مناسبت کامل وموافقت حاصل کرنے
کہ جمہور حکماء وملیین کے نزدیک صفت کمال ووصف جمیل ہے نہ مجرد تعمیل حکم توریت
سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد وعمل کرنے سے حاصل کما لا یخفی
علی المتامل اب اس باب مین شریعت محمدیہ کا حکم دیکھو قال تعالی وجزاء سیئة
سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله انه لا يحب الظالمين
یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے ویسی ہی اور جو شخص انتقام سے درگذر کرے اور
قصد اصلاح کا رکھے تو اجر اوسکا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدا دوست
نہین رکھتا ظالمون کو اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اصلاح کی صورت مین استحسان عفو
وتجاوز مستفاد ہے اور در صورت عدم ظن تنبیہ ظالم مظلوم کا استحقاق
انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خدا نے پاک دوسری جگہ مفصلا فرمایا
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل انما السبيل
على الذين يظلمون الناس ويبغون في الارض بغير الحق اولئك
لهم عذاب اليم ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور
اور دوسری جگہہ یہی مضمون ان الفاظ مین ادا کیا وان عاقبتم فعاقبوا
بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين بموجب اس ارشاد کے
ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا اپنے ظالم سے استحقاق ہے اگر وہ انتقام لے تو بغیر

قابل ملامت وزجر نہین بشرطیکہ اوسوقت مصدر پاداش سخت اور تجاوز از حد نہو اور
اگر خطاے ظالم بخشدی کہ عزائم امور سے ہی تو عنداللہ وہ مثاب ماجور ہوگا اسکے
موافق صورت قتل مین بہی ولی مقتول عفو و صبر اور مقاومت وزجر دونون کا مجاز
ہے اور بمفاد آیہ کریمہ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ کا تخفیف ثالث اخذ دیت کا بہی جواز ہے اس حکم سے نہ مکافات
حسن قضا مین قصور آیا اور نہ طریق تودد اور الفت و شفقت مین فتور سمایا الغرض
عدالت باجمیعہا ملحوظ دامن مین اور تفریط و افراط سے محفوظ و مصئون اسی طریق
کے موافق تحصیل تشبہ بالالٰہ بخوبی متصور ہے اور تکمیل علم و عمل علی وجہ الکمال ممکن
ومیسر اب انحضرت علیہ الصلواۃ والتحیۃ کے مغازی پر خیال کرو کہ حسب ارشاد الہی
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ باوجود ظہور عناد و فساد منافقین بوجہ اظہار اسلام و اقرار توحید انکی
جان و مال سے تعرض نفرمایا اور نہ کبہی کسی ضعیف و بوڑہے یا عورت و لڑکے کا
واسطے قتل کے تفحص و تجسس کیا طوائف مشرکین اور کفار و منکرین پر بلا تبلیغ
ہدایت و موعظت بلیغ کسی وقت لشکر کشی نفرمائی اور نہ بغیر احساس عداوت و
مخالفت ظاہرہ کسی گروہ پر تلوار چلائی اور نہ وقت غزا بلا ضرورت داعیہ اشجار
و نباتات کو قطع فرمایا اور نہ حیوانات کو قتل کیا اور مکانات کو گرایا صلح کرنیوالون
سے عہد و پیمان رکہے قتل بدغارت سے متامر کیا امان دیتے انکی جان اور

محافظت اپنے ذمہ لیتے کما قال تعالیٰ وَاِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ نہ کسی پر واسطے قبول اسلام کے خواہ مخواہ جبر و اکراہ کیا اور نہ از روے اختلاف مذہب رعایا کو سخت دکہہ درد دیا بعد آنحضرت عرصہ دراز تک یہی طریقہ عموماً اہل اسلام مین جاری رہا گاڈفری ہگینس اسکی بابت لکہتا ہے ۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجب یقین اور کمینہ ہے یہہ تو بتائین کہ کس نے مرسکوز کو ہسپانیہ سے اسلئے نکالدیا تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئے تہے اور کس نے میکسیکو اور پیرو کے لکہو کہا آدمیون کو بوجہ عیسائی نہونے کے قتل کیا تہا اور بطور غلامون کے دیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ مع اپنے مال و اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اور گرجون کے بے رخنہ رہین جہان کہین خلیفون نے فتح کی تو اگر باشندے مسلمان ہوگئے تو فوراً اون کو رتبہ ہمسری کا اپنے فتحیابون کے ساتہہ ہوگیا ملک حجاز کے ذکر مین ایک ذہین عالم منڈکا قول ہے کہ اونہون نے کسی پر ظلم نہین کیا سب یہودی اور عیسائی اون مین خوش و خرم رہتے تہے ۱۰۰ اون ملکون مین جو خلیفون نے فتح کیے جن باشندون نے صلح چاہی خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہ تیغ نہین کیے گئے جیسا کہ عیسائیونکا بیان ہے مگر فتح کے آخر پر اون کو مال و اسباب اور مذہب بجنسہٖ قبضہ مین چہوڑ دیا گیا

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتے تہے جو کسی پر جبر معلوم ہوتا تہا کل خلیفون کی تاریخ
مین کوئی امر نصف رسوائی کا بہی ہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک
بہی مثال ایسی ہوئی جسمین کوئی شخص اپنی رائے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور
نہ مجہکو یقین کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو کہ دین اسلام قبول نکیا ہو
اور بعد نقل چند آیات کے لکہتا ہے کیا یہ ایسا مذہب ہے جو تعصب کا موکد ہو موسیو ڈی گیتی نا
اور سیموئیل اور اگاگ اور جیبو نائٹ کے بیان پڑہو اور دونون مین نسبت کیا دیکہو
اور جان دیون پورٹ یہہ شہادت دیتا ہے یہہ لوگون کا مبالغہ ہے کہ آنحضرت بہت متعصب
تہے فی الحقیقت بت پرستون اور ان لوگون کو جو وحی کے قائل نہین مین دو مین سے
ایک بات قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قران سے ثابت ہے
یا چارون فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سابانی کو اس شرط سے اپنے مذہب پر
رہنے کی اجازت ملتی تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس
سے اونکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاے مگر جو مسلمانون کے تعصب اونکے واسطے حد مقرر
کی تہی وہ اوس سے بہت تجاوز کرتے تہے اور جو وہ کفار سے وعدہ کر لیا کرتے تہے اوسے
پورا کرتے تہے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کرنیوالے گستاخ اور ظالم تہے مگر تاہم اون لوگون کے
مقابلہ مین بہت رحم دل تہے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریون کی فرمان برداری کرتے تہے
پس یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے
تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سے وہ اپنے اون ہم مذہبون پر ظلم کرتے ہین کہ نہ باتفاق [illegible]
جو صاحب فرانسیسی کا قول ہے کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اوس ظلم جو پوپ کے معتقدین
نے پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا واسطے کہ جو ہزارون
صرف سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل کیا اوسمین اتنی خونریزی ہوئی کہ اہل عرب
نے اب تک عیسائی نہین قتل کئے یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کی اس بدگمانی کو دفع کرین
اور وہ بدگمانی یہہ ہے - کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا
کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات ہرگز صحیح نہین ہے اور
اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت سی رحم دلی کی معلوم ہوتے ہین
پوپ کے معتقدین آدم خورون سے بھی زیادہ بے رحم تھے انتہی سوا اسکے مسائل کثیرہ
از قبیل نجاست وطہارت اور حلت وحرمت او قرض وعاریت مندرجہ توریت ایسے
ہین جنکی تعمیل سے اکثر علائق وموانع مزاحم ومانع ہین مثلاً (باب ۱۳ ورس ۶ استثنا) واسطے
مرتد کے فقط حکم قتل دینا اوسکی ہدایت وتوبہ سے پھر کچھہ سروکار نرکھنا اور (باب ۱۵
استثنا) ہر سات برس کے بعد چھوٹکارے کی رسم ماننا یعنی اپنے قرضہ اور روپیہ سے
جو کسی پر آتا ہو طوعاً وکرہاً دست برداری اور ہر عبرانی لونڈی غلام کی اوسوقت
آزادی وخودمختاری اور ترک زراعت وکشتکاری اور (باب ۲۲ خروج) بیل کی
ورس ۱ باب ۲ احبار
چور سے پانچ بیل اور بھیڑ کے چور سے چار بیل ڈنڈ مین لینا اور (باب ۲۱ خروج ورس
۱۶ و ۱۷) آدمی کے چور کو قتل کی سزا اور (ورس ۱۸ و ۲۱ باب ۲۱ استثنا) باپ سے

گستاخی و بے ادبی پر بھی یہی جزا آہے (درس ۱۰ باب ۲ خروج) ہر ہفتہ مین سبت کے روز
تمام دن صید و شکار اور اپنے جمیع کاروبار اجرت و مزدوری اور ہر کار ضروری
کے معطل رکھنے کی تاکید اور (درس ۳۶ باب ۱۵ گنتی) اوسکے تارک پر قتل سے سیاست و تہدید
اور باب ۵ احبار مین لغو سے گنہگار ہونا اور بھول چوک سہو و خطا پر بھی تقصیر عمدی
کی مانند کفارہ دینا اور (درس ۱۳ باب ۱۹ احبار) اجرت مزدور حتماً شام کو ادا کرنا اور
(درس ۱۱ باب ۱۱ احبار) مردہ جانور کے چھونے والے اور جنب کا دن بھر ناپاک ٹھہرنا
اور مس نعش سے سات دن تک اور مبروص و مجذوم اور صاحب جریان کا تا ایام
باب ۱۳ و ۱۵ احبار
صحت نجس رہنا اور اوسکے چھونے سے اسباب و متاع بیت اور دوسرے آدمیون کا ناپاک
ہو جانا اور تا غروب آفتاب ناپاک آدمی کا جماعت سے علیحدہ رہنا اور (درس ۱۱
درس ۱۲ باب الاستثنا
باب ۲۲ استثنا) مختلف بناوٹ کا کپڑا جیسے اون اور سوت سے بنا ہوا پہننے کی ممانعت
اور (درس ۹ باب ۲۲ استثنا) زراعت و تاکستان مین اشیاء متغایرہ کی جمع کرنے کی حرمت
اور (درس ۳۸ باب ۱۵ گنتی) پیراہنون کے کنارون پر بالضرور جھالر ٹانکنا اور جھالرون مین
خاص آسمانی رنگ کا ڈورا لگانا اور زمین کی بیع دائمی نہ ہونا الی غیر ذلک مما لا تعد
درس ۲۳ باب ۲۵ احبار
ولا تحصی تکالیف شاقہ و اعمال شدیدہ کو اسلام نے بالکل اوٹھا دیا اور محض لحاظ
و آزادی اور پابندی اعمال سے قطعاً نفرت و بیزاری کو بھی کہ مقتضاے انجیل ہے
جیسا کہ پولوس مقدس گلتیون کو لکھتے ہین وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ
کرتے ہین سو لعنت کے تحت مین کہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتون کے کرنے پر

کہ شریعت کی کتاب مین لکھی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہے پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے
نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹھہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا
سو ہی جیئے گا پر شریعت کو ایمان سے کچھہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جس نے اوسپر
عمل کیا سو اوسی سے جیگا مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا کہ وہ ہمارے
بدلہ مین لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کاٹھہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور پہر کہتے ہین ایمان
کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تہے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا گہیرے
مین رہے پس شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہمارا اوستاد ٹھہری تاکہ ہم ایمان سے راستباز
گنے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پہر اوستاد کے تحت مین نہین رہتے انتہی شریعت
محمدیہ نے یکقلم مٹا دیا غرضکہ اسیطرح تمامی امور مین افراط و تفریط سے خلق کو بچایا اور
طریق عدالت پر کہ معبر بہ فطرت و صراط المستقیم ہے لوگون کو چلایا کوئی مسئلہ اسلامی
اس اصل سے مخالفت نہین رکہتا بنظر انصاف جس قدر غور و فکر مسائل محمدیہ مین کیا جائے
اوسیقدر محاسن و لطائف برآمد ہونگے بخلاف دوسرے فرق و طوائف کے کہ اون کے
اصول و عقائد ہی عدالت سے برطرف ہین اور اوسکے اطراف تفریط و افراط مین
داخل و منسلک پس شریعت محمدیہ جسطرح کہ جملہ مذاہب و شرایع سے حافظہ عقائد و مسائل
مین بحسب الکمیت زائد و افضل ہے اوسیطرح بوجہ الکیفیت از روے متانت و استواری
اور بلحاظ عدالت و توسط بدرجہا زیادہ حسین و خوشنما ہے فضیلت رابعہ حفظ ابدی
کتاب کا لفظہ اور حالات و معاملات اور عادات و عبادات اور دیگر حالات مین ابتک

فضیلت رابعہ

رسول نبی کی تفتیش و تحقیق موافق قاعدہ ثبوت سمعیات کے واضح ہو کہ اہل کتاب نے احکام و کلام خدا جو کہ وقتاً فوقتاً ہر نبی کو شیئاً فشیئاً پہونچا بصراحتہ بین الدفتین جمع نہین کیا اور نہ حالات معاشرت و زندگی اور طریق عبادت و بندگی انبیا کو بہ تنقید روایت و قواعد استخراج کے مطابق اخراج کیا نہ اصل زبان کتاب کی محافظت کی اور نہ کلام نبی وغیر نبی مین تمیز و مباینت دی بلکہ اونہون نے مضامین الہام و وحی اور آثار و احوال نبی اور مواعظ و نصایح حواریان و تابعین اور بیان شان نزول و تاریخ مستخرجہ مولفین و جامعین کو ایک ہی کتاب و مجلد مین مجموع و مرتب کر دیا اور اوسی مجموعہ پر خود ہی اطلاق الہام و وحی کیا اور اوس کتاب کو اوسی نبی کی جانب جنکے اخبار و حالات بضمن دیگر اسفار و حکایات کے اوسمین لکہے منسوب و مستند کیا چنانچہ ہمارے اس قول کی تصدیق مجموعہ مروجہ عہد عتیق و جدید سے اسطرح ہوتی ہے تورات کو مثلاً وہ جسمین کہ اہل کتاب کو بمجبوری الحاق سے صدہا فقرات و ابواب کا تسلیم و اقرار کرنا پڑتا ہے اور بلا دلیل و سند وہ اونکو بزعم خود یہ الحاق حضرت یوشع اور سموئیل و عزرا یا کسی اور نامعلوم شخص کا جسکے عہد مین یہ کتابین لکھی گئین بتلاتے ہین مگر اسپر بھی وہ اسکو بعینہ تصنیف و تحریر حضرت موسی علیہ السلام کا بلا تبدیل و تغیر کہتے و جانتے ہین اور عہد جدید کہ اوسمین حضرت عیسی کا یا اون کے وقت کا لکہا ہوا ایک بہی حرف و جملہ نہین اور نہ وہ تمامہا حواریون کی تحریر ہے بلکہ حسب اعتقاد و شہادت عیسائیون کے کچھہ حواریون کا کلام اور اکثر تصنیفات اسکی دوسرون کا کام ہے اور حضرت عیسی کے بیان کے ساتھہ

اورون کے بہی حالات وخیالات اور معاملات ومشاہدات اوسمین مثبت ومضمبند ہین بلکہ بحکم
انصاف اونکے آثار رواخبار تو نہایت ہی قلیل ومعدودے چند ہین اور اگر حالات مکررہ کا
حذف واسقاط عمل مین آوے تو زائد دو تین جزو سے شاید ہی اوسکا حجم ہو اور اونمین
بہی بالتخصیص اگر مصالح دین کے متعلق مسائل ونصائح پر جنکا صدور ربط الہام ووحی
غیر متصور ہے قصر نظر کیجاوے اسصورت مین تو از بس کم ہو با اینہمہ نصاری انجیل مقدس
اور کتاب یسوع مسیح کا اوسکو خطاب دیتے ہین اور یہی لفظ ہر نسخہ کے آغاز مین لکھدیتے
ہین بہلا پہلے دعوی کیواسطے از روے باب ۳۱ استثنا کے ایک منشا تو پایاجاتا ہے اور
وہ یہہ کہ اصل توریت کو بذات خود حضرت موسی نے تو لکہا تہا اور اوسکو صندوق عہد و
تابوت سکینہ کے ساتہہ ہی لاوی اور کاہنون اور اسرائیل کے سارے بزرگون کے ہاتہہ مین
رکھا بخلاف عہد جدید کے کہ اوسکو تو حضرت عیسی سے ایسی ہی مناسبت ہے جیسے کہ
سکندرنامہ کو ذوالقرنین سے اور تقریر الشہادتین وتحریر الشہادتین کو حضرات
حسنین سے اور اسکے سوا ان کتابون کی جانب سے بہی جو اہل کتاب نے بے اعتنائی
وعدم التفات کے اوسکا ہم کیا بیان کرین اور حفظ ونگہداشت کے باب مین جو اونسے
کوتاہی وقلت مبالات ظہور مین آئی اوسکا ہم کیا نشان دین نہ اونہون نے الفاظ کی
زبانی حفظ ویاد سے معانی کو استحکام دیا اور نہ بعد نقل نسخ منقولہ کا کتب اصلیہ سے
بخوبی مقابلہ کیا کبہی ناقلان نکتہ چین نے کلام خوش قطع عبارت ناقص ورکیک ضعف کی
جگہہ وضع کردیا اور کبہی کاتبون نے جہالت ونادانی سے عبارت شرح یا حاشیہ کو

جزو متن بنا دیا تشاکلت حروف تہجی عبرانی و یونانی سے بہت سے نقل نویسون نے تحریر
مین دہوکہ کہایا اور اکثرون نے اسوجہ سے کہ اوس زمانہ مین بوجہ میسر نہونے کاغذ کے
صفحات کتب مرقومہ ہی پر کسیقدر صفائی کے بعد کتابت ثانی کی تحریر کا دستور و رواج
تہا اور بانقراض زمانہ جبکہ حروف لاحقہ مندرس و کہنہ ہو کر عکوس سابقہ سے
ملتبس و مشتبہ ہو جاتے عند النقل بارہا مغالطہ پایا یا اتباعاً للہوا بقصد تضلیل و اغوا کی
وقت ملاحدہ و اہل بدعت نے اون کتابون کی پوری خدمت کی اور حسب دلخواہ تصرف
زیادت و نقص جابجا فرمایا اور بنظر مصلحت تائید مسائل مسلمہ دین و ملت کی حضرات مشائخ
کرام نے اکثر اوقات اون مین مناسب کمی بیشی اور جعل و الحاق کیا اور بعد بقدر
استطاعت و اختیار کتب قدیمہ کیواسطے حکم اضاعت و احراق دیا یا کما ینبغی اون کی رعایت
و پاسداری نہ کی کہ جسکے باعث سے وہ خود ہی معدوم و مفقود ہو گئین تاکہ کسیکو اونکی
تلاش نہو اور نہ راز مخفی فاش ہو اور اسیطرح بامتداد زمان اونہین نسخ مختلفہ سے
ہزاران ہزار بلکہ بیحساب و بیشمار اختلافات اون کتابون مین پڑ گئے اور بیحد تعداد اغلاط
و سکائد اون مین چل گئے چنانچہ ہارن صاحب نے ان سب مراتب کی تفصیل مع ذکر امثال
و شواہد ہر قسم کے بہ بیان طویل شرح توراۃ و انجیل مین کی ہے اور یہہ بہی لکہا ہے
کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے
ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل
نہوتین اور جسقدر کہ کثرت سے کتابین پڑہین اوسیقدر غلطیان اونمین اپڑین اور

اختلاف عبارت اون مین پیدا ہوئی اور ڈاکٹر ہنبلی سے نقل کرتا ہے کہ اب کوئی ایک نسخہ قلمی یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والون کی اصلی کتاب کے مطابق نہین ہے مگر سب کتابون مین وہ منتشر و متفرق شدہ ہین اور میکلس صاحب نے بحوالہ انہین ہنبلی صاحب کے اپنے عہد جدید کے دیباچہ مین یہہ لکھا ہے کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی اون مین یہودی معلمون کے ایسے قصور پائے گئے ہین اور فہمی اصلاح مین ایسے عیب لے ہین کہ باوجود دو پوری صدیون کے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینیون کی محنتون کی وہ کتابین غلطیون کا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکے جہان کہین مصنف کے بہت سے نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند اور عقیل لوگون کے ہاتہون سے ہو ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظون کے قریب تر پہونچتا ہے انتہی اسی خوف سے حضرت موسی نے اپنی کتاب کو سطر احتیاط صندوق عہد کے ساتہہ عبادتگاہ خاص مین رکہا تہا اور اوسکی یاددہانی کیواسطے باب ۳۱ استثنا کے موافق جہونپڑیکے سال سے کہ ہر سات برس کے آخر مین ہوتا تہا موسم عید ایام خیام کو معین مقرر فرمایا تا کہ ہر سالخورد و خوردسال اور ہر عورت و مرد اوس سال خدا کے احکام سنین اور شریعت کے سارے حکمون پر عمل کرین لیکن یہہ رسم و طریقہ بنی اسرائیل مین فقط تا بقاے سلطنت مروج و جاری رہا اور انتزاع مملکت و قوت قتل و غارت کے بعد تو وہ سارا دفتر ہی گاؤ خورد ہو گیا کل بنی اسرائیل اسیر و خانہ ویران

ہوئے اور اون کا تمام مال و اسباب و ربیت المقدس کا سارا سامان مع کتاب کے کسدیونکی
دست برد و لوٹ مین تباہ و خراب ہوا بلکہ ایام بادشاہی مین بہی اوس کتاب پر معتد
بہ التفات و توجہ اونہونے نہ کی بعض وقائع جنگ کی شدت و سختی یا سلاطین بنی اسرائیل
و یہوداہ کی بے ایمانی و بت پرستی سے کہ خاص بیت المقدس و یروسلم مین جسکا
خوب شور و غوغا اور رواج و چرچا رہا بہت عرصہ تک وہ کتاب مفقود بے نشان
رہے اور کسی نے اوسکی کچہہ بہی خبر نہ لی حتی کہ عہد یوصیاہ بادشاہ بنی یہوداہ مین
بیت المقدس کی مرمت کے وقت دفعتاً وہ کتاب برآمد و دستیاب ہوئی جسکا وعظ
و چرچا بنی اسرائیل مین از سر نو جلکم بادشاہ ہوا چنانچہ باب ۲۲ سلاطین دوم اور باب ۳۴
تواریخ دوم سے یہہ امر واضح ہے اوسوقت سے لیکر کہ حضرت موسی نے توریت کو
لکہکر بنی اسرائیل کے حوالہ کیا تا زوال و انقراض سلطنت عرصہ زائد از آٹہہ سو پچاس
برس گزرتا ہے مگر اسوقت فراخ و وسیع مین بنی اسرائیل سے کسی نے
اوس اصل کا ایک بہی مثنی اپنے پاس نہ لیا بلکہ اصل نسخہ کو بہی یونہین ضائع و برباد
کیا اور نہ اون مین سے کسی نے اوسکو کما ینبغی ضبط و یاد کیا بلکہ اوسکا حفظ از قبیل محالات
جانا اسی لیئے عزرا سے اوسکا صدور منجملہ معجزات مانا اور زمانہ اسیری بابل جسکی مقدار
بقول مشہور ستر سال ہے یا اس سے بہی زیادہ اسکے بعد تو کل یہودی اپنی زبان
عبری بہی بہول گئے اور اوسکا استعمال ون کی بول چال مین بہر بالکل نہ رہا بلکہ
اوسکے کالدی زبان جو اہل بابل کی تہی وہ بہی بولنے لگے جبکہ عزرا نے دوبارہ کتاب

توریت عبرانی مین لکھی اور اوسکو اونہون نے کچھہ نہ سمجھا اسلئے یہہ قرار دیا کہ ہر سبت کو
توریت اول آخیری مین تبرکا پڑہے اور ثانیا کالدی ترجمہ سے اوسکی تعلیم وفہمائش
کیجیے حتی کہ اسکی بابت بہی انیٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کردی اور
یہہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکہتا ہو یا اوسکے احکام پر عمل کرتا ہو
وہ مارا جاوے چنانچہ ہر مہینہ مین اسکی تفتیش و تحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ مین
عزرا کا نسخہ اور اوسکی قدیم نقلین بہی تاراج و ضائع ہوئین اور اوسکے بعد جب
بطولمی لاگس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض و سردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور
ہوکر ایک لاکہہ یہودیون کو قید کر لایا اور اون کو حوالی مصر و اسکندریہ مین بسایا
چونکہ اوسکو ملک کا آباد کرنا منظور تہا لہذا ہر ایک کو اون مین سے آزاد و مسرور رکہا
جسکے باعث اور بہی اکثر یہودی اوس اطراف مین بامید راحت و بہبودی آبسے بوجہ
فتوحات سکندر کے اوس زمانہ مین چونکہ یونانیکو از بس وسعت اور عزت و شہرت ہوگئی
تہی اور عبرانی کو تو پہلے ہی بہول چکے تہے اسواسطے یہودیون نے یونانی زبان مین اپنی
کتابون کا ترجمہ جسکا نام سپتواجنٹ ہے لکہا اور اوسیکو بالاتفاق سب نے بروقت عبادت
و تلاوت بجاے عبری کے مقبول و مسلم کرلیا اور عبرانی کی جانب پہر کسی نے التفات نکی
اس سبب سے اور بہی زیادہ خرابی اصل مین آئی اور حضرت عیسی نے اسکیواسطے کچھہ بہی
سند و اندراز نفرمائی اسلئے کہ وہان وہ اصل ہی راسا ناپید و مفقود ہے بدینوجہ جو
خرابی کہ ان کتابون مین پڑی وہ بشہادت اون کے معتقدین کے خود ظاہر ہے اور

اون کی ضبط وتفصیل سے ہماری زبان وقلم دوزبان عاجز وقاصر ہے دسوین اور
چہٹی صدی عیسوی کے درمیان یہودیون مین عہد عتیق کے برابر دو سلسلہ مشرقی
ومغربی پائے جاتے تہے اسطریق پر کہ ایک سلسلہ جو مدرسہ بیبلن مین کہ مشرق کیجانب
ہے رائج وجاری تہا اور دوسرا مدرسہ بیبریس مین کہ سمت مغرب مین واقع ہے
مسلم ونافذ تہا ان دونون مدرسون مین یہودیون کے علم کا بڑا چرچا تہا اور کتب دینیہ
بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے اون کی کتابین دو قسم کی ہوگئین آٹھوین
یا نوین صدی مین عہد عتیق کے ان دونون سلسلون کا مقابلہ کیا گیا اوسوقت مقامات
مختلفہ پر اون کی علامت ونشان دیا گیا تو از روے حساب اون کی کل شمار بائیس کرور
دو لاکہہ سولہ ہزار دو سو دس ہوئے چنانچہ حصہ اول جلد دوم تفسیر ہارن صاحب مین
اسکا بیان ہے اور ان کے علاوہ تیسرا سلسلہ نسخہ سامری کا ہے وہ بہی مقامات کثیرہ
مین عبرانی سے مخالفت معنوی وظاہری رکہتا ہے اور اسیطرح عہد جدید کے بہی متعدد
سلسلے مشہور ومروج ہوئے چنانچہ گریسباخ نے جسکی عمر کا اکثر حصہ تحقیقات کتب مقدس
مین گزرا عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرات
مین ہین اون فقرات سے کہ ترتولین اور سائی پیرین صاحب نے نقل کئے ہین غایت
سعی ومحنت کے ساتہہ باہم مقابلہ کرنے کے بعد یہہ امر ثابت ودریافت کیا کہ بہت ابتدا کے
زمانہ مین یعنی تیسری صدی تک عہد جدید کے قلمی نسخون کے دو سلسلے مختلف قسم کے
موجود ومتحقق تہے اوّل اسکندریہ والا نسخہ جسکو مصری نسخہ بہی کہتے ہین کہ اطراف

و حوالی مصر و یونان مین مقبول و شایع تہا دوم مغربی نسخہ جسکو باشندگان اٹلی
و گال اور سکان مغربی یورپ و افریقیہ نے اختیار کیا تہا اور ان دو سلسلون کے
سوا متاخرین محققین نے تیسرا سلسلہ اور بہی معلوم کیا جسکا نام مشرقی نسخہ ہے کہ خاص قسطنطنیہ
اور اوسکی گرد و نواح کی صوبجات مین عموماً وہ متداول و مستعمل رہا ہے اوس
زمانہ مین کہ قسطنطنیہ مشرقی شاہنشاہی کا مرکز و دار الخلافت تہا معہذا بعض
کتابون کی واجب التسلیم و الہامی ہونے مین جمہور عیسائیون کے باہم نزاع و گفتگو
ہے مثلاً کتاب جوڈتہ و کتاب وزڈم و کتاب ٹوبیاس و کتاب باروک و کتاب ایکلیز
یاسٹکیس اور مقابیس کی دو کتابین کہ اونکو کل رومن کیتہلک مجموعہ توریت مین
داخل سمجہتے ہین چنانچہ اسی بنا پر تفسیر ڈوالی و رچرڈ منیٹ مین تا حال شامل ہین مگر تمام
علماے پروٹسٹنٹ کے نزدیک وہ سراسر محرف و نامعتبر اور مطرود و مردود علی قائلہ ہین
اور اسیطرح بعض رسائل عہد جدید کی نسبت کہ اون مین اختلاف و مناقشہ ہے جیسے
یوحنا کے نامہ دوم و سوم اور حضرت پولوس کے نامہ دوم سے کلیساے سریا یعنی ملک
شام کے عیسائی ابتک منحرف ہین یا مشاہدات یوحنا و دیگر خطوط کو اکثر قدما نے جعلی
و مشکوک سمجہا ہے یہہ مناقشات اوسکے علاوہ ہین اور غایت غور و فکر مزید سے
یہہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ جسطرح سلاسل متعددہ مذکورہ باہم معانی و مطالب کثیرہ
مین معارض و متضاد ہین بلا فرق و تفاوت اوسیطرح ہر ایک سلسلہ کی کتابین
اور نسخہ بہی کاتبون کے استغنا یا مصلحین کی بد دیانتی خواہ نیک نیتی کے قیاسی

اصلاح سے مختلف الفاظ والمراد مین اس امر کی شکایت کچہہ متاخرین ہی نے نہین کی بلکہ قدیلے مسیحون سے اور جن نے تیسری صدی مین جبکہ عہد جدید کے مختلف نسخون کو بقصد ترجمہ جمع کیا اور اون کے مقابلہ سے اختلاف عظیم نظر آیا اوسوقت بدرجہ غایت گہبرایا اور بآواز بلند یہہ فریاد کی کہ ہم کاتبون کی غلطی اور اوس بد دیانتی اور بیباکی کا جسکے ساتہہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا حال بیان کرین اور اسیطرح اون کی بے قیدی کا جسے اونہون نے زیادہ یا کم کیا ہے کیا حال کہین چنانچہ کتاب واشن اور کسیہو سو مین یہہ امر مفصلاً مذکور ہے بلکہ زمانہ پطرس و پولوس ہی مین جہوٹے معلم پیدا ہوگئے جو تخریب و تحریف انجیل کا خیال رکہتے تہے جیساکہ باب دوم نامہ دوم پطرس اور آغاز نامہ گلتیون وغیرہا سے مترشح ہے اسیواسطے جب ڈاکٹر مل نے نسخ مختلفہ عہد جدید کا مقابلہ کیا تیس ہزار اختلافات کا اون مین نشان دیا جیساکہ کتاب اغلاط نامہ وارڈ صاحب مین لکہا ہے جسکا اعتراف فرنخ صاحب اور پادری فنڈر کو بہی اپنی تحریر و تقریر کے وقت چار و ناچار کرنا پڑا اور اسیکی بابت پارکر صاحب لکہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ ہے اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت کے نقل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور دین پروٹسٹنٹ کا کہنا ہے کہ معجزہ ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو ادنی صدمے سے بہی باز رکہا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار ہے

کہٹرا نہین رہ سکتا تہی اور گرکیباخ وشولز نے بعزیمت طبع اوس سے زیادہ نسخون کو
فراہم وجمع کرکے جانچا تو ڈیرہ لاکہہ عبارت کے اختلاف برآمد ہوئے اور چونکہ جان مِلس وبِٹشٹین
نے بذریعہ سیر وسیاحت ان سبکی بہ نسبت اور بہی زیادہ نسخے دیکہے اور ملائے تو اون مین
سب سے زیادہ اختلافات یعنی زیادہ از دس لاکہہ پائے اور اسیطرح جب عبری بیبل
مطبوعہ نسخہ کو کہ وانڈرہوٹ نے نہایت اہتمام وصحت کے ساتہہ طبع کیا تہا نسخہ عتیقہ
انگلسی الہ دیانوس سے مطابقت دیگئی چودہ ہزار جگہہ فقط ان دو نسخون مین تنافی اور
مخالفت ظاہر ہوئی اسیطرح یہہ ہے کہ عہد جدید کے جن نسخون کا ابتک مقابلہ ہوا ہے
اکثر اون مین سے ناقص تہے کسی مین فقط چند ورق اور کسی مین چند باب اور بعض مین
انجیل واحد اور بعض مین فقط رسائل اعمال یا اوس سے کچہہ زائد تہا اور نیز کل کتابین
جنکا مقابلہ کلاً یا بعضاً کیا گیا قریب پانسو کے شمار مین ہین حالانکہ انکے سوا فرنگستان کے
سرکاری کتب خانون مین فی الحال ہزارہا نسخہ عہد جدید کے ایسے موجود ہین جنکو
کسی نے ہاتہہ تک نہین لگایا مثلاً کتب خانہ واٹیکن ملک روم مین نسخون کا انبار ہے
جنمین سے کل چوبیس کا مقابلہ ہوا اور کتب خانہ شہر فلارنس واقع ملک اٹلی سے کہ
قریب ایکہزار جلد کے اوسمین رکہی ہے صرف چوبیس کے ملانیکا اتفاق ہوا اور پادشاہی
کتبخانہ پیرس مین ہے جسمین دو سو نسخے ہین فقط انچاس کا موازنہ کیا گیا وقس علی ہذا
اور بہت سے نسخے جنکا ذکر بلا ان جیمینی نے کیا ہے جنکا بالفعل کچہہ نام ونشان نہین وہ
باجمعہا انکے ماسوا ہین اگر ہر ایک جلد کا کتب مذکورہ سے تمام وکمال باہمی موازنہ و

مقابلہ ہو واللہ اعلم اوس حالت مین کتنے ارب بدرجہ اختلاف عبارت کی شمار و تعداد ہو توریت وانجیل سے شاید ہی ایک دو آیت اختلاف عبارت سے محفوظ و سالم رہے اور یہہ گفتگو تو ہماری اوسوقت ہے جبکہ مرقس و متی اور لوقا و یوحنا سے لوگون کی اصلی تحریر ہر وجہ سے ہم درست و صحیح بلا نکیر مان لین ورنہ اگر اونکے اختلاف ذاتیا اور اغلاط و خطایا کی بہی خبر لیجاوے جیسا کہ بیان نسب نامہ حضرت عیسی مین پہلی ہی بسم اللہ حضرت متی نے سات غلطیان کین اور ورس ۹ باب ۲۷ مین ذکریا کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا یا مرقس نے ورس ۲۶ باب ۲ مین بجای اخیملک کاہن کے امام ابیاتہر تحریر فرمایا تو مجموعہ بیبل کی اصل و فرع سے کوئی بہی نسخہ قابل اعتبار نہو گا اور اگر ان سب کتابون کا اصل مین الہامی ہونا بہی ہم قبول کرین تب از روے شاہد سیزدہم یہہ بات معلوم ہو چکی کہ انبیا و مرسلین نے روش فسق و فجور کی سوا تبلیغ وحی مین بہی بہتان و افترا کیا ہے تو اب اون کے صدق بیان و راستی گفتار پر اعتماد کیونکر ہو سکتا ہے اور اون کے موافق اعتقاد و عمل کسطرح سبب رضای خدای پاک اور دلیل نجات و خلاص یقیناً ٹہرتا ہے اور بر تقدیر تسلیم عصمت جبکہ بہت سے راہبون اور قسیسون کی تصریح کے موافق روح القدس کسی زبان کی قواعد نحویہ اور اصول لغویہ کا تابع و مقلد اور پابند و مقید نہین بلکہ اونکے برخلاف موصوف کو عوض صفات اور مجرور کو بجاے منصوب مرفوع اور مفرد و تثنیہ کی جگہہ جمع اور مونث کے قائم مقام مذکر اور ان کے بالعکس الہام و القا کر دیتا ہے چنانچہ توریت عربی مطبوعہ

سنہ ۱۶۲۵ع کے اول مین جو بحکم پوپ اربانوس ہشتم اٹلی مین چہپی تہی یہہ بات صاف
صاف لکہی ہے بدینوجہ ہمارے واسطے تمیز باطل و حق کیلئے اوسکی کوئی بہی سبب وصورت
نہین بلکہ اسکے موافق مطالب وحی کے فہم وادراک مین خود انبیا و رسل نے بہی خطا
وغلطی کہائی ہو تو بہی کچہہ بعید وعجب نہین اور اگر ان سب باتون سے بہی اغماض
وچشم پوشی ہی عمل مین آوے اسحال مین بہی اہل کتاب سے کسیکے اعمال و عقائد
کی صحت و قوت نہوگی اسواسطے کہ ہر باب مین حدیثاً و قدیماً اون لوگون مین تراجم
ہی پر عموماً اعتماد دائر وسائر رہا ہے جنکی قدر وعظمت ترمیم وتبدیل نظائر
وقوانین کونسل و پارلیمنٹ سے کسیطرح زیادہ نہین اور اسیوجہ سے اونکے باہم گر
بہت بڑا اختلاف پیدا ہوگیا ہے مثلاً ترجمہ سپٹواجنٹ کہ ہمیشہ یہود اور عیسائیون
کے معبد خانون مین پڑہا گیا اور لاطینی و یونانی کے اکابر عیسائیون نے اوسکو
برابر پندرہ سو برس تک واجب التسلیم سمجہا اور تراجم متعددہ السنہ مختلفہ مین بہی
اوسی پر اعتماد تام رکہا حتی کہ بعض روایتون کے بموجب وہ بہی لکہا ہوا بالہام و
تائید روح القدس سمجہا گیا اور حواریان جناب مسیح نے بہی اوسی سے جابجا تمسک
واستناد کیا زمانہ حال مین تقریباً دوسو سال سے پایہ اعتبار سے ساقط ہے
نہ اب اوسکی وہ بزرگی ہے اور نہ کچہہ وقعت ہے اور ترجمہ لاطینی کہ مدار ایمان
رومن کیتہلک ہے علماے پروٹسٹنٹ کی نظر مین بالکل خراب ولغو اور سرتاسر
محرف وحشو ہے اور کبہی کسی ترجمہ کے کل نسخے جلائے گئے جیسے ٹنڈیل صاحب کا انگریزی

ترجمہ کہ عہد حکومت ایڈورڈ ششم اوسکی سب جلدین آگ مین ڈالدی گئین اور
کبھی کسی کے مطالب الہام و کلام روح القدس کے مخالف سمجھے گئے مثلاً ترجمہ لوتہر
کی بابت کہ جرمنی زبان مین تہا زونگلس صاحب عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے کہا اے
لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑنیوالا اور پلٹ دینے والا پاک
کتابون کا ہے اور اسیکے قریب قریب ویسا نڈرین اور بیسر صاحب نے بہی کہا ہے
اور گگرمن نے اوسکے حق مین فرمایا کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کے کتابون کا خصوصاً
کتاب ایوب اور انبیا و پیغمبر دن کی کتابون کا داغی ہے اور کچھ تہوڑا انہین اور
ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچھ تہوڑا انہین اور تمام انگریزی ترجمون کی نسبت
کارلائل صاحب لکھتے ہین انگریزی مترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چھپایا اور
جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو
نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ زیادہ پسند ہی انتہی اور کاڈوری ہگینز کہتا ہے اون
لوگون سے یعنی پادریون سے اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے
بیان کراتے ہین اور جسکا سمجھنا بغیر بہت سے علم لاطینی اور یونانی اور عبرانی کے
غیر ممکن ہے اور جسکے ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبھی اتفاق نہوا انتہی اور اس
سب کے علاوہ بباعث فقدان اسناد کے اکثر رسائل و کتب بیبل کے مصنفین بہی غیر
مشخص ہین جزماً اون کا مولف و جامع نہ اون ترتیب نہ اون تصنیف کو بہی معلوم نہین
تخمیناً تصنیف کنندہ کو کوئی کسیکی جانب منسوب کرتا ہے اور کوئی دوسرے ہی شخص کو اور اوسکا

مصلح و ترتیب دہندہ آگلون قرار دیتا ہی مزید لطف یہ ہے کہ اسپر بہی بعض کتابون کی
مجہول التصنیف ہونیکا اقرار کرنا پڑتا ہے چنانچہ فصل سوم باب اول میزان الحق سے ظاہر
ہے ایک عالم اصل تصنیف زبان یونانی مین لکہتا ہے دوسرا محاورہ عبری کو اوسپر
ترجیح و تقدیم دیتا ہے مثلا کتاب ایوب مین تصنیف کی نسبت بائیس ۲۲ جہت سے اختلاف
ہے اور اسیکے مثل و قریب زبور کا بہی حال ہے انجیل متی کی عبرانی الاصل ہونے اور انجیل
مرقس کے رومی زبان مین لکہے جانے پر بڑے بڑے احبار و علما نے شہادت دی جنکو
اب کوئی نہین سنتا اور ایسے ہی مکاشفات و انجیل یوحنا مین از حد نزاع و گفتگو ہے
چنانچہ مقدمہ عیاز عیسوی مین ان مراتب کی بخوبی توضیح ہے جسے ہر متامل و منصف
مزاج اور صاحب شعور و ادراک جان سکتا ہے کہ عہد عتیق و جدید کی مانند کہ مدار
و مناط ایمان اہل کتاب ہین دنیا کی کوئی بہی کتاب تباہ و خراب نہین ہوئی اور وہ
سب کے سب صحفے بے سند اور قابل رد ہین واضح ہو کہ اگر بفرض محال رسائل و کتب مندرجہ
بائبل حسب تبدیل و تحریف اور تخریب و تصحیف سے بالکل مقدس و مبرا بہی ثابت
ہون جب بہی اون کی رو سے اہل اسلام پر اہل کتاب کا کوئی الزام ہرگز قائم و تمام نہوگا
بسواسطیکہ وہ اصلین اولین یعنی بیان تنزیہہ و توحید رب العالمین اور شان طہارت
و عصمت انبیا و مرسلین مین جسکی ضرورت بدلائل و شواہد عقلی و نقلی یقینی و جزمی
ہے نہند قاصر ہین مسلمانون کو اسکے بعد انکار و عذر کیواسطے دوسرے سبب و امر کی
تلاش کچہہ ضرور و لابد نہین بلکہ یہی بات اون کی رد کیواسطے کافی و وافی ہے اور ہمنے

جو ابہام پیدا اپنے کلام کو طول و اطناب اسقدر دیا عیسائیون کی رعایت و خاطر سے
یہہ کیا اسواسطے کہ وہ لوگ اتنی ہی بات پر شاید راضی نہوتے اور مخالفت اصلین کی
کچھہ پروا نکرتے چنانچہ اون کے خلاف پر کامل وثوق و اعتقاد رکھتے ہین اب دیکھو
کہ اہل اسلام نے ان سب کے برخلاف اجتک اپنی کتاب کو کل اسقام و عیوب سے کیسا
پاک و صاف رکھا کلام خدا کو کہ بوساطت روح الامین اوقات مختلفہ مین آنحضرت کے
پاس پہونچا اوسکو خالصاً نہایت احتیاط کے ساتھہ علیحدہ رکھا اور طریق عبادات
و معاملات رسول خدا کا بیان بعد تحقیق رواۃ کتب حدیث و سیر مین جدا لکھا اور
ایسے ہی آثار صحابہ و تابعین اور کیفیت نزول و معانی بسینہ جامعین و مفسرین کو بھی
بانفراد بیان کیا جسمین کسیکو کچھہ بھی التباس و شک نہین ہوسکتا اور ہر ایک تحریر کو کو
کسیکا تذکرہ اوسمین ہو اوسیکے مصنف کی جانب نسبت دی اس تقسیم و تفریق کے ساتھہ
اونہون نے اپنی کل ہمت و مراعات قرآن کی حفظ و نگہداشت مین اسطرح صرف کی
کہ بلاتمیز غریب و ذی مقدور اور بدون تفرقہ سفیہ و صاحب شعور ہر ایک کو زبانی اوسکے
یاد کرنے کی تاکید کی اور خود بھی نفس نفیس صاحب رسالت نے اوسکو بلفظ حفظ فرمایا
اور صدہا و ہزارہا کو اپنے ہی روبرو یاد و ضبط کرایا بوجوہ چند قرآن کا حفظ و اتقان
اون لوگون کو مرغوب و دل پسند اور سہل و آسان نظر آیا اولاً اسوجہ سے کہ قرآن جمیع
مسائل و معاملات دینی و دنیوی پر محیط و حاوی ہے اور کل احکام تمدن و معاشرت
اور جملہ حالات مذہبی و اخروی کیواسطے امام و ہادی ہے ثانیاً بہت سے فرائض و عبادات

کے لیے حفظ قرآن منجملہ ضروریات اور بمنزلہ شرط و مناط تہا چاہیے عموماً ہر روز
صلوات خمس اور نماز اشراق و چاشت و تہجد وغیرہ مین زبانی اوسکا پڑہنا اور خصوصاً
ماہ رمضان مین بوقت آخر شب تطویل صلوۃ و قیام اور اوس حالت مین قرآن کا از اول
تا آخر تمام کرنا تالیاً حسب ارشاد رسول مقبول بنفسہ زبانی اوسکا یاد کرنا بہی
موجب ثواب عظیم و عین عبادت ہے اسواسطے کہ قرآن کا حفظ و ضبط اسقدر جسمین کہ
اوسکا تواتر ہر وقت و عصر مین برابر رہے ازروے شرع و ملت جمہور رہتا بر
فرض کفایہ ہے اس سبب سے حضرات صحابہ نے کہ کل حواریان و اتباع رسل کی بہ نسبت
زیادہ مخلص و سرگرم عبادت تہے حفظ قرآن مین مزید اہتمام و سعی بدل و جان کی
رائجاً ہر ایک مرد و عورت اور بوڑہے و لڑکے کو اون مین سے کلام فصیح و بلیغ کے
یاد کرنیکا نہایت ذوق و اشتیاق تہا حتی کہ اسی جہت سے ملک عرب و عجم
مین باعتبار فصاحت و بلاغت معروف و مشہور آفاق ہوا بوجہ حفظ و ضبط قرآن جسکی
عبارت اعلی درجہ بلاغت و حد اعجاز پر فائز ہے موافق اونکے مذاق کے تہا غرض
اوسکا حفظ و ضبط اوسی وقت سے لیکر اتبک دنیوی عزت و فخر اور منفعت و قدر کا بہی
باعث و سبب رہا ہے الحاصل بتوفیق ذوالجلال اس رسم نے بوجوہ مذکورہ اون
مین بدرجہ کمال قبولیت و رواج پایا حتی کہ اصحاب آنحضرت سے بہت سے انتہا رجال
وینسا نے مثل عبداللہ بن مسعود و سالم بن معقل و ابی بن کعب و معاذ بن جبل
اور ابو زید خزرجی و ابو ایوب انصاری و زید بن ثابت اور سعد بن عبید اوسی

وفضالہ بن عبید وعبادہ بن صامت اور مجمع بن جاریہ وحذیفہ اور طلحہ و
ابو ہریرہ اور عثمان بن عفان وعلی ابن ابیطالب اور سلمہ بن عبید وعبد اللہ
بن سائب اور ابو موسی اشعری وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عباس اور حضرت
عائشہ وحفصہ اور ام سلمہ وام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث وغیرہم نے اوسکو
من اولہ الی آخرہ حفظ دیا وکرلیا اور یہان تک اسکی ترقی ہوئی کہ بحالت حیات آنحضرت
فقط غزوہ بیر معونہ مین حفاظ قرآن ستر شہید ہوئے اور بسبب اتفاق اسیطرح مقتل
یمامہ یعنی جنگ مسیلمہ مین بھی کہ وفات آنحضرت سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عہد حضرت
ابو بکر مین جسکا وقوع ہوا ستر ہی حافظ اور شہید ہوئے اور بعد رحلت آنحضرت
حضرت عمر نے اپنے ایام خلافت مین اور بہی زیادہ اسکا نشر وافادہ کیا یعنی یہہ
حکم دیا کہ بجاے تہجد کے اول ہی وقت جماعت تراویح مین قرآن کی تلاوت وقرات
کیا دے جسکی وجہ سے لوگون مین بدرجہ غایت اور بہی شوق وذوق بڑہا اور
اسی لذت وخوشی سے اکثر اطفال خورد سال نے کل قرآن بکمال اتقان اپنی نوک
زبان سے پڑہا چنانچہ ہر شہر وقصبہ اور ہر ایک چہوٹے بڑے موضع مین اقالیم مختلفہ
سے اتبک وہی طرز وطریقہ بعنایت باری مسلمانون مین بخوبی مروج وجاری ہے
جامع مسجد مصر سے ہر سالی دس ہزار طلبا حفظ قرآن سے فارغ البال ہوجاتے
ہین اور ایسے ہی دیگر ممالک ہند وچین اور سائر اقطار ونواحی زمین مین اسوقت
باوجود افلاس وغربت ہزارہا مسلمان حفظ وضبط قرآن کرلیتے ہین اگر دنیا کے

کل حافظون کا اسوقت شمار ہو تو بلا مبالغہ لاکہون ہی نکل آوین اور اگر بالفرض
صفحہ عالم سے جمیع صحائف قرآن معدوم و مفقود ہون توایکدن مین ممکن ہے
کہ ہزار ہا نسخ صحیحہ مرقوم و موجود ہون فیض و برکت انحضرت ہی کا یہہ ادنی اثر ہے
کہ جو امر عزیزا کا معجزہ تہا وہ آج ہر گلی کوچہ لڑکون کی زبان پر ہے اور طرفہ تماشا
یہہ ہے کہ اہل اسلام کو اسپر بہی صبر و استغنا نہوا بلکہ اوہنون نے انداز لب و لہجہ قرأت
رسول خدا صلعم کی نقشہ اوتارنیکا بہی عزم و قصد کیا اور حتی الامکان اوسی کے
مطابق مد و شد اور وقف و مطلق اور ادا سے حروف مین اون کے مخرج سے
سعی و بیروی بے نہایت کی چنانچہ علم تجوید و قرأت کی وضع سے بہی غرض و غایت
یہی ہے بعد اس کامل رعایت کے ہرچند اوسکی کتابت کا اہتمام اہل اسلام کے ذمہ لابد
و ضروری نرہا مگر اس بابمین بہی کسیطرح اونہون نے غفلت و طرح نہ دی اور کتابت
مین بہی اوسیطرح از بس احتیاط و عرق ریزی کی اولاً جناب رسالتمآب کی ہمیشہ
یہہ عادت رہی کہ آیات قرآن جنکا نزول تدریجی اور باختلاف ازمان ہوتا باہتمام
تمام فوراً ہی اون کو اپنے حضور مین لکہواتے اور مطابق تعلیم جبرئیل بہ ترتیب دوسری
آیتون کے ماقبل و مابعد مین رکہواتے چنانچہ قبل از وفات اختتام وحی کے ساتھ
کتابت کل قرآن بہی تمام ہو چکی تہی اور چونکہ وہ تحریر اوس زمانہ کے عام رواج کی
موافق جہلی اور چمڑے اور ہڈی اور پتہر اور چہال و رلکڑی پر منتشر تہی جسکا
مجلد و مرتب ہونا عسیر و غیر ممکن تہا لہذا بخوف تلف حسب صلاح و صوابدید حضرت

فاروق مصحف واحد مین جناب صدیق نے اوسکو نقل کرایا مگر اوسمین بہی یہانتک
احتیاط کی کہ خاص حضرت زید بن ثابت سے کہ مشہور و مستند کاتب وحی آنحضرت
تھے اور اوسکی طرز کتابت سے واقفیت تامہ رکہتی تہی اور سارا قران بہی اون کو
محفوظ و برزبان تہا نقل کرایا اور انکے سوا کسی اجنبی کو اس خدمت پر مامور و
متعین نفرمایا اور جب حضرت عثمان نے اپنے عہد خلافت مین زائد نسخون کی
ضرورت سمجھی تو اوسی نسخہ کو نقل کیواسطے ام المومنین حضرت حفصہ سے طلب کیا
اور بدستور سابق اونہون نے بہی اس کام پر اونہین زید بن ثابت کو اس مہم کا
مہتمم بنایا اس مرتبہ سات نسخے لکہے گئے جو بحرین و مکہ معظمہ اور بصرہ و کوفہ اور
یمن و شام کی جانب روانہ ہوئے اور ایک جلد خاص مدینہ منورہ مین رکہی گئی
جو ابتک موجود ہے اور حضرت حفصہ کا نسخہ اونہین کو پہر واپس دیا اور ان بعد
اور نسخون کا نشر اونہین کے نقل سے ہوا اور اون سب مین طرز تحریر بعینہ املا بعینہ
اونہین کے شبیہ و مماثل رہا پچہلی رسم خط اور نو ایجاد کتابت کو مطلقاً اونمین
دخل ندیا مثلاً جو نقوش کہ بین الدفتین اونکے مسطور ہین اور تلفظ مین نہین آتے
وہ آجتک بدستور لکہے جاتے ہین کسی نسخہ مین اونکا اسقاط و حذف نہو گا اور
اونمین جن حروف کا محض اشارہ دیا ہے اور وقت تلاوت اون کو پورا پڑہتے
ہین کسی نے اپنے قران مین اونہین پورا نہ لکہا ہر ایک مین بجنسہ اصل کی مطابق مرقوم
ہین اور قدماے اسلام نے تو اس باب مین یہان تک رعایت کی کہ بین الدفتین

تحریر ترجمہ و تفسیر کی بہی اجازت نہ دی بلکہ تعشیر مصاحف سے بہی زجر و ممانعت کی
اور لکھنے خواتم و فواتح سور پر حکم کراہت دیا حضرت عمر کا ہمیشہ یہی حکم رہا کہ قرآن
کبہی بقلم خفی نہ لکہا جاوے و انما اوسکی تحریر واضح و جلی ہو در صورت مخالفت کاتب کو
تعزیر و سزا ہو گی باوجودیکہ با دور و دراز مین اہل اسلام کا گزر ہوا اور مسافت
صدہا منازل و کروہ ملک عرب سے جابجا اون کا گروہ وگہر ہے اور لغات مختلفہ
اون کا کلام و روزمرہ ہے الا تلاوت و کتابت قرآن بالاتفاق سب کے یہان فقط
عربی ہی زبان و خط مین ہے وقت عبادت و تلاوت کسی نے بجاے اصل کے
کسی ترجمہ پر اکتفا نہین کیا اور نہ کبہی عند التحریر و الکتابۃ خط عربی کو استثنا کیا
یہی وجہ ہے کہ اطراف زمین کے نسخ قرآنی مصری و ایرانی اور رومی و افغانی
وغیرہم کے مابین اگر مطابقت دیجاوے محالات سے ہے کہ کسی قسم کا اختلاف عبارات
اون مین نکل آوے یا قدیم و جدید نسخون کو باہم ملا دین تو کیا ممکن ہے کہ کوئی لفظ
و کلمہ مشتبہ پاوین بمفاد و بالحق انزلناہ و بالحق نزل ہر قسم کی خطا و غلطی سے
تا نزول عبارت قرآنی محفوظ ہے اور بدلالت ما ینطق عن الہوی دیانت و عصمت
آنحضرت بہی تبلیغ مین ملحوظ ہے درحقیقت یہہ کامل محافظت قرآن جسکے اعجاز
و غرابت پر مخالفین کو بہی اذعان ہے اوس فرمان الہی کا ظہور ہے کہ خود خدا کو
اوسکے حفاظت از روے قرات اور ہم بحسب الخط و الکتابت منظور ہے کما قال
تعالی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون و قال ایضا ان علینا جمعہ و قرآنہ ثم

بیان اوسکی حفاظت کا

ان علینا بیانہ جسکا صدق اسطور پر ہوا کہ ہر عصر و دور مین ہزار ہا کو اوسکے حفظ
و قرارت کا کام دیا اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اوسکے کتابت
و تصحیح کا اہتمام کیا بالقاے ربانی اودہر قاریون مین تجوید و قرارت کا شوق موجود
ہے اودہر ایک بڑے گروہ مین بیان شان نزول و تحقیق معانی کا ذوق مشہود
ہے متکلمین کو اوسکے دیکہنے سے مطلوب تحقیق عقائد و اکتساب فن برہان و استدلال
ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اوسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال
ہے مجتہدین و فقہا کو اوسکے معنی مین غور کرنے سے مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے
محصلین نحو کی نظر مین بخواہش تحصیل اوسکا ہر ایک جملہ اور کلام ہے طلبا صرف کو
اوسکے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو
اوسکے الفاظ و حروف خاص و عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین
طرز استخراج و استنباط ہے اور یہہ اعجاز و عدہ محافظت کے علاوہ آنحضرت کا
دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گبن صاحب اپنی تاریخ رومیہ کبری کی چہٹی جلد کے پچاسوین
باب مین لکہتا ہے قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصہ یگانگت
اور متن کی عدم قابلیت تحریف ثابت ہے اور میور صاحب کہ بہت بڑے ناصر و
حامی مذہب عیسوی کے ہین جلد اول سیرت محمدیہ مین بعد ذکر قرآن کی کتابت کے
تحریر کرتے ہین محمد کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی
مین منحصر نہین تہی یہی وحی الہی تمام مسلمانون کا مبنی تہا ہر ایک جماعت عام مین قرآن کا

مضمون
پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قرآن کی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہہ
تمام روایات قدیمہ مین متواتر المعنی ہے اور خود قرآن سے بہی پایا جاتا ہی اور اسکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو
کم و بیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانون کی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن
پڑہ سکتا تہا اوسی اندازہ کے موافق اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی
رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے تو از حد مشتاق تہے اور فن
کتابت کا سامان کافی اون کے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے
وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پر
منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا درجہ پر تہی اور اوسکو وہ لوگ قرآن
کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اون کا حافظہ ایسا مضبوط اور اونکی
محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد پیغمبر کی حیات ہی مین
بڑی صحت کے ساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے اور پہر صاحب موصوف لکہتے
ہین ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد کی عادت تہی
کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اون کے پاس بہیجدیتے تہے تاکہ
اون کو قرآن اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہہ
مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریر لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ
لوگ قرآن کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہون گے بالتخصیص وہ اجزاے
قرآن جنپر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نماز مین اکثر پڑہی جاتی تہین علاوہ اون

تصریحات کے جو قرآن ہی مین خود اوسکے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک صحیح روایت
مین جسمین عمر کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قرآن کی بیسوین سورت کی نقل کا
تذکرہ ہے جو عمر کی بہن کے گہر مین ہوا اونکی ذاتی مصرف کے لئیے تہی یہہ اوس زمانہ کا
ذکر ہے جو ہجرت سے تین یا چار برس پہلے گزرا تو اگر اوسقدر قدیم زمانہ مین قرآن کی
نقلین لکہی جاتی تہین اور عام تہین درآنحالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تہے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے
کہ جب پیغمبر کو قوت ہوئی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لیے شریعت قرار پائی تو
اوسوقت قرآن کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے انتہی اور من بعد یہہ کہتے ہین
عثمان کا نسخہ ہم تک بلاتحریف چلا آیا ہے درحقیقت ایسی احتیاط سے اوسکی حفاظت
ہوئی ہے کہ قرآن کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین
بڑے اختلاف نہین بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی
وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمان کے وقت سے مسلمانون مین تنازع
اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پہوٹ پڑگئی تہی تاہم اون مین یا
ایک ہی قرآن ہمیشہ جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قرآن کا استعمال
مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی
کتاب ہے جو اوس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکہی گئی تہی غالباً دنیا مین کوئی اور ایسی
کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہی اور یہہ بہی اوسی
سیرت محمدیہ مین ہے نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا

صحیح اور بلا تبدیل محمدی کلام کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجہ مین جیسا کہ دان ہمیر نے کہا ہے
یہہ کہتے ہین کہ قران کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی
سمجھتے ہین انہی اسوجہ سے کمال محافظت قران اور اوسکا تواتر بطور حفظ و روایت
اور ہم بطریق تحریر و کتابت اور نیز از روے اسانید متصلہ و موافقت نسخ قدیمہ و منتشرہ
بغایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
و تشریح کی کیا حاجت ہے وکفی اللہ المومنین القتال بعد اس اہتمام کے اہل اسلام
سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بہی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور
سائر اعمال و احوال نبوی کے بہم پہونچانے مین بجید کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت
و عرق ریزی کی اسواسطے کہ وہ بہی مسلمانون کے نزدیک بمنطوق فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ
فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور حسب افادہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
قران کی مانند ماخذ احکام شرعی و مرجع مسائل مذہبی ہین لہذا ہر ایک حال کو علیحدہ علیحدہ
محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بسند متصل بیان کیا ہے یعنی اسطرح پر کہ فلان امر کو
آنحضرت سے فلان شخص نے بذات خود ادراک حاصل کیا اور اوس نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی
امر نقل کیا اور اوس نے روبروی فلان اوسکا تذکرہ کیا حتی کہ بطور مسطور اوسکو مؤلفین
کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور بتعداد وسائط مع تصریح اسم و رسم اور قید
ولدیت و کنیت تصانیف مین قلمبند کردہ یا من بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق
دست بدست مع ذکر سند متصل مصنف اوس کتاب تک مشہور و مروج ہوئین جنکے ذریعہ سے

آج ہزارہا آدمی جدا جدا اپنے اساتذہ کی فہرست صاحب کتاب تک کہا سکتے ہین اور
بالیقین جانتے اور کہتے ہین کہ فلان کتاب فلان شخص کی تصنیف ہے اور کتابون
کی معتبری وعدم معتبری بہی جسکا مدار و مناط صداقت و وثاقت مصنف ہے
بدینوجہ بخوبی دریافت کرسکتے ہین اور مصنفین کتب سے لیکر آنحضرت تک جسقدر آدمی
سلسلہ مین ہین اون کا رویہ عام اور تغیرات مزاج بالتمام اور بیان مولد و منشا
اور زمان ولادت ووفات اور ضعف وقوت ذہن وحافظہ کی کیفیت اور نیکی وضعی و رہست
گوئی کی پوری پوری حقیقت اور تعداد اسفار و اساتذہ اور حال تحصیل علم وشمار تلامذہ علم
اسماء الرجال مین بشرح وبسط قلم بند وضبط ہے اور اسی بنا پر حسن وصحیح اور ضعیف وقوی اور
موضوع ومدرج اور غریب شاذ ومنکر وغیرہا انواع خبر کہ مفصلا اصول حدیث مین مذکور ومبین
ہین مقرر ومعین ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ تصنیف وتصحیح محدثین کا اگر فی الحال اعتبار نہ کرین حدیث کی
صحت ووثاقت بطور خود ہی ہم آپ دریافت کرلین باوجود مرور دہور معرفت راویون کا صدق
و زور معلوم ہوسکتا ہے ارباب اب باجمعہا اس تحقیق سے محروم ہین بلکہ اون کی خود الہامی
کتابین بہی کتب حدیث کی بہ نسبت اعتبار مین بوجوہ شتی ساقط ومتفاوت ہین اولاً اسوجہ سے
کہ ہر ایک حدیث وخبر بنص سابق الذکر ماخذ حکم شرعی ہے بخلاف ابواب وکتب مندرجہ بیبل کے
کہ اونمین سے بہت سا حصہ احوال مکلفین سے بحث وتعلق نہین رکہتا پس دونون کی تدوین
وتالیف مین تفاوت کوشش وسعی بیبین سے بفرق جلی ظاہر ہے ثانیاً رسول خدا صلعم نے واسطے
تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ وتبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نضر اللہ امرءً

سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ وغیرہا سے بجید ترغیب وتحریص افراد امت کو دی جسکے سبب قرون اولی ہی سے لاکھون علمانے اوسکی تحقیق وتفتیش مین اپنی عمرون کو محو وفنا کر دیا ایک ایک حدیث کیواسطے اقطار زمین پر پہونچی اسفار عظیمہ اختیار کیے مصائب جمہ سرپر لیے جز آنحضرت کسی نبی نے واسطے تبلیغ کے ایسی ترغیب نہین دی اور نہ اوائل سے کسیکے اتباع نے تدوین احوال کیواسطے ایسی گرم جوشی کی ثالثًا رواۃ اخبار نے مقاصد آنحضرت کو اوسی زبان مین بلکہ حتی الامکان اونہین الفاظ مین بیان کیاہے اور مولفین بیبل نے زبان نبی کی موافقت وپابندی بہی نہین کی حالانکہ اختلاف زبان سے بہت سے مطالب مین لامحالہ قصور وفتور ہوجاتا ہے۔ رابعًا کتب حدیث مین ہر ایک حال وخبر اور روایت واثر مع سلسلۃ السند مرقوم ومذکور ہے۔ خامسًا وہ کتابین بہی محدثین سے بالاسانید ماخوذ ومتداول ہین۔ سادسًا اون کتابون کے مصنفین بذات وصفات معین ومشخص بلا اختلاف ہین۔ سابعًا مجامع ومسانید حدیث اپنی اصلی ہی زبان مین تا حال محفوظ وموجود ہین۔ ثامنًا جمیع نسخ قدیمہ وجدیدہ اور کتب ہر قریہ ودیہہ باہم موافق ومتحد ہین اون مین مطلقًا کمی بیشی نہین ہوئی مثلًا محمد بن اسمعیل بخاری نے سات ہزار دو سو چہتیر حدیثین اپنی کتاب مین جمع کین وہ بجنسہ ابتک موجود ہین نہ کسی متبع سنت نے اون مین تحریف کی اور نہ اہل بدعت سے کسی نے اصلاح دی اور یہہ امور رسائل وکتب بیبل مین بالکل متروک ومہجور ہین باوجود بیشمار خرابیون کے کتب مقدسہ کو قرآن کے مقابلہ مین لانا جسکے ابتدا سے کامل محافظت باتفاق موافق ومخالف ثابت ہو صریح ظلم وبے انصافی ہے چنانچہ مہو بیان ...

بھی بعد انصاف یہہ بات کہی مسلمانون کا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کی اختلاف عبارات سے مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکی حالات اور اصلی امور مین کچھہ بھی مناسبت نہین ہے انتہی

فضیلت خامسہ

فضیلت خامسہ ہر معقول پسند و سلیم الطبع کو معلوم ہے کہ منشا جمیع افعال حسنہ و سیئہ اور مصدر اعمال پسندیدہ و ردیہ انسان کا قلب ہے آدمی کی ہر نیکی بدی کیواسطے اوسیکی بھلائی برائے شرط ہی اگر صالح ہے تو خواہ مخواہ اچھے ہی کام سرزد ہونگے اور عیاذاً باللہ اگر وہ بگڑ گیا سراسر حرکات ناشائستہ اور بد ہون گے اور جب یہہ امر معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ اصلاح قلب پر جسطرح کہ اسلام مین خیال ہے دوسرے دین مین اوسکا نظیر معدوم و محال ہے کیفیت اہوال و شدائد آخرت کہ قلب کے واسطے سبب رقت اور احوال طبقات نار و جنت کہ احتراز سیئات و منکرات اور شوق و رغبت حسنات و خیرات پر باعث ہین جسطرح کہ بکمال حسن بیان شرح و بسط کے ساتھہ حدیث و قران مین ہین سائر مخالفین کی مذہب و کتب سے کسی مین نہین بروز محشر بیان معاوضہ مومن و مرتد اور محاسبہ ہر نیک و بد اور وقت نزع بقصد قبض روح علی حسب الاعمال ہولناک و درد انگیز یا بہجت افزا و بہجت خیز صورتون مین ملائکہ کا نزول اور قبر کی صعوبات اور مکارہ و مضائق اور بعد امتحان و امتحان منکر و نکیر ترتب رنج و راحت اعمال کی موافق اور کربت و سختی اور مصائب و دواہی صحرائے قیامت اور عدم منفعت مال و اولاد اور ترک نصرت و رفاقت اہل محبت و قرابت اور غلبہ خوف سے عروض سکر و بیہوشی اور سوائے فکر ذات دوسرون کے فراموشی و ظلمت شدید مین صراط پر کہ جہنم کا پل ہے بال سے باریک تلوار سے تیز عبور کرنا اوسوقت سوا سلامتی اعمال

وروشنی ایمان کیطرح نجات ونزرنہ ملنا اور صبر وشکر تمام عمر کا حساب وکتاب اور اپنی معارف کی نسبت جمیع اعضا وجوارح سے جدا جدا سوال وجواب ہر قسم کے گنہگار پر مطابق عمل کے خدا کا خشم وقہر ہر کنا اور ہر نیک کردار وخجستہ کار پر اوسکی رحمت ومہر کا ہونا اور محض بحکم رب الارباب اور بلا مداخلت احدے وبغیر مزاحمت غیرے تقسیم عذاب وثواب اور اہل نار کی تکلیف وپریشانی اور شدت عطش وجوع سے ازحد ترددو حیرانی اور خدا کے دیدار اور اوسکے ذکر وشکر سے اہل جنت کے ہر وقت رطب اللسانی اور تہیہ عیش وکامرانی از قبیل لذائذ جسمانی وروحانی کہ تفصیل تمام خیر الکلام وکلام خیر الانام میں ہیں جسکے سننے سے ہر شخص کا دل گناہ ناپاکی پر جرئت وبیباکی سے لرز جاتا ہے اور خوف خیبت وخسران ابدی ارتکاب افعال قبیحہ سے ہمیشہ مانع قوی رہتا ہے اسیواسطے مومن کامل خلاف حکم خدا نہ کسی عضو کو بیجا صرف کرتا ہے اور نہ قلب کو ماسوی اللہ کیجانب مائل ہونے دیتا ہے بظاہر اگر کسیوقت معاملات دنیوی خرید وفروخت میں مشغول ہو یا ازدواج واولاد کی جانب متوجہ مگر اوسکی رضا طلبی سے اون کاموں میں بھی درحقیقت کبھی غافل نہیں رہتا اور تذکیر بایام اللہ ومواخذہ دنیوی سے زجر وتہدید اور خدا سے ہر دم خوف ورجا کی تعلیم اور وعد ووعید ظہور ووقوع عذاب ورحمت اسی عالم میں حسب مشیت بتاچاہا اوسکے علاوہ ہیں کما قال تعالی

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ شریعت اہل اہل کتاب میں کہ کتب خمسہ حضرت موسیٰ سے عبارت ہے حشر ونشر کا مطلقاً ذکر نہیں اور نہ کہیں بیان سے عذاب وثواب ثابت اتباع ونافرمانی میں فقط خسران ومنفعت دنیوی کا بیان ہے

آیہ ۱۱ استثناء وغیرہ

پرہیزگاری کی حالت مین ترقی مال وبقاے سلطنت اور کثرت اولاد و دولت کا وعدہ ہے
اور اختیار گمراہی وکجی مین اسیری ومغلوبی اور بلاہای ناگہانی وہمہ وقتی کا ہونا بسبب اسکے
نتیجہ ہے کہ طالب اسباب دنیوی اور مشتاق نعماے ظاہری کے سوا ارباب قناعت وتقوی
اور زہد وورع والون سے کوئی بھی اوسکی پابندی اپنے ذمہ ضروری ولابد نسمجھیگا
اور عہد جدید سے اگرچہ وجود جہنم مستنبط ہے سو قطع نظر اسکے کہ اوسمین تذکرہ جنت کہ
خداے پاک کی رحمت کاملہ کا مظہر ہے اور اختیار لذات وشہوات حسی وجسمی سے مانع اوسکی
جز ہے مطلقاً پایا نہین جاتا جسکے شوق ورغبت مین لوگ نعماے دنیا اور صرف قواے
شہوانیہ سے محروم رہین اور اپنے صبر وتکلیف کا عوض وبدلہ وہان کی نعمت وراحت کو تصور
کرین اوس کے موافق جہنم کا بیان کسیکے دل پر قوی اثر بھی نہین کرسکتا اسواسطے کہ
تشریح حدت نار ودرکات اور انواع معاصی پر تقسیم طبقات اور قوت اشتعال والتہاب ور
اطوار واقسام عذاب وردوزخیون کا اضطراب انتشار اور اظہار فغان واضطراب جسطرح کہ شریعت
محمدیہ مین مبین ہے اور انذار وتحذیر مین اوسکو کامل تاثیر ہے کما قال تعالی وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا انجیل مین بالکل
مفقود ہے اور نہ اوس سے شدائد یوم الحشر اور قبر کا عذاب ودرد کسیکے گوش زد با این ہمہ سواے
اسلام دوسرے مذاہب سے امید صلاح وانتظام بالکل خیال خام ہے۔ فضیلت سادسہ
یہ ہے کہ حسنات وبرکات کا نشر اور عادات وعبادات مین ہر طرح کے کمالات ومحاسن کی ترویج
وتکمیل شریعت اسلامیہ سے باحسن الوجوہ میسر وممکن ہے بخلاف سائر ادیان کے کہ اون کی مطابق

تفصیل نوع ۶ فضائل اور محاسن کے ساتہہ بعض اصناف و اقوام مخصوص ہین اور بعض محروم
اور تفصیل بعض احکام سے بعید دقت و ضبط اور سخت منیق و مفسدہ اکثر آدمیون کو معذور و
مجبور کر دیتا ہے مثلاً از روی توریت بنی اسرائیل کے بارہ فرقون سے شرف خدمت مسکن
باب ۳ گنتی
شہادت اور اوسکے اسباب و لوازم کی محافظت ہمیشہ کے واسطے فقط ایک گروہ بنی لاویون
سے متعلق ہے باقی گیارہ فرقے اوس سعادت سے محروم رکہے گئے اور عہدۂ کہانت و امامت کہ وہ تہے
منجملہ بنی لاویون کے خاص حضرت ہارون اور اون کی اولاد پشتہا پشت تک مخصوص و مستثنی ہین
اور نیز اون لوگون کیلئے کہ کسی نہج سے ناقص و عیب دار ہون جیسے اندہا یا لنگڑا اور جسکی ناک
باب ۲۱ احبار و باب ۲۳ استثنا ۱۲
چپٹی ہو یا کسی عضو مین لمبی بیشی ہو یا جسکا پاؤن یا ہاتہہ ٹوٹا ہو یا کبڑا یا بونا ہو یا آنکہہ مین نقص ہو
یا داد یا کہجلی رکہتا ہو یا اوسکے خصیے کچلے گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالے گئے ہو اور
عمونی و موابی و حرامی بچہ کے واسطے اور دسوین پشت تک اون کی اولاد کے لئے یہہ
حکم ہے کہ انمین سے کوئی ہمیشہ تک جماعت خداوند مین داخل نہو اور نہ خیمہ گاہ کے نزدیک آوے
اور پردہ کے اندر داخل نہو اور نہ مذبح کے قریب جاوے اور نہ اپنی قربانی آگ سے گزرانے
پاوے اور علی ہذا القیاس مبروص و مجذوم اور صاحب جریان وغیرہ تا حصول صحت تحصیل
حسنات کثیرہ سے شرعاً محروم و بے بہرہ ہین بالعکس اسکے قران مین صاف صاف خدا نے
ہر کسی پر یہہ حکم عام دیا اِنّی لَآ اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنکُم مِّن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی بَعضُکُم مِّن بَعضٍ اور
فرمایا مَن یَّعمَل مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ
وَلَا یُظلَمُونَ نَقِیرًا اور ارشاد ہوا مَا یَفعَلُوا مِن خَیرٍ فَلَن یُّکفَرُوہُ وَاللّٰہُ عَلِیمٌ بِالمُتَّقِینَ

اس اشتہار کے بموجب اعمال صالحہ سے ہر امر کو ہر شخص ہر وقت کر سکتا ہے کوئی عبادت و فضیلت کسی قوم و فرقہ یا صنعت و حرفہ سے مخصوص نہین اور نہ کسی گروہ کو اکتساب فضائل سے ممانعت نہ مریض و بیمار کسب فضائل سے گنہگار ٹھہرتا ہے اور نہ کوئی مجرم و عاصی بعد توبہ و استغفار یا بعد عفو صاحب حق خواہ مخواہ خطاکار و سزاوار دار رہتا ہے استحقاق جزا علی حسب الاخلاص و الاعمال ہے نہ ضعف و قوت ملحوظ اور نہ کمال و نقصان جسمانی پر خیال ہے کما قال تعالی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى وقال ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ وقال وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا معہذا بموجب احکام کثیرہ شریعت محمدیہ تفرقہ امیر و غریب اور تمیز رذیل و شریف مفقود و مرتفع ہے جیسے ادای مناسک حج کے وقت تمامی خلقت کا ایک حالت و صورت پر رہنا اور بالاشتراک سب لوگون کا عرفات و منی مین قیام کرنا اور عامہ مساجد و مشاہد مین صفوف و جماعات عید و جمعہ مین جمیع اقوام کا باہم مختلط و مجتمع ہونا کہ جمیع مسلمانان شرق و غرب اور باشندگان سند و عرب کے نزدیک بالاتفاق مختار و معمول بہا ہی اور عیسائیون کے نزدیک ہر چند بعد اعتقاد کفارہ و تثلیث کوئی حکم ہی واجب العمل نہین اور نہ اتباع شریعت درست و جائز ہر فرد انسان اخلاق و اعمال مین محض مطلق العنان ہے مگر اسپر بہی ان لوگون مین تکلف و امتیاز ملکی و قومی بکثرت ظاہر و عیان ہے کبھی کوئی یورپین گو کیسا ہی حقیر و ادنی کیون نہو سوا اہل وطن کے کسی کرسٹین کے ساتھ گرجا مین نماز نہ پڑھیگا اور ایسے ہی معاملات دنیوی مثل اکل و شرب وغیرہ مین اوسکی معیت اگرچہ وہ کیسا ہی

شریف وجلیل القدر رہو روانہ کہیگا اسیواسطے یورپین دکرسچینون کی گرجا متفرق
وعلیحدہ ہوتے ہین اور حلم وخلق عیسوی کہ مقتضائے انجیل ہی بوجہ اسکے کہ اسکی
تعمیل مستلزم فتنہ وفساد ہی کسیوقت قابل اتباع نہین ہی سبب ہے کہ سلف سے آجتک
کوئی عیسائی ٹہیک ٹہیک اوسکا پابند نہین ہوا ہے کسی عیسائی کا یہہ حال نہین سنا کہ اوسنے
باوجود قدرت وقوت انتقام وقت طمانچہ ایکطرف کے دوسرے رخسار کوبہی ظالم کیطرف
جہکا یا ہو یا وقت چہین لینے قبا کے سعے حصول تہر وغلبہ اپنا کرتہ بہی اوسے بخشتا ہو یا کہاے
کون بہرکے بیگار کی بلاعذر وانکار دو کوس بطیب خاطر چلا ہو یا اپنا مال تمام وکمال راہ
خدا مین خرچ کر دیا ہو زمین پر کہ کیڑے اور مورچے خراب کرتے ہین اور چور سیند ہ
دیتے ہین کچہہ بہی نہ رکہتا ہو یا خدا پر ایسا متوکل ہو کہ فکر معیشت سے مطلقاً غافل ہو یا سفر
کی وقت زاد وراحلہ اپنی ساتہہ نہ لیتا ہو یہہ فضل دیکہو کسیکو حاصل نہین ہوا بلکہ اس سے
برعکس عیسائیون سے زیادہ دنیا کا حریص وطامع اور ذات خدا سے غافل وغیر قانع
کوئی بہی قوم وگروہ نہین تحصیل دنیا کے واسطے ہر طرح کا کذب وزور اور فریب ودغا اونکی
آئین مروجہ کا منشا ہے جو خود غرضی وتحصیل مال بلاخیال حرام وحلال کیواسطے ہرایک
وضعہ منجملہ قوانین اصلاح دنیا ہے ظالم سے عفو وتجاہل ایسا خود ان کے پادری اور
راہب دنیا سے زیادہ جابر وغاصب ہوتے ہین جنکے تعصب بیجا اور حکام کی ناروا تحریک
واغوا سے ملک کے ملک ویران وخراب ہوگئے اسکے سوا پولوس مقدس نے بالہام روح
خدا ایک حکم نیا عیسائیون کو اور دیا یعنی تزوج ونکاح سے تجرد ورہبانیت کو بہتر بتلایا

اور اوسیکی جانب تحریص و ترغیب دی جیسا کہ باب ہفتم خط اول قرنتیون سے واضح
ہے اور اس مسئلہ کی تاکید و رعایت تدملے عیسائی مشایخون اور رومانی اسقفون سے
منقول ہے چنانچہ دالسیوس اور امبردس اور سری سیوس اور جیروم اور اون کے
ماورا جیمس اکبر وغیرہم نے اسکی ازحد تائید و حمایت کی ہے حتی کہ اسی بنا پر کونسل
رلبیریس سے ۳۰۵ء مین عموماً بشپ اور پادریون کو مناکحت سے قطعاً ممانعت
ہوگئی اور ۵۸۹ء مین کونسل تولیدو سے یہہ فرمان جاری ہوا کہ جب کوئی عورت
کسی پادری سے شتیہ ہو اوسکو فوراً باجازت عدالت بیچ ڈالا جاوے اور قیمت اوسکی
پرورش غربا و مساکین کے صرف مین آوے اور ابتک اوسی کے موافق پادریان
رومن کیتھلک مجرد رہتے ہین آسیر کیا کچھہ مضار و مفاسد مرتب ہوئے ادنی نتیجہ اس
حکم کا یہہ ہے کہ خود جیمس اکبر نے جب اپنا تالاب صاف کرایا چھہ ہزار بچون کی کھوپریان
اوس سے برآمد ہوئین جنکو پادریصاحبون نے بقصد اخفائے معائب بعد ارتکاب زنا
و قتل ناحق اوسمین غائب کیا تھا بنظر ایسی ہی قباحتون اور بہت سے نقصانون کی
خدای عزوجل نے اپنی کلام پاک مین درضمن شکایت عیسائیون کے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً
ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا اور اوائل سترہوین صدی مین بانیان فرقہ پروٹسٹنٹ اتباع لوتہر وغیرہ نے
اس حکم کی اصلاح ضروری سمجھی اور نکاح کی اجازت پادریون کو بمجبوری دی معہذا دعوت
حضرت عیسی اور تعلیم و تلقین جناب موسی فقط اولاد و احفاد یعقوب علیہ السلام سے

متعلق ہے عام زمانہ کی اصلاح وتہذیب اور ہدایت وارشاد غیر اقوام سے اونکو کچھ سروکار نتھا
اسیواسطے حضرت موسی نے اقوام اموری حتی فرزی حوی یبوسی وغیرہم سکنای ملک
کنعان سے کسیکو قبل از مقاتلہ اتباع دین وشریعت کے جانب بند و دعوت نہ کی اور نہ کبھی اونکو
امر حق کی بابت موعظت وہدایت فرمائی ایسے ہی حضرت مسیح نے بھی جب اپنے بارہ شاگردونکو
وعظ وہدایت کرنیکی اجازت دی الا اونکو یہہ فہمایش کردی کہ غیر قومون کیطرف نجانا اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل ہونا اور یہی سبب ہے کہ اطراف صور وصیدا مین جب حضرت
بذات خود پہونچے اور اوسوقت ایک کنعانی عورت نے فریاد کی کہ ای داود کے بیٹے مجھپہ
رحم کر میری بیٹی دیو کے غلبہ سے بیحال ہے بوجہ اجنبی وغیر اسرائیلی ہونیکے اوسے خطاب
نکیا تب شاگردون نے اوسپر رحم کہا یا منت کرکے عرض کی کہ اوسے رخصت کیجے کیونکہ وہ ہمارے
پیچھے چلاتی ہے حضرت عیسی نے ارشاد فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کی کہوئی ہوئی بہیڑون کے سوا
اور کسی کے پاس نہین بہیجا گیا پر وہ عورت آئی اور سجدہ کرکے کہا ای خداوند میری مدد کر حضرت
نے جواب مین کہا مناسب نہین ہے کہ لڑکون کی روٹی کتون کو پہینک دیوین باب پانزدہم
انجیل متی مین یہہ روایت موجود ہی اور وای ٹیلر کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک عالم معتمد
معتبر ہے اسی بنا پر لکھتا ہی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلیہ
غلطی کی ہی نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بھی بلکہ حواریون نے بھی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت
طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بہی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون
سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین انتہی اور جان دیون پورٹ کہتا ہے یہہ صادق

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کیواسطے پیدا ہوئے تہے وہ قوانین جو اس قوم کے لئے مقرر ہوئے تہے ایسی شکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اوسمین نہ داخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آپ ین حلقتیشن یعنی حواریون کیطرف منسوب ہین اونسے بہی یہہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریون کو اس باب مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہے یا نہین انتہی سوا اسکے حضرت عیسیٰ محمد رسول اللہ حضرت موسیٰ کی مانند صاحب شریعت مستقلہ نہ تہے بلکہ حضرت داود و یسعیاہ اور دانیال و یرمیاہ وغیرہم دیگر انبیاء بنی اسرائیل کی مثل انکے کل چال چلن اور طریق پرستش و عبادت اور تعلیم و ہدایت مین باستثنای دو چار احکام اخلاق و اخلاص کے شریعت موسوی کے تابع تہے اسیواسطے ہمیشہ اونہین احکام کی ترویج و تائید اور اونہین کے تعمیل کی تاکید لوگون سے کرتے رہے چنانچہ انجیل کے مقامات متعددہ سے اسپر شہادت ملتی ہے اور خاص بنی اسرائیل سے تعلیم توریت کا اختصاص سابقاً معلوم ہو چکا اور مسئلہ اجماعی ہے پس موافق اسکے — خلق اللہ اکثر کتابی تعلیم حسنات و فضائل سے مہجور و ممنوع تہی اور اسیطرح اخلاق الہی کتاب طبہ ہوس ہین بعض کو اپنے تلامذہ سے یہہ نصیحت کرتا ہے کہ عمدہ مسائل اخلاق و حکمت کی تعلیم و تعمیم کرنا نچاہیئے اور ایسا ہی کرشن نے ارجن سے کہاہے چنانچہ گیتا مین یہہ حال لکہا ہے ان سبکے برخلاف قرآن نے آیۂ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ سنا کے سکان تمامی روی زمین کو بلاتخصیص قوم و ملت اور بغیر تقیید عوام و خواص راہ نجات بتادی اسرار نکات علم و معرفت اور رموز و دقائق حقیقت و توحید عموماً شائع و ذائع کردی اور

جو احکام کہ مستلزم مفاسد و مضار تہے اون مین سے بہی کسیکو باقی نرکہا کوئی فرمان و ارشاد
ایسا نہین کہ وہ بنای فتنہ و فساد ہو۔ فضیلت سابعہ خلاق عالم کی معرفت اور اوسکی (فضیلت سابعہ ۷)
ذات و صفات سے بحث اور ہر وقت و ہر لحظہ ہر ممکن و موجود پر علما و قدرتًا اوسکا تسلط
و احاطہ اور کمال تنزیہ و تقدیس بلا شائبہ عیب و نقصان اور بدون استلزام امتناع
و استحالہ جسطرح کہ مشروحًا قران مین ہی حتی کہ کوئی آیت و جملہ اوسکا اس بیان سے خالی
نہین کسی مذہب و مشرب مین اوسکے مثل و نظیر کیا عشر عشیر بہی موجود نہین چنانچہ یہہ امر
اصل اوّل سے بخوبی ظاہر ہے۔ فضیلت ثامنہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ یعنی خاص (فضیلت ثامنہ ۸)
اللہ ہی کیواسطے لوگون سے مصالحت و اتفاق اور اوسی پر مخالفت و افتراق ہو بدینوجہ
کہ جو شخص خدا پرست اور شہوات سے متقی و پرہیزگار ترقی دین کا خواہان و طالب رضائے
پروردگار ہو بلا لحاظ توطن و قرابت و بغیر پاس شرافت و وجاہت اوس سے محبت و خلوص
رکہنا اوسکی تائید و حمایت مین صرف جان و مال سے دریغ نکرنا جمیع حوائج ضروریہ اور اپنی
کل ضروریات دنیویہ پر اوسکی نصرت و اعانت مقدم سمجہنا اور منکرین توحید و سائر کفار
و مشرکین سے للہ فی اللہ بلا مداخلت نفسانیت دریا بغض و تنفر رکہنا اور شقاق و نقار
گو کیسی ہی قرابت قریبہ یا رشتہ اخوت و ابوت ہی کیون نہو یکسر قطع تعلق کر دینا اور اپنی
محبت طبعی اور تمامی تعلقات دنیوی کو بمقابلہ مرضی حضرت رب العزت بالائے طاق رکہنا
اقارب و اعزہ سے اگر کوئی کافر و مشرک ہو بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء
حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ صاف صاف کہدینا اور بعد ایمان و تصدیق ہر شخص کو

[illegible]

اگرچہ مصدر تقدیع جسمانی و دشمن جانی رہا ہو حسب ارشاد فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ بلا تمیز و تفریق حقیقی بھائی کے مثل
اپنا رفیق و صدیق جاننا گزشتہ مشاجرات و قضایاے سابقہ سے معاً دست بردار ہو جانا
بجز خیال ازدیاد اخلاص و اتحاد خلاف و شقاق بینین سے مطلقاً سروکار نہ رکھنا حاصل
کلام اس باب مین یہ کہ اپنے قواے شہوانیہ و آلات غضبانیہ کو تمامہا واسطے خدا کے
مقید و تابع کرنا اور تعمیل احکام شرعی و ادراک مرضی حق تعالی کو کل معاملات ذاتیہ و
علائق ضروریہ پر ترجیح و تقدیم دینا در صورت عصیان لذت کو نزات خیال کرنا اور
اتباع حکم مین ذلت و عجز کو عین عزت و فخر تصور کرنا اور مخالفت و موافقت مین خودی
سے درگزرنا اور اپنے جسم و جان کو خدا ہی کیواسطے نذر کرنا فقط خاصہ اسلام و ایمان
ہے قال تعالی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ
لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وقال قُلْ اِنْ کَانَ
اٰبَاؤُکُمْ وَاَبْنَاؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْہَا
وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَہَا وَمَسَاکِنُ تَرْضَوْنَہَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
اور منشا حقیقی اسکا یہ ہے کہ بالذات محبت و اخلاص فقط ذات خدا کے ساتھ خاص ہے
ما سوا اسکے سب سے تعلق اتحاد و مودت بالعرض و التبعیت ہے اسیواسطے بالاستقلال محبت
غیر خدا اور نہایت خوف و رجا شرعاً شرک قرار پایا ہے قال من عز و جل وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَہُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

رِّ تال آتخشونہم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین پس جو چیز
کہ مرضی و محبوب کبریا ہی مخلصین کے نزدیک لامحالہ وہ شئے خوشترین لذائذ و نعما ہے
اور جو شخص کہ عند اللہ ماجور و مثاب ہے مقربین کی نظر مین بحکم عادت و قاعدہ بالضرور
ولی دوست اور بہترین احباب ہے اور ہر فعل و عمل کہ مکروہ و مبغوض خدا ہی ایمان والون
کے دل مین بلا ریب و شک مذموم و برا ہی یہہ اصل دربارہ استیصال محرمات شرعیہ و رسومات
داہیہ اور تحریک و تاکید حکم و مصالح اور ترغیب و تائید مسائل اخلاق و اصول دینیہ
مین بہت بکار آمد ہی مہمات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ اتفاق قومی سے ممکن ہے اور
نہ اہل وطن کی ہمدردی سے اس اصل کی بدولت بدون ارتکاب دقت و پریشانی بکمال
سہولت و آسانی سرانجام پاسکتے ہین بوقت ظلم و ہجوم اعدا یا تعرض مصائب قحط و بلایہ
افراد منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل بسلسلہ واحدہ ہین اعانت جان و مال سے بخوبی
کام دیسکتے ہین اس اصل مین بہی خاصتہً اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ ہے از رو ے
دین کسی مذہب و ملت مین یہہ تعلیم و تلقین نہین عیسائیون کے نزدیک تو بغض سے
بانواعہا مذموم و قبیح ہے اوسمین نہ للّٰہیت کی قید ہی اور نہ خصوصیت عمرو و زید اور دائرہ
محبت کو اسقدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاۃ و اصحاب
خطا کا دخول اوسمین بالیقین معلوم ہے اور باعتقاد یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
کیواسطے عام ہے مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہے اور
بہ نسبت ترغیب و تحریص و تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلعم کی خاص اس بارہ مین ہی

بدرجہ غایت قصر وکوتاہی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مماثل کسی ملت سے کامل جوش وخروش حاصل نہیں ہوا ایسی اسلام کے سوا کوئی بھی طریقہ قبض وبسط بیجا سے خالی نہیں

تنبیہہ ضروری البغض فی اللہ سے یہہ مراد شارع کی نہیں ہے کہ جب کسی آدمی سے اتفاقاً کوئی خطا خلاف شرع سرزد ہو یا عمداً کوئی جرم و قصور اوس سے کبھی ظہور میں آوے یا کسی سے اعمال و عقائد مین کسی قسم کی مخالفت ظاہر پائی جاوے فوراً ہی دشمن جونخوار اور صورت سے بیزار ہو جاوے ایذا جسمانی وتکلیف روحانی مخالف کیواسطے ضروری جانکر تدابیر نقصان و ضرر اوسکے مال و اولاد مین جسطرح کہ ممکن ہو بروے کار لاوے ایسا خیال کرنا بڑی خطا و غلطی ہے بلکہ ایسی توہم سے اسلام کے روشن چہرہ پر بیوجہ داغ لگتا ہے مطلب اصلی اسکا یہہ ہے کہ ارتکاب منکر مین بذات خود کبھی شریک نہووے اور نہ دوسریکے واسطے اجازت ورضا مخالفت شرع پر مفہوم و ظاہر ہو مرتکب افعال شنیعہ پر دائما اپنی مخالفت کا اظہار قولاً و فعلاً کرتا رہے بدی کے معلوم ہوتے ہی ذاتی دشمنوں کی مانند اوسکے استیصال و قطع مین بدل مصروف و متوجہ ہو جاوے کمال ہمدردی کے ساتھہ اور حیلا سے برائی کو بہدلانے اور بھلائی کی جانب بہ تدبیر معقول بلاوے تالیف قلب اور رفق و نرمی سے ہو خواہ بمصلحت وقت اظہار ملال اور حرارت و گرمی سے قال تعالیٰ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وقال وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور حضرت ہارون وموسیٰ کو حکم ہوا اِذْھَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا

لعلہ یتذکر او یخشی ورنہ باب ہدایت بالکل بند ومسدود اور طریق دعوت و پند عالم سے مفقود ہوجائیگا ارشاد باری الا تفعلوہ تکن فی الارض فتنۃ و فساد کبیر اسکے واسطے تقویت وتائید ہماری اس تقریر کی شاہد مستنیر ہے فضیلت تاسعہ حفظ نفس و حفظ نسب و حفظ دین و حفظ عقل و حفظ مال - اصول خمسہ مسلمہ ارباب مذاہب وجمہور اہل کمال ہین جب ان کی موافقت پہ قواعد ہر مذہب کو جانچا سائر مذاہب کی نسبت تعلیم محمدی کو محکم واستوار قرار واقعی پایا جب قدر تفتیش مسائل مین سعی کی احکام اسلام مین اصول مذکورہ کو سب سے زائد ملحوظ و مرعی دیکھا حفظ نفس کی بابت جابجا آیات قرانی مین تاکید شدید ہے قال تعالی والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہانا وقال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا قتل بیوجہ عموما ان آیتون کی روسے کتنا بڑا جرم وقصور قرار پایا کہ وعید تضعیف عذاب خلود فی النار جو شرک و مرتد کیواسطے قران مین وارد ہے قاتل ناحق پر بھی بلا تفاوت موجود و ثابت ہے اور قاتل سائر الناس کی مانند وہ بجمیع زجر وعقوبت کے قابل ہے اور اسیطرح نفس واحد کا حفظ اجر و ثواب مین احیائے افراد بشر بتمامہا کی شبیہ ومماثل ہے آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور ولا تقتلوا انفسکم سے ہر قسم کے مہالک وخطرات سے حکم حفاظت نفس و اجتناب اور اقدام

بدپرہیزی و خودکشی سے ضرور تصیانت و احتراز ظاہر ہے اور بحکم لا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان خطاء کبیرا - اور قد خسر الذین قتلوا اولادهم سفها بغیر علم وحرموا ما رزقهم الله افتراء علی الله قد ضلوا وما کانوا مهتدین اور اذا بشر احدهم بالانثی ظل وجهه مسودا وهو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر به ایمسکه علی هون ام یدسه فی التراب الا ساء ما یحکمون وغیرہا کی بموجب اولاد کا قتل ہمہ وجوہ مسدود وممنوع ہے قدیم سے عرب کے لوگون مین رسم قبیح دخترکشی مروج ومشہور بلا نکیر تھی عموماً اولاد کا مارڈالنا۔ افلاس وفقر کے خوف سے اور بیٹیون کا قتل خصوصاً غیرت وحمیت کے لحاظ سے اونلوگون مین شایع وذایع تھا اکثر اوقات ولادت ہی کیوقت لڑکیون کو زندہ درگور کردیتے اور کبھی بعد پرورش وتربیت قتل کرڈالتے بلکہ تقریباً تمام جہان مین قبل از ظہور اسلام ایسی ہی مراسم بیہودہ منافی حفظ نفس جاری ومروج تھی حکماے روم ویونان اور عقلاے مصر وفرنگستان سے کسی نے بھی اس فساد کی استیصال وانسداد کی فکر وتدبیر نہ کی بلکہ اس اصل کے برعکس افلاطون وارسطو سے قتل اولاد کی تائید وتجویز رہی چنانچہ ارسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لڑکون کی پرورش بزور سیاست روکنا چاہیئے ایسے ہی خیالات سے منجملہ حالات باشندگان یونان کے یہہ بھی ایک عام دستور تھا کہ جس شخص کے اولاد ہوتی وہ اوسکو اعیان وعمائد زمان کے روبرو لاتا اگر وہ تندرست وتام الخلقت نکلتا تو تربیت وخدمت کا حکم اوسکے والدین کے نام جاری ہوتا ورنہ قعر کوہ طیجیتوس مین پھینکدیا جاتا

ملک روم مین بہی اولاد کی پرورش ماباپ ہی کی راے وخواہش پر موقوف ومنحصر
ہتی اور ہندوستان وچین مین بہی ایسا ہی طرز وطور رہتا چنانچہ بعض اطراف ونواحی
مین ابتک بہی رسم دخترکشی رایج وباقی ہے اور بزعم بعض قتل نفس وخودکشی عبادات
سے معدود ومتصور ہوتی مثلاً ہندؤن کے نزدیک بیوہ کیواسطے آگ مین جلکر خاک
ہونا اور کوہ ہمالہ کے بعض غارون مین راہ بہ کنشٹہ سمجھکر اپنے آپ کو معدوم وہلاک کرنا
اور آدمی کی قربانی چڑہانا بقصد تقرب صنم ووثن اور ریاضات سخت وشدید سے
تحلیل وتضعیف روح وبدن یا بجاے تحقیق حق واخذ شہادت عدالت سے متخاصمین کو
باہمی مقاتلہ ومجادلہ کی اجازت ملنا اور ظفر وفتح کو دلیل حقیت وصدق دعوی گردانا
کہ اکثر بلاد ہند وفرنگ مین اُن پر عمل تہا یا بنا بر نفسانیت وجہالت زمانہ جنگیون کی رعایت
رکہنا جنمین قتال ناحق وخونریزی بیشمار وقوع مین آتی کہ اقوام عرب مین حجت شجاعت
وغیرت گردانی جاتی ان مین سے اسلام کی بدولت کیسکا بہی نام ونشان تک نرہا عذاب
وعقاب کی تقریر دلپذیر نے حفظ نفس کو بہمہ وجوہ محکم ومکمل کردیا از روے شریعت اسلامیہ
ہر چند سہو وخطا کا محاسبہ نہین اور نہ اوسپر خوف مواخذہ ہے لیکن قتل خطا پر دیت
مسلمہ وتحریر رقبۃ اور درصورت عجز صوم شہرین متتابعین بطور کفارہ حتماً مقرر ہے
تاکہ بلحاظ حفظ نفس اس خوف سے ہرشخص ہر دم وہر وقت رکہی بلکہ جمہور ملیین کی علاوہ
ترقی بنی آدم کیواسطے بہت سے اسباب وذرایع پیدا کئے لونڈی غلام اور بیوہ ومطلقہ
کی نکاح کا حکم دیا تجرد ورہبانیت کو کہ عرصہ دراز سے عیسائی مشایخ واکثر حکماے ہند

وغیرہم بزعم خود فضیلت عظمی تصور کر رہے تہے قاطع نسل سمجھکر مکروہ و مبغوض رکھا
اور اسی بنا پر آنحضرت نے عزل کو بہی ناپسند و غیر مناسب فرمایا اور تزویج عورت ولود کو
اختیار عقیم پر راجح و بہتر بتلایا مقدرت نان و نفقہ واجبہ اور استطاعت اداے حقوق لازمہ
کیصورت مین کہ شرعاً متعدد ازواج کی اجازت اور ازدواج مکرر کی اباحت ہے اوسکا
مناط بہی فی الحقیقت یہی مصلحت و رعایت ہے اور بالقلب نفس و نسل ہی کے سبب
محتاج یتیم کی پرورش و پاسداری باشارۃ النص ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل بعد ہمدردی اقارب و اعزہ و سائر مساکین و مسافرین
کی خدمت و خبرگیری سے اہم و اقدم ہے اور وقت اضطرار و ہلاکت کہا لینا خنزیر و میتہ کا
بہی بمقدار سد رمق ہر شخص کو جائز و درست ہے حالانکہ بنص قرآنی نجس العین و محرم ہے
اور وقت اداے صلوۃ کہ بجز یاد خدا ہر قسم کا شغل و خیال ممنوع و بیجا ہے بنظر حفظ
نفس ہی شرعاً اسودین کا قتل جائز و روا ہے اور حرم شریف مین کہ مطلقاً صید و
شکار بلکہ قطع شجر و نبات سے بہی نہی صریح ہے الا تقدیما لہذہ المصلحۃ جانوران
موذی کا مار ڈالنا درست و صحیح ہے اور تکمیلا لہذا اللباب جناب رسالتمآب نے دعاے
موت و تمناے وفات سے ممانعت قطعی فرما دے حیث قال لا یتمنین احدکم الموت اما
محسناً فلعلہ ان یزداد احساناً واما مسیئاً فلعلہ ان یتوب اب بتلاؤ کہ حفظ نفس کی بابت
کسی شریعت مین بہی مفصلاً اسطرح کے قوانین و مواعظ دلبند ہین یا کہین اخلاق
حکما مین ترقی بنی آدم کے واسطے بلحاظ وسایل و ذرایع ایسی مفصل و دلبند ہین اور

حفظ نسب کے واسطے بہی از روے قانون اسلام بہت سے اصول و احکام موجود ہین
مثلاً عورت مطلقہ جسے کہ بعد نکاح خلوت صحیحہ ہو چکی ہو قبل از انقضاے ایام عدت
مجاز تزویج و مناکحت نہین اور آیت والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثة
قروء عدت طلاق جوان عورت مین تین حیض یا تین طہر کے ساتہہ باختلاف ائمہ
مبین و مفسر ہے اور کم عمر و صغیرہ اور آئسہ و ضعیفہ کیواسطے مدت انتظار کامل سہ ماہی
مبین و مقرر ہے اور بیوہ عورت کو چار مہینے دس دن تک تجدید تزویج و مناکحت سے
قطعی نہی و ممانعت ہے اور حاملہ کیواسطے مطلقہ ہو یا متوفی عنہا انتظار وضع حمل
وجوباً درکار ہے اور کتمان و اخفاے حمل و حیض سے عورتون کو بمفاد آیۂ کریمہ
ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن ممانعت صریح و نہی پروردگار ہے
اور اسیطرح شرعاً قبل از استبراے امائے مین یعنی لونڈی سے قربت و جماع اور ایسے ہی
عورت فاحشہ سے بہی بقول صحیح عقد نکاح ممنوع و ناروا ہے ان قوانین کی وضع
و تعیین کا مقصد اصلی ہر ذی فہم ادنی تامل کے بعد پا سکتا ہے کہ شارع کے نزدیک اختلاط
المیاہ نہایت ہی مستہجن و قبیح ہے اور بغیر تصفیہ و تنقیۂ رحم کو جلوس فی الشعب
الاربع ہے دشوار و کریہہ ہے سوا اسکے رجال و نسا کیواسطے حکم غض بصر و قصر نظر
اور امر حجاب و ستر قطعاً للشر اور تعیین حد زنا یعنی اغرب کیواسطے تجلید اور محصن کا رجم
(جسکی شادی نہوئی ہو ۱۲)
و سنگسار کرنا اور ثبوت حسب ضابطہ کے بعد اوسپر رحم نکہانا جسکے خوف سے اسلامی
سلطنتون مین فحش زنا از حد نادر الوجود و عنقا صفت رہا عالمگیر کے عہد مین ایک بہی

رنڈی و کسبی کل ممالک محروسہ مین نہ تہی اور نہ ملک عرب و بخارا اور کابل و غزنین بالفعل
اون کا وجود ہے اور مسائل ثبوت نسب و کفو و دعوی نسب و غیرہا جنکی تفصیل بخوبی ابواب
و کتب حدیث و فقہ مین ہے فی الواقع اسی حفظ نسب کیواسطے اون کی بنا و وضع ہے
اور جبکہ رضاع کو بہی نسب کے مانند حرمت اصول فروع کے لئے علت موجب کہا ہے اور
اور ہر اوس شخص کو کہ اپنے قبیلہ کے سوا دوسرے عشیرہ کی جانب آپ کو مستند و منسوب کرے
ملعون و مطرود اور اوسکی عبادات نوافل و فرائض کو غیر مقبول و مردود فرمایا ہے
اسی مقنن اسلام کی غایت توجہ اور وفور سعی و اہتمام واسطے حفظ نسب کے ہر خاص و عام
پر ظاہر و ہویدا ہے زمانۂ جاہلیت مین نکاح چار طرح سے ہوتا تہا اوّل نسبت کا
نکاح جیسا کہ فی زماننا شایع ہے دوم نکاح استبضاع شبیہ گندہرب بیاہ کہ از رسوم
ہنود ہے صورت اوسکی یہہ تہی کہ لوگ بتمنائے اولاد لائق و حسن اپنی عورتون کو مشاہیر
و ناموران ہنر و فن کی صحبت مین دیتی اور تا ظہور حمل آپ اوس سے محترز و کنارہ کش رہتے
سوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بہ نوبت اوس سے
مباشرت کرتے جب اوسکے اولاد ہوتی وہ اون سب کو چند روز بعد بلاتے اور جسکو چاہتے
اوسیکا لڑکا قرار دیتے تہے چہارم عورات فاحشہ کی جب اولاد ہوتی اوسکے کل احباب و آشنا
جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو طلب کرتے شکل و شمائل مین لڑکے کو اون مین سے جسکی شبیہ
و قریب وضع کہتا اوسیکی اولاد و نطفہ سے مشہور وہ غریب رہتا اور ماورا اسکے وہ لوگ موطوئۂ
الاب سے بہی متلوث ہوتے تہی اور عورتون کو داخل میراث و ترکہ تصور کرکے اون کے

حقوق نکاح و مہر کو اپنے ہی ہاتھ میں بجبر و قہر لیتے تھے اسلام نے ان سب علوم قبیحہ کو بنا بر
رعایت اصل مذکور سوائے صورت اول کے کہ حفظ نسب اوسی سے بخوبی حاصل ہے
باطل و دور کر دیا اور حفظ دین کے باب میں اصل اصیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے کہ
تصحیح عقائد ضروریہ کی بعد حسب نصوص قرآنی نجات و فلاح دارین اور خیر و صلاح
کونین اوسی سے مشروط و مربوط ہے اور حسب استطاعت تغییر منکر بالید ہو یا باللسان
ہر عصر و زمان میں واجب ضرور ہے قال تعالی یا ایہا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ وقال فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عما
جاءک من الحق وقال ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون
عن المنکر واولئک ہم المفلحون وقال واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا
ان اللہ شدید العقاب اسی بنا پر دعوت الخلق اور تبلیغ احکام و اعلاء کلمۃ اللہ میں آنحضرت
نے بنفس نفیس اور اونکے اصحاب باتمیز نے جو بجید وانتہا محنت و مشقت اوٹھائی
وہ حرف بحرف صفحہ قلب و لسان ہر مومن و کافر سکان ربع مسکون سے منقش و مسطور
ہے اور بدلالت آیہ کریمہ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس
والثمرات کہ ہر قسم کی تکلیف و زحمت ارباب ضلالت و غوایت سے پائے محتاج اظہار
و تشریح نہیں معلوم ہر موافق و مخالف نزدیک و دور ہے اور کما ینبغی معروف و مشہور
اور ہتک شعائر دین و ملت اور تعرض و مزاحمت تبلیغ و دعوت کے وقت بمفاد ارشاد
الہی ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم

تعلیم سینتھون مخالفین اسلام سے شرعا ہر قسم کا عہد و پیمان مرتفع اور فورا اقرار
صلح و امان یکلخت منقطع ہونیکا حکم ہے اور ہر زندیق و مرتد اگر تعلیم و تفہیم اور مباحثہ
و مناظرہ کے بعد راہ راست پر نہ آوے واجب القتل و مہراق الدم ہے اور بلا تفریق
مومن و کافر ہر قسم کے فاسق و فاجر پر اقامت حدود شرعیہ اور تالیف و تصنیف
کتب دینیہ اور الزام و سرکوبی مخالفین اسلام بدلائل و براہین یقینیہ کہ خاصہ حقہ علما
اعلام اہل اسلام ہر وقت و عصر مین رہا ہے بتمامہا حفظ دین و حمایت مذہب پر شاہد
ہین اور حفظ عقل بہی اسلام مین نہایت مہتم بالشان ہے اور بشہادت اصول کثیرہ اسکے
واسطے بہت بڑا سامان ہے شرعا اسباب زوال و اختلال بتمامہا مستاصل و منفی ہین فقط
فکر حفظ ہی نہین بلکہ دواعی تقویت و تکمیل بہی قرار واقعی ملحوظ و مرعی ہین بالاستقرا
معلوم ہے کہ فتور عقلی دو وجہ سے ہو جاتا ہے اولا استعمال اشیاے خبیثہ جیسے افیون
و شراب وغیرہا سے خور و نوش مین احتراز نکرنا کہ اکثر اوقات انسان ان کے استعمال سے
مبتلاے نسیان و جنون و توہمات بیجا اور مصدر افعال بہیمی و حرکات بیہودہ و نازیبا
بنجاتا ہے ثانیا اشتغال ملاہی و ملاعب اور استماع اغانی و معازف کہ اوسوقت بیجان
قواے حیوانی احساس و تمیز امر حق سے صراحتًا مانع عقل و مخل دماغ ہوتا ہے اور خاصکر
وساوس شیطانی کیواسطے قلب انسان موضع و محل بفراغ بنجاتا ہے ان دونون امرون کو
جسطرح کہ شریعت محمدیہ مین لحاظ کیا گیا ہے کسی دین و مذہب اور اخلاق و آئین حکما و
سلاطین مین نہین ہوا ظاہری مضار و مفاسد کہ ہر ایک سے پیدا ہوتے ہین بیان کئے

اور جملہ نقائص و معائب اخروی کہ اون پر مرتب ہین مفصلاً بتلائے قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اے اہل ایمان اگر فلاح دارین تمکو مطلوب ہے تو انصاب و ازلام یعنی باطل معبودون کی تہان اور رفالون کے تیر اور شراب و ملاہی سے اجتناب لابد و ناگزیر ہے اسواسطے کہ وہ بذاتہ پلید ہین اور ساختہ شیطان مرید شیطان خواہش رکہتا ہے کہ اس کے سبب لوگون کے درمیان فتنہ و فساد پہیلا دے اور خدا کی عبادت و یاد اون کے دلون سے بہلا دے پس کیا ہو تم اون سے باز رہنے والے اور حرمت سرود وغنا آیۃ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین سے ثابت ہے اور یہ اشغال قبیحہ کتب شرعیہ مین اسکا ذکر آیا ہے کہین لغو اور باطل و زور اور کہین رقیۃ الزنا و منبت النفاق و شیطانی مزمار کہا ہے بموجب اسکے کل ملاعب بیہودہ مثل شطرنج و تاش و گنجفہ اور چوسر و جوئے مین اشتغال اور جمیع مسکرات جیسے افیون و شراب و گانجہ وغیرہا کا استعمال حرام ہے اور ان امور مین شرعاً اخذ اجرت بہی قطعاً حرام و ممنوع ہے اور اون کے مرتکب معتاد کی شہادت و گواہی مسترد و غیر مسموع انہین سے ہر ایک کی مباشرت پر عتاب و تہدید اخروی شارع سے موعود ہے

اور اقامت تعزیر و حد دنیا مین بہی معین و معہود اسیواسطے سلاطین اہل دین کے عہد مین ممالک محروسہ سے کہین بہی شرابخانہ چنڈو خانہ و بہنگ خانہ وغیرہا بنانیکی اجازت نہ تہی اور نہ افیون گانجہ کی کہین تجارت تہی ان احکام کا مقتضی یہی منشا ہے کہ آدمی کی عقل مین کسیوقت فتور و زوال نہ آوے اور نہ کسی نہج سے ضعف و اختلال راہ پاوے چنانچہ گاڈفری ہگنس ان حکمون کی بابت یہہ شہادت دیتا ہے[60] محمد کے قانون کی رو سے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید سے یقینا کوئی منکر نہوگا آپکے اخلاق کی خوبی سے انکار ہے کیونکہ کہتے ہین کہ آپنے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مینے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسی اور عیسی دونو کی رسالت کو آپنے تسلیم کیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ اوسی بناپر اپنا مذہب قائم کرونگا تو اگر آپنے ان دونو مذہبون سے وہ حصہ اختیار کئے جو آپکو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم ہوئے تو آپنے کچہہ بیجا اور بیقاعدہ نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسی کے قائل تہے تو مجہکو نہین معلوم کہ پہر آپ کیا کرتے[61] مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمد کے زمانہ مین اہل عرب میخواری اور قمار بازی کی نہایت عادی تہے مگر آپکے دو حکمون کی وجہہ سے شراب اور قمار بازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا آپ کو ذریعہ شہوت رانی اپنے رفقا کا الزام لگایا گیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری براے نام ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ مے نوشی اور قمار ایسے کبائر جرم قرار دئے گئے جو معافی کے لائق نہین

اور جنگلی بچکلی ایک نام سے کی گئی آپکے پیرو ون کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور
عادات کی بندش کردی گئی ہے ضرور ہے کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع
نہین ہوسکتے گبن صاحب درست کہتے ہین کہ جس عیش و عشرت سے دل للچا دے
اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹھا دیا ہے
مگر اوس واضع قانون پر جسبنے کہ اون کو بنایا یقیناً انصاف کی روسے اس بات کی
تہمت نہین ہوسکتی کہ اوس نے اپنے مریدون کو اون کی شہوات نفسانی کی اجازت
دینے سے فریب دیا فی الحقیقت میرے قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی
اگر بموجب حکم الہی دین عیسوی مین بہی اون کی ممانعت ہوجاتی دین عیسوی مین جو
ویسی ہی پختہ ہے ترمیم کرنے سے مجہکو حذر کرنا چاہیے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی
یا ادنی مرتبہ یہہ کہ لوگ اوس سے بدظن ہوکر مجہکو گستاخ اور بے ادب ٹہراوین
ورنہ مین یہہ کہتا کہ میری راے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شراب قمار
بازی وغیرہ کی ممانعت انجیلون مین پائی جاتی توانسان کی خوشی کچہہ کم نہو جاتی
اور اگر حضرت عیسیٰ اپنے علم غیب سے جو بزعم لوگون کے اونکو حاصل تہا اور
جیکا محمد کو دعوی نہ تہا منشی چیزون کی ممانعت کردیتے بجز اون صورتون کے جنمین
وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اس سے کچہہ برائی زیادہ نہوجاتی انہی اور عقل
کے اسباب فتور سے شرعاً جب حکم احتراز موکد ہوگیا من بعد با نواع متعددہ اوسکی
ترقی مطلوب ہوئی اور وسائل و ذرائع مختلفہ اسکے واسطے وضع کئے گئے کہیں جہان کی سیر

وسیاحت پر ترغیب دی تفتیش روزگار کے قصد سے ہو یا بعزم تحصیل منفعت مختلف
اجناس و پیداوار امصار و دیار کی تجارت مطلوب ہو یا تلاقی یار و اغیار کی حاجت خواہ
مشاہد معظمہ و خانہ کعبہ کی زیارت سفر بحری سے ہو یا بری سے کہ ہنیچ سبب زیادت
دانش و تجربہ اور ثمر پختہ کاری ہے اور کبھی فضائل علم و عمل بیان کئے اور تدبر
فی آیات اللہ اور اوسکے صنائع غریبہ مین فکر و خوض اور کیفیت خلق ارضین و سموات
اور طرز احیا و اشجار و نباتات اور طریق پیدایش حیوانات و جمادات مین تامل و غور کا
حکم دیا اور خود ہی اقسام و خواص اشجار و نباتات اور انواع و لوازم احجار و حیوانات
اور کیفیت نزول ماء و تصریف ریاح اور تسخیر کواکب و تقدیر منازل اور فعل و انفعال
اشیا و غیرہا کہ مظاہر قدرت و مناظر فطرت ہین ارشاد کر کے علم ما یعم الاجسام و فلکیات
اور عنصریات و معدنیات اور علم نباتات و علم حیوانات اور علم ہیئت و علم کیمیا یعنی اجزا
اصلیہ مرکبات کی تفتیش اور ادراک و تحقیق اسباب اختلاف اوصاف و عوارض مع اتحاد النوع و
الجنس اور دیگر اصول و فروع حکمت و فلسفہ کیجانب ہدایت کی کہ مفید حدت و جلاء عقل اور
باعث ظہور کمال صنعت و صفت حضرت باری ہے اور یہ بھی کہدیا کہ اسکی استعداد و صلاحیت اور
لیاقت و قابلیت ہر شخص مین موجود و مرکوز ہے اور قوت ممیزہ جمیع مکلفین مین علی السویہ مخلوق ہے
باایہمہ جو شخص اپنے متقدمین کی تقلید مین پڑکر قدرت صانع کی ادراک سے محروم و معطل ہوگا یا انہماک
فی الشہوات کے سبب غافل و جاہل رہیگا عند الحساب اوسکی معذرت مردود اور وہ جہنمی و ناری ہوگا
واسطے اثبات اس دعوی کے چند آیات مناسب مقام اسجگہہ نقل کرتا ہون ناظرین بانصاف سے بنظر حسن نیت

کہ اونکے مفاد و مواد پر بلا تعصب و اعتساف فکر و لحاظ فرمائینگے قال من عز شانہ اللہ الذی
جعل لکم الانعام لتترکبوا منہا و منہا تاکلون و لکم فیہا منافع و لتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم
و علیہا و علی الفلک تحملون و یریکم آیاتہ فای آیات اللہ تنکرون افلم یسیروا فی الارض
فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم کانوا اکثر منہم و اشد قوۃ و اثارا فی الارض
فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون و قال اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک بامرہ و
لتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون و قال الذی جعل لکم الارض مہدا و جعل لکم فیہا سبلا
لعلکم تہتدون و قال افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا و اذان
یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور و قال ان فی
خلق السموات والارض و اختلاف اللیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع
الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من
کل دابۃ و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء و الارض لایات لقوم یوقنون
و قال و ہو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شی فاخرجنا منہ
خضرا نخرج منہ حبا متراکبا و من النخل من طلعہا قنوان دانیۃ و جنات من اعناب
و الزیتون و الرمان مشتبہا و غیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر و ینعہ ان فی ذلکم
لآیات لقوم یومنون و قال فی الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع
و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء واحد و نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل ان
فی ذلک لایات لقوم یعقلون و قال و اللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنہم من یمشی

علی بطنہ ومنہم من یمشی علی رجلین ومنہم من یمشی علی اربع یخلق اللہ ما یشاء ان اللہ
علی کل شیء قدیر وقال ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث
ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا و
رزقا حسنا ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال
بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من
بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون وقال
الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانہا ومن الجبال جدد
بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف
الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور وقال ومن ایاتہ
خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لآیات للعالمین وقال
سخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون
وقال ہو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب
ما خلق اللہ ذلک الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون ان فی اختلاف اللیل والنہار
وما خلق اللہ فی السموات والارض لایات لقوم یتقون ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا
بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بہا والذین ہم عن آیاتنا غافلون اولئک ماواہم النار
بما کانوا یکسبون وقال واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی
انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین او

تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریتہ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون اسیوا سطے
متقدمین اہل اسلام نے ہر طرح کے کمالات علمیہ وصناعات کیمیا درعلوم حکمیہ وفنون
عقلیہ کے تحقیق وتفتیش مین تمامی باشندگان عالم سے زیادہ محنت اور عرقریزی کے اور
علوم وفنون کہنہ ومندرسہ کو بالحاق تحقیقات نفیسہ جدیدہ حیات تازہ بخش کر
دنیا کے کل قومون مین شایع وذایع کردیا فی الحقیقت اونہین کی بلند ہمت وجانفشانی کا
یہہ ادنی ثمرہ ہے کہ آج علم وتہذیب کا چرچا ممالک یورپ مین گہر گہر ہے دیکہو سدلیو
جو ایک نامی مدرس علوم تواریخ کا ملک فرانس مین تہا اور ارباب فنون مین ایک
رکن رکین شمار کیا جاتا تہا تواریخ عرب مین یہہ لکہتا ہے کہ قوم عرب بلاشبہہ ہمارے
یعنی یورپ کے اوستاد ہین جسسے انکار نہین ہوسکتا اور اونہون نے وہ سامان مہیا
کئے جس سے ہماری یہہ تاریخین بنین اور اونہون نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا
شروع کیا اور اونہون نے ہی مشاہیر لوگون کی زندگی کا حال تواریخ مین لکہنا اختراع
کیا اور وہی صناعی اور دستکاری مین اس مرتبہ کمال کو پہونچی جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اون کی عمارتون اور مکانات کے آثار کے دیکہنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
نہایت بڑے کاریگر اور صناع تہے اور ایسی ہی باتین جو عربون نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی اسقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آجتک اوسکے موافق کسی نے
عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اون کا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا چنانچہ جب علم فزیک
یعنی طبیعات اور علم طب اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم فلاحت عرب کے ہاتہہ آیا

تو اونہون نے اوسمین اور کمالات اور خوبیان زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون
مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تہے بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنمین اونہون نے
حد سے زیادہ کوشش کی تہین اور نوین قرن کے شروع سے پندرہوین قرن کے
آخر تک اوسمین بدل مصروف رہتے تہے یہانتک کہ ان علوم مین اون کی فضیلت
حد سے زیادہ بڑہکر ہوگئی تہی اور جہانتک ہمکو معلوم ہے گویا وہ ایک شمہ عرب کے
اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم بہی نہین ہوئی مگر بہرکیف عرب کے
قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بہی سرچشمہ ہے اور جن کے کمالات کو ہم یہہ سمجہتے
تہے کہ یہہ اور قوم کا ایجاد ہوگا وہ اب ہمکو اون کی کتابون کے دیکہنے سے معلوم
ہوتا چلا جاتا ہے کہ اصل مین سب کے موجد عرب ہی ہین اسکے بعد یہہ مورخ واسطے
تائید اپنے کلام کے اسکندر ہمبلط جرمنی کا یہہ قول نقل کرتا ہے عرب کے قومون کو خدا
تعالیٰ نے دنیا مین اسلیئے پیدا کیا تہا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون
مختلف قومون تک پہونچا دین جو فرات کے کنارہ سے اسپانیہ کے وادی کبیر تک
پہیل رہے ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل
کی تہی اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہہ بات نہ تہی کہ وہ کسی
قوم سے نہ مل سکتی ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومون سے ملتے جلتے تہے اور اونکی
اسی عادت نے تمام دنیا مین اون کے فضائل کو پہونچا دیا مگر باوجود ملنے جلنے اور
اختلاط کے عرب مین ایک یہہ کمال تہا کہ وہ جہان جاتے تہے اپنی عادات کو نچہوڑتے تہے

اور کسی کی وضع یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تھے اور اون کے مزاج کسی کے ملنے سے ہرگز نہ بدلتے تھے اور اسپانیا کی قوم نے باب تمدن مین جو کچھہ حاصل کیا یا جو کچھہ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی فتوحات سے زمانہ طویل کے بعد آیا اور عرب ہی سے اوس نے سیکہا عرب جہان جاتے تھے اپنے طریق تمدن کو گویا اپنے ساتھہ لیجاتے تھے اور جہان وہ قیام کرتے تھے اونکا طریق تمدن بھی وہان پہیل جاتا تہا چنانچہ اون کی عادت تہی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان اونہون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور اپنے ایسے عمدہ اشعار کو پہیلایا جنپر گویا منتنقرا ورتر بدور شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا رکہی ہے بعد اوسکے یہہ مورخ لکہتا ہے کہ ہم یہہ کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات اور اونکی مخترعات سے ہمارے نزدیک یقیناً یہہ بات ثابت ہوگی کہ اہل عرب کی عقلین حقیقت مین سب قومون کی عقلون سے زیادہ تیز تہین اور اونکی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہونچ گیا تہا اور یہہ بڑی حجت اور نہایت قوی دلیل اثبات کی ہے کہ عرب کی قوم کمالات علمیہ و فنون کسبیہ مین ہماری معلم اور ہماری اوستاد تہین اور اس بات کے اور لوگ بہی قائل ہین انتہی اور تاریخ وردی مین جسکا مصنف وزیر اعظم ملک فرانس کا ہے یہہ لکہا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پہرتی تہی کہ دفعتاً اوسپر امت اسلامیہ کیجانب سے ایک نغص علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اوس زمانہ مین شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فارس اور غرناطہ اور قرطبہ وغیرہ علوم و فنون اور صناعی کے مرکز تہے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی

پہلی انہین شہرون مین سے پہلی اور قرون متوسطہ مین سے اٹالیان یورپ انہین شہرون
مین سے علوم و فنون کو اوڑا لیگئی انتہی اور یہہ بہی اوس تاریخ مین مرقوم ہے اور علوم
ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصاً اون علما نے جنکو خلیفہ ہارون رشید نے
قسطنطنیہ سے بلایا تہا سنہ ۹ع کی آغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی عالمون کو
حکم دیا کہ تم صحرای سنجار کے خط طولی سے ایک درجہ کی مسافت کو ناپو اور اوسکی پیمایش کرو
تاکہ اوس سے کرویت زمین کی بالمشاہدہ ثابت ہوجاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع
سے جو اوس خط کے ایک طرف چلنے سے ظاہر ہوئی تہی زمین کی کرویت کو ثابت کیا علاوہ
اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی اور بطلیموس کی زیج کو درست کیا اور منطقۃ البروج
کی تعریج کا حساب لکہا جیسا کہ اونہون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکہا تہا اور اسطرح
اونہون نے سنین شمسیہ و سنین زمینیہ کے اختلاف کو لکہا اور اون کے درمیان مین
چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب نے تحریر کیواسطے نئے قسم کے آلات ایجاد کیے اور علاوہ
ان کمالات کے اور بہت سی باتین ہین جنسے بخوبی یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن
ریاضی مین بہی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکہتے تہے اور منجملہ اون کے وہ عجیب
و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین اہل یورپ اس بات کا
اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کے ایجاد کرنے مین کپڑے کے ایجاد پر بہی فوق حاصل
کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی ہوگئین او اون سے بہت سے فائدے
ہوئے اور عرب کو فن طب مین بہی نہایت کمال حاصل تہا یہانتک کہ وہ اس فن مین

مشہور ہوگئے تہے اور یہہ فن اونہون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تہا چنانچہ ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیہ ہین جنکے دیکہنے سے فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور عرب کے فلسفیون مین سے بہی چند شخص ایسے مشہور ہین جو ایک زمانہ مین حکیم اور طبیب بہی ہوگئے ہین جنمین ایک بو علی سینا ہے جسنے سنہ ۴۲۸ ہجری مین انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہہ لوگ اس درجہ لائق و فائق مشہور تہے کہ اونکے دشمن بہی اونسے معالجہ کرانے کی تمنا رکہتے تہے ایک خاص فضیلت حکماء عرب کو پانیون کے مقطر کرنیکے طریقون اور بہت سے عمدہ عمدہ دواؤن کے استعمال مین حاصل تہے اور منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو اورون پر فضیلت تہی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین اونکو فضیلت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو دور دراز ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو بہت سے ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے اور یا وہ اونکو بہول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تہے اون مین سے ایک تو ابو الفدا اور ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور عرب کی تجارت کا حال یہہ ہے کہ اونکو ہمیشہ تجارت کی طرف رغبت رہی ہے اور جب اون سلطنت پیرنی پہاڑ سے جو فرانس اور اسپین کے بیچ مین ہے بڑہکر جبال ہمالیہ تک جو شمالی ہند مین ہے پہونچے تو اوسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہوگئے اور فن زراعت مین تو اونکے مثل کوئی زمانہ مین نہ تہا اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کہینچنے اور اسکو اپنی کہیتی کی کیاریون برابر پہونچانے مین یہہ لوگ مضبوط تہے دوسرا ہو نہین سکتا

اونہین کا کام تہا کہ دہوپ کی شدت مین اپنی کہیتی کیاری کے کام مین مصروف رہتے تہے بس اون کی یہہ سیرت جسکے اہل ہسپانیہ اب تک پابند ہین اس قابل ہے کہ ہم اون کا اقتدا کرین اور علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر حاصل کیا یہان تک کہ وہ اس فن مین بڑے بڑے صناعون مین ہو گئے چنانچہ اس باب مین اون کے کامل ہونے کی سند یہہ ہے کہ مقام طلیطلہ جو سلطنت اسپانیہ کی ماتحت تہا وہان کے ہتیار نہایت مشہور تہے اور مقام غرناطہ کا حریر مشہور تہا اور ان چیزون کی اسقدر شہرت تہی کہ اہالیان یورپ باوجود اسکے کہ اون کو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی نہایت نفرت اور عداوت تہی ہمیشہ اونکو عرب سے بیش قیمت پر خرید اکرتے تہے اور اونکو نہایت پسند کرتے تہے غرض کہ مملکت اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ شہرت خلفاے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی اور پہر اوسکی آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑہتی گئی یہان تک کہ جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکہ گہر اوسکے باشندون کے ہو گئے اور چہہ سو ۶۰۰ جامع مسجدین اور پچاس ۵۰ شفا خانے اور اسی ۸۰ عام مدرسے اور نو سو ۹۰۰ حمام اوسمین بن گئے اور یہہ مجمل روز محیہ اوس انتظام مدن اور ترقی عرب کا ہے جو اہل عرب نے وادی تاجس کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے ہندوستان مین وادی ہندو تک اپنی لیاقت سے پہیلایا تہا اور جسکی لطافت اور روشنی سے آنکہین چہپکتی ہتین اور اکثر ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا دیانت داری اور مسلمانون کی زبان اور قران کے احکام برابر جاری ہے اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انہین مسلمانون سے کمالات

علمیہ اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی ایسی بھی ہین جو
اونہون نے اورون سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے کہ اونکی تہذیب اصلاح اونہین
کے زمانہ مین ہوئی فضیلت اونہین کو حاصل ہے انتہی ملتقطا اور گاڈفری ہیگنس لکہتے
ہین ۱۱ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون کے اور اون کے مذہب اور ہر ایک
شے پر شاہانہ حقارت سے نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہوجاے کہ اہل
اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور باعلم قوم ہوگئے اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بہی اون کے ذریعہ سے ہمکو
زیادہ پہونچے ہین اور اون کے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہین
اور اون کے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جیسے کہ وہ اس زمانہ مین
ہوا ہے ویسا ہی بیجا ہے جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادری اور محققون کے جرمون
سے ہے ۱۱۱ فرنگی اپنی حالت کی فوقیت پر جو اون کو علوم اور فنون وغیرہ مین مسلمانون پر
حاصل ہے بڑے نازان ہین اور اگر کوئی شخص اون کی گفتگو سنے تو یہہ گمان کرے کہ زمانہ
سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبہی فائق نہین ہوے لیکن اسمین مبالغہ کو
بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اوس حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے اور سوداگری
کارخانون کے کوئی ایسے فن اور علم کی شاخ نہ تہی جو خلیفون کی رعایا مین اوس کمال کو
نہ پہونچی ہو جو اوسکو اب گریٹ بریطن مین حاصل ہے ۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر
اس باب مین کسیکو شک نہوگا یہہ کہتے ہین آٹھوین اور نوین اور اوسکی بعد کی صدیون مین ۱۱

جب فرنگستان مین جہالت اور بےعلمی چہا رہی تہی اور شاہزادے اور بڑے بڑے تعلقدار
نوشت و خواند سے عاری تہے اہل عرب علم اور ذہانت مین ہمسر اون رومیون کے تہے جو اغوسطین
بادشاہ کے عہد مین تہے بلکہ بوجہ سلطنت کے وہ رومیون کی بہ نسبت شان و شوکت اور عمدہ
رونق اور راحت زندگی مین اون سے بڑہکر تہے خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون اور
نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تہے اور چونکہ
علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تہے اسیوجہ سے سب لوگ
اونکو حاصل کرتے تہے شاہزادے اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف حامی ہی
نہ تہے بلکہ خود اونہی شعبون مین بڑا رتبہ رکہتے تہے انتہی اور بذیل دفعہ ۱۵ یہہ کہا ہے
عرب کی قدیم عادتون کی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمہ کے پہلے دیباچہ مین جو بیانات
صحیح کے ساتھ لکہا ہے وہ دیکہنا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتون کو مثل مال
واسباب کے سمجہتے تہے اون سے مثل لونڈیون کے سلوک کرتے تہے اور اپنی بیٹیون کو زندہ
دفن کرتے تہے جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیون تک بہادری اور سخاوت اور خدا
پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چہوڑا یہہ دو صدیان اکثر باتون مین یونان اور روم
کے نہایت عمدہ زمانون کی مانند ہوئین ہمنے دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ زمانہ
حال کے تمام مذہبون مین سب سے زیادہ ایکحال پر قائم ہے اور اسی سبب سے ابتک متضمن
بہت سے نقصانون اور قباحتون کا ہے انتہی اور طامس کارلائل صاحب کہ نہایت نامور
عالم ہین اپنی کتاب لکچرز آن ہیروز مین لکہتے ہین اسلام عرب کے قوم کے حق مین گویا تاریکی

مین روشنی کا آنا تہا عرب کا ملک پہل ہی پہل اوسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانونا
کی ایک غیر قوم تہی اور جب تک دنیا بنی تہی عرب کے چٹیل میدانون مین پہرا کرتے تہے اور
کسی شخص کو اونکا کچہہ خیال بہی نہ تہا اوس قوم مین ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتہہ جسپر
وہ یقین کرتے تہے بہیجا گیا دیکہو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تہا وہ تمام دنیا مین مشہور
و معروف ہوگئی اور چہوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی اوسکے بعد ایک صدی کے اندر
عرب کے ایکطرف غرناطہ اور ایکطرف دہلی ہوگئی عرب کی بہادری اور عظمت کی بجلی اور عقل کی
روشنی زمانہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز
اور جان ڈالنے والا ہے جسوقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اوسکے حالات بارآور
اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہو جاتے ہین یہی عرب اور یہی حضرت محمد
اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک مین پڑی جو ظلمت مین کس مپرس ایک
ریگستان تہا مگر دیکہو کہ یہہ ریگستان زور شور سے اوڑجانیوالی بارود نکلا آسمان تک دہشتے
ہوئے شعلون سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا انتہی اور ایک آتشیکل لکہنے والا حمیری
سیکلوپیڈیا کا کہتا ہے کہ ہم اس بات پر یقین نہین کرسکتے ہین کہ اسلام نے تمام انسانون
کی بہلائی کے لئے کیا کیا لیکن اگر نہایت ٹہیک کہا جاوے تو یورپ مین علوم و فنون
کی ترقی مین اوسکا حصہ تہا مسلمان علی العموم نوین صدی سے تیرہوین تک وحشی یورپ
کے لئے روشنضمیر معلم کہے جاسکتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا کے نہایت عمدہ زمانہ سے
یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا ازسرنو سرسبز ہونا شمار کیا جاسکتا ہے قدیم علم عرب

ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہوجاتا اگر مسلمانون کے مدرسین اوسکو پناہ نہ ملتی عربی
فلسفہ قدرتی چیزون کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ صرف و نحو علم کلام اور فن شاعری کی بہت
سی کتابین پیدا ہوگئین جنمین سے اکثر اوسوقت تک جاری تہین اور تعلیم دیجاتی تہین گو
جبتک کہ نسلین تعلیم ہونیکے واسطے پیدا ہوتی رہین گی انہتی اور جان ڈیون پورٹ لکہتا
ہے اہل عرب خیال کرتے ہین کہ دنیا چار چیزون کے سبب سے قائم ہے وہ چار چیزین یہ ہین
علم عقلا۔ انصاف شاہان ۔ نماز صلحا۔ جسارت دلیران اور ان سب سے زیادہ بات یہہ ہے
کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہولیا ہے کہ مال و منال دنیا ناچیز اور ہلی حقیقت
ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے بڑے شد و مد سے علم کے پڑہنے
کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالی کی بڑی
عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ
مروج کیا وہ لوگ بےشبہہ ایشیا کے اہل اسلام اور ملک اندلس کے مسلمان تہے یہہ لوگ قدما
اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے تہے اور اونہون نے خلفاے عباسیہ اور بنی امیہ
کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا یہہ حقیقت مین
دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین چہہ سو برس سے
علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بےعلمی مین مبتلا تہے اور علم و ادب ہمارے
یہان سے بالکل نیست و نابود ہوگیا تہا مسٹر ہم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے
نزدیک کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور

حکمت مین سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تہے کہ یہی دونون علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی مین بہت سے مدرسے جاری کئے تہے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تہے اور پہر ان علوم کو انکر عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تہے ہمین اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب و طبعیات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے یورپ مین جاری ہوئی یہہ اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہے گئے تہے مگر خصوصاً اندلس کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہین پہلے علم شعر اور علم داستان اہل یورپ مین اہل عرب کے سبب سے رائج ہوا اہل اسلام نے اپنی فتوحات حاصل کرنیکے بعد ترقی زبان کے سبب علم ادب کیطرف توجہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکے تو اون کی علمی ترقی ایسے قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسے قلیل عرصہ مین حاصل نہوئی تہی اہل یونان نے اٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر عرصہ مین اہل روما کے یہان بہی عمدہ مصنف پیدا ہوئے اتنے ہی عرصہ مین روما زبان کی ایک فرع نے جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کے عرصہ مین علم ادب مین کمال کر لیا اور قدما کے فلسفہ اور شاعری اور فنون کے نگہبان بن گئے اہل روما اور گوتہہ لوگون نے ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پرنیز سے اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے

اونہین فتحین حاصل ہوئی ہتین الی قولہ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فارس اور مراکو اور قرطبہ اور غرناطہ اور ولنسیہ اور سول مین اہل عرب کی حکمت اور فصاحت اور بلاغت نے بہت جلد رواج پایا انتہی اور تواریخ فلسفہ ہنری لوئیس مین لکہا ہے مسلمانون ہی کی وجہ سے یورپ علم اور فلسفہ پہونچا اس مرخاص مین یورپ اون کا ممنون احسان ہے اور اس سے بڑا احسان عرب کا یورپ پر یہہ ہے کہ اون لوگون نے علم ہندسہ اور ہیئت اور طلب اور کیمیا مین بڑی کوشش کی اور اونہین کی بدولت اسپین سے فرانس ہوکر فرنگستان مین علم پہیلا انتہی اور ڈاکٹر ٹشلینہ اپنی کتاب کے حصہ دوم مین کہتا ہے کہ فرنگستان مین جو علوم کا چرچا ہوا سو وہ عربون سے ماخوذ ہوا ہے اور اونہون نے اور ولایت والون سے حاصل کیا تہا مگر عربون نے خاص اون کتابون پر التفات کیا جنہین علم ریاضی اور طبعی اور الہی مندرج تہے اور فرنگستان کی ممالک مغربی بہی عرب کے ترجمون کے وسیلہ سے اون علمون سے اگاہ ہوئے شارلیمین شاہ فرانس نے اون علمون کو زبان عربی سے لاطینی مین ترجمہ کروایا دستکاری کی صنایع بدایع ممالک فرنگستان مین بہت کم تہے مسلمانون نے اوسکو ترقی بخشی اور علم معماری بہی اہل فرنگ نے عربون سے اخذ کیا جسمین بڑی شان اور انداز اور پاکیزگی نمایان ہوتی ہے انتہی ملتقطاً مختصراً اور راڈویل صاحب قران کے انگریزی ترجمہ مین کہتے ہین عرب کے سیدہے سادے بہیڑ بکریان چرانے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو وہ لوگ ملکتون کے بانی مبانی اور شہرون کے بنانیوالے اور جتنے کتب خانے اونہون نے خراب کئے تہے اون سے

زیادہ کتب خانون کے جمع کرنیوالے ہوگئے اور قسطنطنیہ بغداد قرطبہ اور دلی کے شہرونکو وہ قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کپکپا دیا اور قرآن کی قدر ہمیشہ اون تبدیلیون کے اندازہ سے ہوئی چاہیے جو اوس نے اپنے ماننے والون کی عادات اور اعتقادات مین داخل کین بت پرستی کے مٹانے جنات اور بادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے اطفال کشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج کی تعداد کو گھٹا کر اوسکی ایک حد معین کرنے مین قرآن بیشک عربون کے لیے برکت اور قدرت تھا گو عیسائی مذاق پر وحی الہی نہوا ور جب کہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر کا اعتراف ہوگا کہ مسلمان فتحمندون نے بہت سے بیہودے پہلے مشرقی کلیسے ڈہا دیے مگر اوسوقت اس بات کو نہ بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطق فلسفہ کا علم طبابت اور فن عمارت عربون ہی سے لیا اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سے سامان اور مفید چیزون کو ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجانے مین مشرق اور مغرب کے قلابہ ملا دیے انتہی الحاصل یہہ تو ایک قصہ طویل و دفتر بے پایان ہے اور باعتراف مخالفین مسلمانون کا کمال علم وفضل مشہور و نمایان اور حکماے سابقین نے کہ علوم حکمیہ کی تحقیق و تدوین مین بذات خود نہایت جانکاہی و عرق ریزی کی جیسا کہ مشہور ہے مگر اس سے قطع نظر کہ اہل اسلام کی مانند اون سے تعمیم ونشر اور علوم و فنون کی ترقی وقدر معرض ظہور مین نہ آئی غرض و غایت تحصیل وتکمیل علم حکمت مین اون سے خلاے فاحش واقع ہوئی اونہون نے اکتساب علم و ادراک سے فقط تکمیل نفس بشری کی قوت نظری کا خیال رکہا اور معرفت کمال و قدرت حضرت رب العزت کو کہ فکر سے

مقصد اصلی ہے اور اخلاص باللہ وکمال عقلی وجمعیت قلبی کیواسطے سبب قوی کچھ نہ سمجھا
بعنایت الہی یہہ رسائی خاص اہل اسلام نے پائی کما قال تعالی والذین یتفکرون فی خلق
السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور جا لمین کہ ممالک فرنگستان مرکز علم وہنر ہین وہ محض دنیوی
منفعت وبہبودی ظاہری کی نظر سے مقتضاے تعلیم مذہبی نہین کہ انکے باب مین پندرہ سو
برس تک بقای جہالت وظلمت اور اوائل نصاری کی غفلت وقلت رغبت اس دعوی پر
دلیل بین ہے اسواسطے کہ انجیل مین محاسن علم وعمل قران کے مثل اور حقائق ودقائق کا
بیان نہین اور نہ تاکید وتشویق محمد رسول اللہ کی مانند حضرت عیسی کا کوئی ارشاد وفرمان
ہے جسکا اثر یہہ ترقی متصور ہو چنانچہ جان دیون پورٹ لکھتا ہے یہہ جو عیسائی کہتے ہین
کہ عامہ اہل اسلام علم وفن کے دشمن ہین اسکے جواب مین یہہ کہا جا سکتا ہے کہ یہہ بات بالکل
غلط ہے بلکہ اسلام ترقی علم مین ہمارے زمانہ کے علم وفضل پر بہت سبقت رکھتا ہے کیونکہ
طلب علم اسلام کے اصول مذہب مین داخل ہے اور گاڈفری ہیگنس کہتا ہے سر ولیم جونس
اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکھتے ہین کہ محمدیون کو
اون کے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور ودراز حصون مین بہی تلاش کرو
میری دانست مین اسکو محمد نے انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سے
جنکے موجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے انتہی مع ہذا ہر قسم کے علم وفضل کی اشاعت
بتدریج اون لوگون کی نسبت کہ پابند دین ومقید مذہب ہین ذات ملاحدہ وزنادقہ سے
یوروپ مین بدرجہا مستوا فروزیادہ ہونا جسکا کسی کو انکار نہین ہو سکتا ہمارے اس دعوی پر

ستشہادت ظاہرہ ہے اور ماورالنہر کے اون ملکون مین جسقدر روپیہ صرف تعلیم مین آتا ہے اوس سے بدرجہا تعداد مین زیادہ استعمال مسکرات و شراب و رمجالس رقص و سرود و رباب کے خرچ مین آتا ہے کہ منشاے انتشار و تکدر قلب و دماغ اور موجب تاریگی و تیرگی عقل وحواس ہے کتنا بڑا عیب و نقصان ہے کہ جس چیز کی فکر ترقی بدل و جان ہے اوسکے موانع کا کچھہ بھی انتظام و بندوبست نہوا اور نہ اوسکی کثرت و گرم بازاری سے کسی کو خوف و خلجان ہوا اور چونکہ قران مین بہت سے مطالب پر براہین عقلیہ و دلائل یقینیہ قائم ہین مثلاً نمرود سے وقت ادعاے الوہیت حضرت ابراہیم کا یہہ سوال کرنا ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب اور دربارۂ حساب و کتاب آخرت مشرکین کا آنحضرت سے استعجاباً کہنا اذا کنا عظاماً و رفاتاً ءانا لمبعوثون خلقاً جدیدا اور جناب رسالتمآب کا بتعلیم رب الارباب یہہ جواب دینا قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ وہو بکل خلق علیم اور نصاری کا عقیدہ کہ حضرت عیسی کو ابن اللہ جانتا ہے اور بغیر باپ کے اون کی پیدایش ہے باعث شبہہ ہے اوسکو مضمون ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون سنا کر حل کر دینا اور اعتقاد الوہیت و وجوب وجود کو کہ مقتضی استغناے ذات بہمہ وجوہ ہے باظہار امارات حدوث و افتقار کانا یاکلان الطعام کہکر باطل ٹہرانا اور امتناع شرکاے واجب الوجود و استحالہ تعدد و جبا کو بمضمون آیت کریمہ وماکان معہ من الہ اذا لذہب کل الہ بما خلق ولعلا بعضہم علی بعض اور قل لوکان معہ الہۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا اور لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا و غیرہ عقلی و برہان ساطع سے ثابت کرنا الی غیر ذلک مما لا تحصی جنکے مقابلہ مین

باوجود سعی وجد وجہد کچہہ جواب نہوا اور دلیل کے سنتے ہی معارض
مبہوت وذلیل ہوکر حالت سکوت وصموت مین رہا یہہ امور باجمعہا اسباب ترقی ذہن و ذکاوت
ماسبق کے علاوہ ہین جسکے ارشاد وہدایت سے اہل اسلام نے ترتیب علم مناظرہ وکلام کیا اور ہر
کو حجج عقلیہ وبراہین قطعیہ سے بخوبی الزام دیا اور اوسکے بیان امم ماضیہ اور تذکرہ وقایع گزشتہ
اسطریق پر کہ اوسکے پڑہنے سے عبرت وبصیرت اور موعظت ونصیحت حاصل ہو
کے خواص سے ہے ہر آینہ موافق ومخالف سے کسی کو بعد معائنہ آسمین تامل نہین ہو سکتا
کہ اوسکے قصص سے بہی ہر ایک آیت مین خدا کی عجیب حکمت وقدرت نظر آتی ہے اور ہر جگہ
مواعظ موثرہ وتنبیہات حسنہ جلوہ گر ہین جو کہ مدعا حقیقی علم تاریخ سے ہے
کما قال جل ذکرہ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمومنین وقال لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب
ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وہدی ورحمۃ لقوم
یومنون گو کہ بیبل کی بہی بعض حصون مین انبیا کے قصے مندرج ہین سو قطع نظر اس سے
کہ اون مین بکثرت ہزل وفحش مختلط ہے اور بجای عبرت اوسکے پڑہنے سے گناہ کی جانب دل کو
رغبت اور قواے بہیمیہ کو حرکت ہوتی ہے جیسا کہ بطور نمونہ اصل دوم سے یہہ حال گونہ
معلوم ہوچکا اوسکے ابواب بلکہ بعض بعض تمام وکمال کتاب سے تمیز خطا وصواب
مطلق حاصل ومتصور نہین اور اسلام کے موافق فرضیت ازالہ نجاست ظاہر وباطن
اور تاکید تزکیہ قلب وتطہیر بدن اور حلت جملہ اشیاء طیبہ نفیسہ کہ مفید فطانت وجودت

ذہن ہین اور حرمت اغذیہ خبیثہ و مشارب منشہ کہ منشاء اخلاط فاسدہ متعفنہ اور سبب
ظہور خبط و فتور ہین اسی اصل کی رعایت اور مصلحت حفظ عقل کی ٹہیک ٹہیک مطابق
ہین باقی رہا حفظ مال سو اوسکی نسبت بہی خود خدای ذوالجلال نے بوجوہ کثیرہ سے اپنے
بندون کو نصیحت و پند دی بیحد خرچ و اسراف اور تضییع مال بیجا بحسطرح کہ عقلا کو
قبیح ہے ویسے ہی بشہادت مسائل شرعی ممنوع و شنیع ہے قران مین جابجا مبذرین کو
اخوان الشیاطین ٹہیرایا ہے اور مسرفین کو بعید از حضرت رب العالمین فرمایا اور
اسی کیواسطے منجانب اللہ آنحضرت ذا القربی حقہ والمسکین و ابن السبیل ولا تبذر تبذیرا [1]
اور ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا [2] کا حکم آیا
اور اپنے مقبول و مقرب بندون کا نشان لوگون کو یہہ بتایا والذین اذا انفقوا لم [3]
یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما اور تعلیم معاملات از قبیل استقراض و تجارت
و رہن اور تنبیہ قطاع الطریق و حد سرقہ اور تلقین احکام تولیت و اجارہ و سائر لین
دین اور ضمان غصب و نہبہ کہ ابواب کثیرہ حدیث و فقہ مین مفصلاً مذکور ہین اسی اصل
کیجانب داعی ہے اور سفر بحر و بر کی اباحت اور صیف و شتا مین رحلت کی اجازت
جیسا کہ نص قرانی ثابت ہے اور بحکم تزودوا فان خیر الزاد التقوی [4] کہ مسافر کو فکر
زاد و راحلہ اور ضروریات سفر و توشہ لینے کی ہدایت ہے اور واسطے طلب معاش کے
دن کا موضوع ہونا کہ مفاد آیۃ کریمۃ وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم [5]
اور آیت وجعلنا النہار معاشا [6] سے مراد ہے جواز تحصیل مال و منال پر ہادی ہے

اور اسی بنا پر منجانب اللہ لوگون کو یہہ امر ہوا ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ
لکم قیاما وارزقوہم فیہا واکسوہم وقولوا لہم قولا معروفا وابتلوا الیتامی حتی اذا بلغوا
النکاح فان آنستم منہم رشدا فادفعوا الیہم اموالہم ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا ان
یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم
الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم وکفی باللہ حسیبا جسکے بموجب ہر سفیہ وبیخرد کو تصرف فی المال
سے شرعاً معذور رکہا اور اوسکے خیرخواہ ولی مربی وولی کو بجاے اوسکے قائم کیا
عورتون اور لڑکون ناتجربہ کار کو تفویض مال اسی جہت سے ناجائز ہے اور کم عمر یتیمون کا
حکم بباعث نقصان عقل میراث کی تشخیص وتحصیل مین غیر ناخذ بیجا تصرف وتغلب سے
ولی کو بہی ممانعت ونہی ہے اور اداے امانت کیوقت اخذ شہادت پر ہدایت شرعی چنانچہ
یہہ مسائل کتب فقہ سے کتاب الحجر وباب الولایت مین بشرح وبسط مذکور ہین اذ اہل اسلام مین
کہ وسعت حکومت وسلطنت کی طرح تجارت کو بہی ترقی کامل حاصل ہوئی اور مضائق و
مشکلات تجارت اور قسم قسم کے محصول کہ لوگون سے اونکے ہم مذہب بالجبر وصول کرتے
تہے اور عہد اسلام مین وہ مفقود ومرتفع ہوگئی در اصل ان سبکا باعث ومنشا وہی خیال
حفظ مال ہے ہر عاقل ودانا پر ہماری اس تقریر سے واضح ومستنیر ہے کہ رعایت اصول خمسہ
اسلام مین بوجوہ کثیرہ ہے اور مخالفین کی شہادت سے بہی معلوم ہر صغیر وکبیر ہے کہ شرع
محمدی کی نظیر کیا بلکہ عشر عشیر بہی کسی دین وشریعت اور مشرب وملت مین پایا نہین جاتا
اگرچہ توریت کے بعض احکام رعایت بعض اصول مین مشبہ اسلام ہین لیکن قطع نظر اسکے کہ وہ بہی

اصل واحد کی رعایت مین اسلام کے ساتھہ تمام وکمال مشارکت ومساوات نہین رکھتے اور
جو ہین اوسکے فائدہ عام نہین خاص قوم بنی اسرائیل سے مخصوص اور اون مین بھی فقط
سیاست دنیوی سے تہدید ہے بعد مرگ عذاب آخرت وعتاب رب العزت کا تذکرہ بھی نہین
جس سے انسان کے قلب پر زیادہ اثر ہو بعض حکم خلاف اصول مذکورہ بھی موجود ہین مثلاً
باب ۲۵ کتاب استثنا مین یہہ حکم ہے کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی شخص لا ولد مر جاوے
تو اوسکے بھائی پر لازم وواجب ہے کہ اپنی بہاوج کے پاس رہے اور پہلوٹہا بیٹا جو اوسکے
نطفہ سے پیدا ہو مرحوم بھائی کی جانب سے منسوب ہو اور اوسیکا کہلاوے اور یہہ حکم بدرجہ
غایت موکد ہے حتی کہ خداوند نے یہودا کی بیٹی اونان کو اس جرم مین کہ وہ اپنے بھائی کی
غیر متوفی کی جورو کے پاس جب جاتا اس خیال سے کہ لڑکا میرا نکہلائیگا نطفہ کو زمین پر ضایع
کر دیتا تھا ہلاک کر ڈالا نہ تو توافق مزاجین وتراضی طرفین اسکے بموجب شرط ہے اور
نہ ضرورت انتظار انقضاے ایام عدت اور شخص ثانی کی اولاد پہلی کی جانب منسوب کرنا
اوسپر مستزاد اور دوسرا اخبلا ہے یہہ حکم صریح مخالف حفظ نسب ہے اور برعکس اصل حفظ
عقل سواے وقت عبادت ہر حال مین شراب کی اباحت ہے چنانچہ باب ۱۰ کتاب احبار
مین مذکور بصراحت ہے اور حضرت نوح ولوط واسحاق شارب الخمر ہونے کی روایت بھی
حلت شراب پر دال بالوضاحت ہے اور بیل آغانی ومعازف کے سماع کی بھی توریت مین
اجازت ہے بلکہ اوسکے موافق نبیون اور رسولون نے بنات خود ہر قسم کے باجے بجاے ہین
اور ہر طرح کے راگ گائے حضرت موسی نے فرعون کے غرق ہونے پر راگ گایا اور انکی
باب ۱۵ خروج ۱۲

ہمشیرہ مریم نبیہ نے دف بجایا اور حضرت داؤد ساؤل بادشاہ کے روبرو بربط نوازی
باب ۱۶ اول سموئیل ۱۲ یعنی طالوت
کرتے اور خود بھی ہمیشہ عین عبادت کے وقت آلات معازف بانسری و رود و مردنگ سماع و سرود
رنگ برنگ گاتے اور لوگون کو بھی اکثر اوقات گیت گانے اور طبلہ مین بربط بجانیکی
زبور ۱۴۸
ہدایت فرماتے چنانچہ اسی بنا پر بروز عبادت تمام عیسائی اب تک اپنے گرجا گھرون سے
نوائے زیر و بم اور صدائے تال و سم سناتے ہین اور ساتوین برس جیسے کہ تکارے کی رسم
ماننا اور ہر پچاسوان برس پورا کل سال سبت رکھنی تمامی معاملات اور اپنی حفظ مال ہے اور
انجیل کی موافق اصول خمسہ سے کوئی بھی ملحوظ و مرعی نہین اسواسطے کہ کسی صنعت و حرفہ
اور کسب و پیشہ سے طلب معاش درست نہین اور نہ روز آیندہ کے واسطے کھانے کپڑے کا
رکھ لینا مباح و جائز اور سفر کے وقت زاد و راحلہ کا بھی لینا ممنوع ہے نہ سارق و زانی
اور قاتل و مجرم کو خوف عقوبت و تعزیر ہے اور نہ مقامر و شرابی اور کافر بد دین کی
تذلیل و تحقیر اور مستند تقریر اون کی اس باب مین یہہ ہے کہ حضرت مسیح نے ایک عورت
فاحشہ سے جسکو فقیہ و فریسی بنظر سزا دہی پکڑ کر لائے تھے مزاحمت و دار و گیر نہ کی اور
نہ اوسپر اقامت حد و تعزیر کی چنانچہ باب ہشتم انجیل یوحنا مین یہہ قصہ مذکور ہے اسی
بنا پر فی الحال کل ممالک فرنگستان مین باوجود کامل اقتدار عیسائی بادشاہون کے ہر جگہہ
تفحش و زنا کی کثرت مشہور ہے اور بے تعداد ولد الزنا ہر شہر و قصبہ مین موجود ہین
چنانچہ باشندگان سلطنت پروشیا مین فی ہزار ایکسو بیس (۱۲۰) حرامیون کا شمار ہے
اور فی ہزار دو سو (۲۰۰) حرامی علاقہ جنوب جرمنی مین ہین اور فرانس مین فی ہزار ستہ اور انگلینڈ

مین فی ہزار ساٹھ حرامی ہین (نصرت الاخبار دہلی مطبوعہ ۱۱ ۔ ۱۸۷۷ع بحوالہ مدراس ٹیمز)
اور یہان تک اس کی کثرت ہے کہ علاقہ ویلز مین جو شامل سلطنت انگلینڈ ہے ایک لک
اولاد نکاحی کی تعداد کلہم ایک ربع تہی باقی لوگ تین حصہ کے قریب ولد الحرام حساب مین
آئے اور یہہ تو اون کی شمار تہی جو ولد الزنا زندہ بچ رہتے ہین اور زن کا حرامی
ہونا لقینی ہے اور جو ہرسال بنظر اخفاے عیب بطعن مقتول و دفن ہو جاتے ہین
یا جنکا حال لوگون سے مستور و پوشیدہ ہے اون کی بیحساب تعداد اس شمار کے
علاوہ ہے چنانچہ بحساب وسط فقط انگلینڈ مین سالانہ تین ہزار حرامی بچہ خاص
اخفاے زنا کی وجہ سے قتل ہوتے ہین کیونکہ عرصہ دس برس مین تیس ہزار بچے
قتل ہوئے ۱۸۷۸ع مین خاص پایتخت انگلینڈ شہر لندن کے گلی کوچون مین ننہے
ننہے بچون کے چار سو اکاسی لاشین پڑی ہوئی ملین وہان بہت سی عورتین اور مرد
ایسے ہین کہ حرام کار عورتون سے اون کے بچون کو کچہہ اجرت ٹہراکے پالنے کے بہانے
سے لے آتے ہین اس شرط پر کہ اون کو اپنے بچون سے پہر کبہی واسطہ نہ پڑے بعد تحصیل زر
وہ ظالم خدا ناترس اون اطفال ناکردہ گناہ کو تکلیف بہوک پیاس یا زہر وغیرہ کے
استعمال سے مار ڈالتے ہین (اودہ اخبار مطبوعہ ۷۔ نومبر ۱۸۷۸ع) اور انگلستان
و فرانس مین اثنیت حرامی بچون کی حفظ و پرورش کیواسطے جابجا ہسپتال و خانے
تیار ہین جنہین بکثرت پلنے رکہے رہتے ہین وقت بوقت تاریکی و ظلمت مین جس فاحشہ
و زانیہ کا دل چاہے بہ تبدیل لباس و وضع ایسے بچون کو وہان رکہ آئے اون کے

دریافت حال و تفتیش حقیقت سے ملازمین و اہلکاران متعینہ کو منجانب سرکار ممانعت ہے (پرچہ علیگڈھ گزٹ مطبوعہ ۱۸۷۷ء) اور یہہ مکروہ عیب فی زماننا ایسے پہیلے ہین کہ فقط دارالسلطنت لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیرجات مین (صفحہ ۹۷ کتاب مراۃ الصدق جسکا مصنف و مترجم دونون عیسائی ہین) اور دارالخلافت کلکتہ مین کہ دس ہزار چہہ سو اڑسٹھہ کرسٹین رہتے ہین اون مین سے بہت سے آدمی نہایت مجہول ہین اور اون کی عورتین اس قسم کی ہین کہ اگر اون کو بازاری کسبی کہا جاوے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار پاینیر کو لکہا کہ جو لوگ ان کرسٹینون مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اون کی بہو بیٹیان علی الاعلان کسب کرتی ہین اور اون کی اس بدافعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم کے آدمی نفرین کرتے ہین (طلسم حیرت ہر اس مطبوعہ پنجم دسمبر ۱۸۷۴ء) چہہ مہینے قریب کا تذکرہ ہے کہ شہر اکبرآباد مین ایک شخص مسیحی مذہب کے بیٹے کا اپنی حقیقی بہن کے ساتہہ متلوث و خراب ہونا پادریان مشن پر کہلگیا تو اونہون نے براہ عاقبت اندیشی اون دونون بہن بہائی کے مابین شادی کرادی مسیحی صاحب نے کہ دونون کے وکیل و ولی تہے ہندوستانی ہونیکے باعث ہر چند اس باب مین اپنی مخالفت و ناراضی ظاہر کی الا وہ کچہہ مفید و کارآمد نہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ عیسائیون مین نکاح و شادی بیچ محرمات شرعی اخوات حقیقی اور اصل فرع سے بہی زہد و ورع نہین ہے حالانکہ بخصوص بالبتیم اخباران کا مرتکب مستوجب قتل و قابل دار ہے

اور علی ہذا القیاس شراب خواری و مسکرات فروشی بہی بدولت عہد دولت ان لوگون کے خوب شایع و ذایع ہے عموماً بازارون مین جیسے تجارت غلہ و ترکاری ہے ویسے ہی اسکی بہی کمائینگی گرم بازاری ہے اور جہان بزازہ کی دو چار دو کانین لب سڑک کشادہ ہین وہین چند شراب خوار و چند و باز بہی از خود رفتہ و بیخبر اُفتادہ ہین فقط ۱۸۶۷ع مین ایک ملک انگلستان مین ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکہہ بارہ ہزار دو سو ساٹہہ روپیہ شراب کے نذر ہوئے اور ۱۸۷۳ع مین ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکہہ سینتالیس ہزار ایک سو بیس روپیہ اسی خرچ مین آئے اور ممالک متحدہ امریکہ مین کہ علم و فضل کی بہت بڑی ترقی ہے جسمین ایک لاکہہ اٹہائیس ہزار مدرسے اور چون ہزار گرجا گہر ہین اور ایک لاکہہ چالیس ہزار میخانے ہین (نور افشان اخبار پادریان مطبوعہ ۸ - فروری ۱۸۸۰ع) اور روس کی آمدنی کا بڑا حصہ یعنی تہائی سے زیادہ شراب کا محصول ہے جسکی تعداد سالانہ پچیس کروڑ ہے محاصل اراضی و ٹیکس سرکاری سے کلہم گیارہ کروڑ چہیاسی لاکہہ اسی ہزار وصول ہوتے ہین باقی آمدنی جنگلی وغیرہ کی ملاکر کل یافت ستتر کروڑ روپیہ کی ہے (اودہ اخبار مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۸۰ع صفحہ ۲۴۸۸)

کیونکہ بموجب باب دوم انجیل یوحنا کے موافق حضرت مسیح کا پہلا ہی معجزہ کہ ابتداے ترقی جاہ و جلال عیسوی اور ازدیاد ایمان و کمال حواری کا سبب و منشا ہوا یہی تہا کہ اونہون نے چہہ مٹکون کے آب صاف کو کہ قریب بیس من کے تہا خالص شراب بنادیا بناءً علی ہذا اون کی نامی اتباع جسقدر بے انتہا مست و سرشار مین اوسیقدر بدرجہ غایت

ناصر وین و پرہیزگار ہین + ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا + **فضیلت عاشرہ** استیصال قطع منکرات و مناہی کے لئے دواعی حسنہ سوائے اسکے جسطرح کہ شریعت محمدیہ مین بکثرت مقرر و معین ہین اون کی نظیر سائر قوانین و مذاہب مین مفقود ہے خوف اطناب سے بفحوای مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند امور مناسب مقام تذکرہ اسجگہہ کرتا ہون پہلا ذریعہ یہہ ہے کہ بعد بیان شناعت جمیع افعال قبیحہ ردیہ اور تنبیہہ و تہدید مناسب حال مرتکب کے یہہ تعلیم کی کہ آدمی کے اعمال صالحہ ذنوب سابقہ و معاصی گزشتہ کے واسطے کفارہ ہوجاتے ہین رجوع الی اللہ و حسنات کے باعث خدا پاک سیئات ماضیہ پر قلم قدرت سے خط کہینچ دیتاہے اور عتاب و تہدید کو ذمہ مرتکب سے ساقط و حط کردیتاہے چنانچہ یہہ امر قران کی آیات کثیرہ سے ثابت ہے قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم و قال ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ہر گنہگار بدکردار کیسی ہی غفلت مین کیون نہو اگر کچہہ بہی صاحب عقل و شعور ہوگا جب اپنی انحراف و بغاوت کی مذمت و شناعت کے ساتہہ اس فرمان البشارت کو سُنیگا فوراً ملالت سے خائف ہوکر عمر گزشتہ پر بدین وجہ کہ ایسے رحیم و کریم احکم الحاکمین سے اوسیمین برگشتہ رہا سخت تاسف کریگا اور بے اختیار اعمال حسنہ کیجانب دائمی التفات و توجہ رکہیگا اور اصلاح عادات و معاملات سے کامل مہذب اور صاحب دین و تقوی ہوجائیگا یہہ مسئلہ واسطے نشر برکات کے عالم مین کیسا عمدہ ذریعہ ہے اور قصد حسنات و صرف ہمت بنی آدم کے لئے نہایت خوشنما

طریقہ ہے اور بعض صورتون مین غلام کا آزاد کرنا فقرا و مساکین کو کہانا کہلانا اور کپڑا
پہنانا اور در صورت عجز بمقدار معین روزہ رکہنا کہ سبب رفاہ خلایق و درستی اخلاق ہے
مجرم کیواسطے فدیہ و توبہ ہے اور از روے توریت ارتکاب گناہ کی صورت مین عمداً ہو یا سہواً
سوختنی قربانی کرنے سے معافی ملتی ہے اسکے سوا دفعیہ عذاب گناہ کسی تدبیر و
چارہ سے نہین ہوتا اسکے موافق اصلاح کامل کب ہوسکتی ہے اور ترک و انسداد معاصی
کیواسطے یہہ عمدہ سبب ہے اور از روے انجیل حضرت کا بیجا قتل اور خون ناحق ہر نصرانی
کے ذنوب و معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد تثلیث و کفارہ ہے
حسب شہوات نفس شراب اوڑائین خواہ سور کہاوین یارات دن ناچین گاوین سود لین
چوری کرین مال مارین یا والدین کو ستاوین اور جس سے مرضی جس عورت سے چاہین دل
لگاوین اس سے کچہہ خوف و خطر نہین زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے بہی و
معافی ملجاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رومیون وغیرہ مین صراحت ہے مین کہتا ہون
کہ جب مغفرت کیواسطے کفایت اقرار ہے تو زکوۃ و صدقہ اور عبادت و سائر اعمال حسنہ
کی بیجا اور ناحق و عبث ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل سقط
ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے عدل و تقدس پر صریح الزام لگتا ہے بجاے اصلاح و تہذیب
آدمیون کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اوسکی تلقین سے تو ہر حال مین اختلال
اور عبادات و معاملات مین بدنظمی و مفسدہ ہی متصور و متوقع ہے اسواسطے کہ جب اونکو
بموجب اس تعلیم کے کچہہ خوف یا بازپرس ہی نرہا تو وہ نہ رسومات عرفیہ کی پابندی اور نہ قیود

شرعیہ کی معتاد بلکہ حسب شہوات نفس خود مختارہ کامل آزاد ہین کسیکی عزت و دولت خواہ باقی رہے یا برباد ہو اون کی ہر نہج سے حاصل مراد ہو چنانچہ گاڈ فری ہگینس اسکی بابت بعد نقل آیہ کریمہ انما التوبۃ علی اللہ الذین یعملون السیئات بجہالۃ ثم یتوبون عن قریب فاولیک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الان کے لکھتا ہے صرف اسی آیت سے ثابت ہے کہ اکثر اسلامی قوموں کا اخلاق عیسائی قوموں کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہے جسکی صداقت ہرایک غیر متعصب یا انگریزی کو تسلیم کرنی پڑتی ہے بڑے افسوس کی بات ہے جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کافرانہ جاری ہے کہ وقت نزع کے توبہ سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین تو وہان بجز برائی اور گناہ کے کیا امید ہوسکتی ہے انتہی۔ دوسرا ذریعہ جمیع عاملین حسنات وسیئات کا عذاب وجزا اور اوسکے مروج وبانی کا ثواب وسزا مین برابر ومساوی رکہنا ہے جسکے سبب ہرآدمی بشرط عقل وشعور گناہ کے صلاح ومشورہ مین ہرگز شریک نہوگا دوسرون کی ضلالت وگمراہی اور فسق وفجور کا وزنا حق اپنے اوپر لیگا بلکہ اس امید پر کہ محض اپنی کوشش وسعی کی وجہ سے مفت مین صاحب خیرات وزکوۃ یا متعہد حج وصلوۃ کے مثل بلاتفاوت مستحق ثواب ٹہرتا ہے حتی المقدور امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دوسرون کی ہدایت وموعظت خیر وشر مین کسی وقت قاصر نرہے گا وہذا امر واضح غنی عن مونۃ البیان فضلا عن تجشم الاستدلال علیہ واقامۃ البرہان

فاما ثبوتہ من القرآن فلما قال تعالی من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا
ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وقال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد
فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا ہذا وقد
قال النبی صلعم من سن سنۃ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اجرہ شیئ ومن سن سنۃ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اوزارہم شیئ قدر علم و ہنر اور نشر خیر و قطع شر کے باب مین
کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے اس سے بہتر کسی کتاب مین نظر نہین آیا ازاول
تا آخر ہمنے بیبل کو دیکھا پڑہا مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر بہی اوسمین نپایا ہان
اوسوقت مجھکو قول عیسوی مندرجہ باب ۱۱ کتاب لوقا یاد آیا حضرت مسیح اپنے
مخاطبین سے فرماتے ہین ہابیل کے خون سے ذکریا کے خون تک جو قربانگاہ
اور ہیکل کے بیچ مین مارا گیا ہان مین تم سے کہتا ہون کہ اسی زمانہ کے لوگون سے
طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی باب ۲۳ انجیل متی مین مرقوم ہے اگر اسکا عموم مسلم ہو
اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی مین یہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے
جبابرہ اور فراعنہ متکبرہ کہ دعوی انا ربکم الاعلی اون کی زبان زد تہا اور
حضرات انبیا سے مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شرک و بت پرستی پر عمل درآمد
رہا مفت مین اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جاینگے اور بعوض جرائم سابقہ
اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجھ اپنے سرون پر لینا ہوگا اور نیز

جزاے حسنات کا بھی اسی اصل پر قیاس کیا جاے تو اور بھی زاید خرابی پیدا
ہو گی معاذ اللہ جمیع اخیار و الابرار اپنے اپنے ثواب سے محروم و دست بردار
ہون گے اور ادن کی اتباع متاخرہ اعمال حسنہ قلیلہ کی بدولت متقدمین
کی کل نیکیون کے وارث و مالک بنین گے موجب اسکے بھی ظہور فلاح سواے
رواج گناہ کسیطرح متوقع نہین تیسیرا ذریعہ خدا کا ذکر اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے
سوتے جاگتے وقت جدا جدا طور سے شروع کرنا ہے اور ہر بلندی و پستی پر
تسبیح و تکبیر و دوابّ کشتی سے اوترنے چڑھنے کی حالت مین تعلیم حمد و ثناے
خداے تعالی اور ہر کام کے شروع و ارادہ پر بسم اللہ و انشاء اللہ کہنا اور بعد
فراغ و انجام بالفاظ مخصوصہ شکر و سپاس بجا لانا علی الصباح ہر روز سب کاموں سے
یاد خدا کی تقدیم اور وقت خواب و استراحت اوسکی تمجید و تعظیم اور دن مین بھی
بتکرار بعد ترک جمیع کاروبار رعایت طہارت و صفائی کے ساتھ اوسکے روبرو قیام
کرنا اور باظہار عبودیت و بندگی تمامی مہمات دینی و دنیوی مین اپنی عجز و بیچارگی ظاہر
کرنا اور بمراعات خضوع و خشوع و لحاظ اداب ہر امر جزی و کلی مین اوس سے
استعانت و استمداد چاہنا کہ ہر آدمی پر شرعا واجب و فرض ہے اور حصول ہر راحت
و نعمت کو محض عطاے خالق و مقدر بہ تقدیر سابق سمجھنا اپنی عقل و تدبیر کو اوسکے
وجود کا باعث مستقل نگروانا اور ظہور ہر رنج و مصیبت کو بھی مشیت الہی جاننا
اور اپنی تقصیر و بدی پر اوسکو مرتب ماننا ہے کہ غرض کبر و نخوت اور جنون بیخودی کے

عقل کیواسطے مانع قوی ہے اور دل کی رقت و صلاحیت پر باعث اور رافع قساوت
و صلابت قلبی ہے بسبب اسکے جو تنزہ و تقدس روحانی حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
کل قوای حیوانیہ و شہوات نفسانیہ پر سیرت ملکی کو تسلط و غلبہ ہو جاتا ہے اور بقوت
قلب انسان مین یاد خدا کے سوا کبھی ارادہ گناہ ہی نہین آتا چہ جاے کہ وقوع یہ امر
بھی اسلام ہی کی خصائص سے ہے تفصیل مذکور کسی شریعت مین ذکر خدا مامور بہ نہین
اور نہ کسی ملت مین یاد خدا نہایت ادب سے بکمال خضوع و خشوع قلب و رعایت طہارت
و صفائی کے ساتھہ ہر روز بلکہ پنجوقتہ بلکہ آٹھہ مرتبہ مفروض و مشروع ہے اور نہ ذکر
خفی و جلی اور شغل سری و قلبی اور رعایت پاس انفاس و رفع خواطر و وسواس مفصلاً
حسب طرح کہ علم سلوک و تصوف مین مبین ہے کسی دین و مذہب مین مصرح ہے طریقہ اخلاص
قلب و حضوری رب اس طرز و قطع اور روش و وضع کے مماثل نہ توریت مین درج ہے اور
نہ انجیل مین مسطور مذاہب سائرہ سے بعض مین تو عبادت خدا کی جگہہ پرستش و تعظیم اصنام
و کواکب بلا نکیر دائر و سائر ہے جنکے مقلدین و اتباع مین ہر دم و لحظہ متشابہ فکر رضا
و خوشنودی ارواح متوہمہ و مظاہر ہے اور اہل کتاب کہ بمقابلہ اہل اسلام اکثر دعوی
حق شناسی و خدا پرستی زبان پر لاتے ہین سو قطع نظر اس سے کہ خود الحاد و شرک
اونکے اصول و مقومات مین داخل ہو گیا ہے اور الہیات اونکے پہلو بہ پہلو سے
خرافات و ہزلیات مشرکین ہین آٹھوین روز کے سوا درمیان مین عبادت خدا کی
سبالات و پروا نہین رکھتے ہفتہ مین چھہ دن رات برابر جو آزاد محض و خود مختار ہین برانگ

بہی نام خدا کا زبان پر لانا اس عرصہ مین کسی وقت اون پر لازم و واجب نہین فقط
ایکدن کی عبادت وہ بہی بنابر کید و ساعت اور وہ ایسی جسمین نہ خضوع و خشوع کی
رعایت اور نہ آیات تقدیس تنزیہیہ کی قرارت واسطے عیش و آرام ہفتہ بہر کے کافی و
وافی ہوجاتی تہے یہود کے نزدیک احتیاط ازالہ نجاست ظاہری اور تحصیل طہارت
و صفائی کے لیے خاص بروز سبت خداے پاک کی پرستش و بندگی ہوتی تہی اور
اوسوقت منکرات و منہیات سے بہی حکم اجتناب احتیاط از روے توریت بخوبی
ہوکر دیکہتم تہا تعلیم موسی و مذہب عیسوی مین یہہ اشتراط و احتیاط بہی بالکل معدوم
و مفقود ہوگئی اب فقط یہہ رہگیا ہے کہ اتوار کے روز گہنٹہ بجنے کے بعد جوق جوق
عورت و مرد بلا تفریق جماعت دو صف اور بغیر تمیز نجاست و طہارت بعضی نشہ شراب سے
مست و سرشار اور بعضی عشق پرست بعزم نظارہ بازی و دیدار یار مکان واحد مین
کہ گرجا گہر اوس سے عبارت ہے بنابر کید و ساعت جمع ہوکر بلفظ اے باپ اے باپ
اوس مالک قادر مقدس شہنشاہ اعظم سے یہہ دعا مانگتے ہین تیری بادشاہت
آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بہی آوے اسکے بموجب تو وہ اپنی زبان
سے گویا ترقی دولت و اقبال خداوند لایزال مناتے ہین جیسا کہ پولوس باب اول
نامہ اول تمطاوس مین فرماتے ہین ازل بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی
عزت اور جلال ابدالآباد ہووے آمین اور ایسے ہی مضامین کو خوش الحان و خوش
گلو عورت و مرد اپنی اپنی آواز بلاکر حاضرین جلسہ کو سناتے ہین اور عمدہ عمدہ باجونکی

آواز پر بھی یہی دعا گاتے ہین جس سے کل ناظرین و سامعین کے خستہ دلون کو سراپا محو تماشا و ازخود رفتہ اور نفوس غمگین و شکستہ کو محظوظ و شگفتہ بناتے ہین بقول شخصے ؎ اصول تنا بران رقص پرداز * دو صد دل را بیک رنگ انداز

باین رنگ طاعت ندیدست کس	بقہقہہ نماز اختراع است و بس

اس عبادت سے جسمین نہ خضوع ہے نہ خشوع اور نہ سجدہ رہا نہ رکوع بجز انبساط نفس و تفریح طبع حصول تقدس روحانی کے خام طمع ہے اور نہ ادراک رضا قرب ربانی کی امید و توقع کسواسطے کہ اسمین نہ تو کچھ توبہ و استغفار ہے اور نہ اپنی عجز و بیچارگی کا اقرار نہ خیریت عقبی و حسن خاتمہ کی خواہش و طلب ہے اور نہ معافی جرائم و معاصی کی التجا بحضرت رب جسکے سبب اپنی عبودیت و محکومی اور جل شانہ کی شان معبودی و رحیمی ظاہر ہو جیسا کہ علامہ خواتے قرآن و حدیث کا مفہوم و مقتضا ہے اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اسکی ترمیم و تبدیل اور تنسیخ و تنقیح بخواہش و راے بادشاہان ذی اختیار کی ہمیشہ وقتاً فوقتاً واقع ہوتی رہی جیسا کہ واقفان تواریخ انگلستان کو معلوم ہے مثلاً ازروے درس ۲۹ باب ششم انجیل متی کی عبادت کیوقت گھنٹہ کا بجانا اور مجمع کا کرنا جو عیسائیون کا دستور ہے ارشاد عیسوی کی بھی خلاف ہے نہین معلوم کہ کل کلیساؤن مین یہہ بدعت کیونکر رائج شایع ہوئی اور اسکے ماورا یہہ طرز دعا کہ ہم اوس ذات مقدس و منزہ کو مخلوقات کی باپ باپ کہکر ندا و خطاب کرین جادہ اخلاص و ادب سے بھی بہ مراحل بعید ہے

ہمارے واسطے اقرار عبودیت مین کیا کم وقعتی اور ذلت ہے جسکے باعث سے خواہ
مخواہ نسبت فرزندی ثابت کرین اور بوجہ اپنے اعزاز اور اظہار شان ناحق کیواسطے
اوس ذات بیمثال ایزد متعال کی شان تقدس و تنزہ پر عیب و دہبہ لگا دین تکاد السموات

یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا ان دعوا للرحمن ولدا ان کل من فی السموات

والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاہم وعدہم عدا وکلہم آتیہ یوم القیمۃ فردا ۹

نماز جبین کردن عین خطاست	کہ طاعت بہ تنقیص شان خداست

عقیدہ تثلیث و کفارہ سے قوت نظری کو پہلے ہی کمال آچکا اور اس عبادت و
بندگی سے حکمت عملی پر یون زوال آیا اور چونکہ اہل کتاب کی رائے مین ہر
رنج و خوشی اور تنزل و ترقی کا باعث اونہین کی تدبیر و سعی ہے لہذا کسی وقت
منجملہ اوقات فرحت و انبساط یا عند زوال النعمۃ اون سے صدور صبر و شکر اور
شغل یاد و فکر کی بہی امید ساقط و منتفی ہے پس اصلاح عقل و نفس کیواسطے ہدایہ
دنیا سے فقط ایک ہی مذہب یعنی طریق اسلام کافی ہے اسکے سوا ہر ایک طرز و طور بنظر
غور آئین دانش و حکمت کے منافی ہے لطافت روحانی و قرب ربانی بہی اوسی مین
محصور ہے اور طہارت جسمانی بہی اوسیکی مشہور اوسی سے مشتہیات نفس کی تحدید و
اصلاح ہے اور اوسی مین دینی و دنیوی نجات و فلاح ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین انما امرت ان اعبد اللہ
ولا اشرک بہ الیہ ادعوا والیہ مآب ہذا بلاغ للناس و لینذروا بہ و لیعلموا انما ہو الہ

واحد و لیذکر اولوا الالباب ربنا ولا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک
رحمة انک عبد الوہاب ۵ دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر + ماہمچنان در اول
وصف تو ماندہ ایم + ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمدہ من بعدہ
سبعة ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم +

خاتمہ واضح ہو کہ مجھکو اس تصنیف سے خاصکر کسی مذہب فرقہ کی توہین وحقارت
مدنظر نہین ہے اور نہ بوجہ کسی قوم وطائفہ کی رعایت و جانبداری مقصود بعد
ترک تقلید واتباع ہوا جو طریقہ مفید دنیا و آخرت دیکھا بنظر رفاہ عام نہ بقصد
شہرت ونام اوسکے ترویج واشاعت کو اہم واقدم سمجھا اور بیان حسن وترجیح
عقائد ومسائل مین منجملہ کتب مسلمہ ہر فریق کی اولا و بالذات اونہین کتابون سے
استشہاد کیا جنکو وہ منزل من اللہ والہامی اور قطعی الثبوت وکلام ربانی تصور
کرتے ہین اسیواسطے فضائل اسلامیہ کے ذکر مین راقم نے فقط اخبار وآثار کو مناط
ومدار وقت استناد نگردانا کہ مبادا کوئی مخالف عند البحث اوسکے قبول ورد مین
شاک ومتردد ہو اور واسطے تقویت وتائید اپنے فہم دعوی کے کلام معاندین اسلام
بہی جابجا نقل کردیا جسکی رو سے مخالفین پر بخوبی حجت تمام ہوسکتی ہے ارباب
انصاف ودیانت ہر کیش وملت سے اگر ایک ہی فضیلت وخوبی پر منجملہ فضائل مذکورہ
اسلام کامل لحاظ وغور تمام فرمائین تو اون کو صاف منکشف و واضح ہوجائیگا
کہ بالیقین بنائے قصر اسلام جمیع ہدایت سے ازروے استحکام مضبوط وقوی ہے

اور تہا مہا اوسکی تعلیم وتلقین بلاریب شک موافق الہام و وحی ہے اسواسطے کہ
اکثر مذاہب کے مقتدا و بانی حالانکہ مشہور حکیم و صحبت یافتہ اور نامی فاضل و سیاح و تجربہ کار
پختہ ہوے ہین اور اون کی اتباع و مریدین سے بہی عوام الناس کے علاوہ صدہا
و ہزارہا اہل دانش و بینش و ارباب عقل و خرد بلکہ بانیان فنون حکمت و فلسفہ اور
مغنیان اصول اخلاق و ہندسے گزر گئے اور موجود ہین اور اون مین سے اکثرون نے
بصرف اوقات عزیزہ و اعمار کثیرہ مسلک مرضی و مختار کی ترمیم و اصلاح مین کوشش
وسعی بہی کی اور بہت سے لوگون نے اس باب مین وحی محرف و ناتمام کلام پروردگار
کی بہی اطاعت و پیروی کی مگر بحمدہ اسوقت تک ایک ہی طریقہ اسلام کی مانند اصل و احکام
مین بہی صاف و سنجیدہ ہین جسکا موجد ایک شخص ناخواندہ محض و امی فداہ ابی و امی
لطف مزید یہہ ہے کہ اون کی بعثت ایسے زمانہ مین ہوئی کہ کل روے زمین پر اوسوقت
ضلالت و گمراہی کی ظلمت و سیاہی چہا رہی تہی ہر قسم کے علم و فن کا وجود محض رائگان
و بے سود ہی نہ تہا بلکہ صفحہ عالم سے کالعدم کیا منیت و نابود ہی ہو چکا تہا مصر و یونان
مین بہی اوسکے آثار و مراسم برائے دید و شنید نہ ملتی تہی اور روم و ایران سے بہی اوسکے
نشان و علامات ایک عرصہ دراز سے مفقود و ناپدید تہے اور ہندوستان کی حکمت و
فلسفہ کا ناموس سے صدہا سال پیشتر ہی چراغ گل تہا اور نہ ممالک چین و اقصاے
فرنگستان مین اوسکا کچہہ شور و غل تہا اطراف و اکناف عالم مین کل بنی آدم مشرک
و بت پرست اور ابتلاء شیطان و شہوت مین غرق و بدمست تہے اہل ایران تقیم

خلاق و معبود بجانب یزدان و اہرمن کرتے اور چینی و ہندی ہردم مشغول عبادت
بودہ و لشمن رہتے مذہب عیسوی حالت موجودہ کے اعتبار سے بہی نہایت ذلیل
و فرسودہ اور مختلط باخلاق رذیلہ و مجموعہ عقاید بیہودہ ہو رہا تہا حسب تصریح گاڈ
فری ہیگنس و جان دیون پورٹ و گبن صاحب و دیگر معتبر مورخین عیسائیون کی اوسوقت
جمہور مسیحی پرستش تبرکات و تصاویر مین سرگرم و مستغرق تہے اور بیجا جنگ و جدال
اور مراسم نا ملایم و توہمات لغو مین مبتلا و منہمک بجز نام و ظاہری اقرار مذہبی یا باہمی
نزاع و خودسری و عداوت قلبی کے وہ لوگ کچہہ بجانتے تہے۔ آجکل کی سی نہ مشن کی
وسعت تہی اور نہ ہر گلی کوچہ مین پادریونکی کثرت نہ توریت کا زبان عربی و فارسی مین
اوسوقت کوئی ترجمہ تہا اور نہ وجود مطابع سے ہر کس و ناکس کو دستیاب اوسکا
نسخہ ہوتا عام لوگون کو گرانی قیمت سے اوسکے خریدنے کی مقدرت و استطاعت
نہ تہی اور نہ پوپ صاحب سے ہر راہب و پادری کو کتب مقدسہ کے رکہنے کی اجازت
ملی بہرحال خدا کی عرفان و طاعت سے اوسوقت خالی زمین تہی کواکب و اصنام کی
عظمت و بزرگی بلکہ سب کے ذہن نشین تہی ہر خاص و عام پر اتباع اوہام از بس
مستولی و غالب اور دنیوی لذت و شہوت کی جانب ہر شخص مائل و راغب تہا
خصوصاً مشرکین عرب کہ زمانہ سے زیادہ خراب و بداطوار جہل مرکب مین گرفتار
اور جہالت و رعونت آبا و اجداد پر ناز و افتخار اون کا دستور و شعار تھا
وہ لوگ اسقدر بیہودہ کہ نعوذ باللہ حالت عریانی و برہنگی مین خانہ کعبہ کا طواف

بہتر وا ولی کہتے اور تالی و سیٹی بجانا اور لاف و گزاف کو عبادت عظمی سمجھتے جاہل
ایسے کہ رحمٰن و رحیم کو اللہ و اصنام تراشیدہ کا تام جانتے اور ارواح خبیثہ و نجوم
و کواکب کو اپنا معین و مددگار مانتے جنات و ملائکہ کو خداے پاک کا عزیز و رشتہ دار
گردانتے اور اونہین کے واسطے ذبیحہ و قربانی بقصد نذر گزرانتے ایسے بے شعور
و بدسلیقہ کہ بیٹھکر پیشاب کرنا مردون کو اس خیال سے کہ وہ تو عورتون کے حسب
حال ہے محذور و مکروہ بتاتے۔ بیرحم و سنگدل ایسے کہ اپنی اولاد کو خود ہی زندہ
درگور کر دیتے اور اوسکی آہ و زاری اور مصیبت و بیقراری پر مطلق ترس و غم
نکہاتے۔ ایسے نالایق و ناخلف کہ بعد وفات اپنے باپ کے اوسکی ازواج و حرمون میں
بنفسہ دخل و تصرف سے باز نرہتے بے شرم و بدلحاظ ایسے کہ بالاتفاق عورت
واحدہ کے پاس شب احد مین متعدد اشخاص جاتے اور حقیقی بہنون کے جمع
کرنے سے زوجیت مین احتراز نکرتے۔ خودسر و جنگجو ایسے کہ قیاصرہ روم و سلاطین
ایران سے کسی ہنگام مغلوب و زیر نہوے اور دلیری و آزادی مین علی الدوام
ضرب المثل مثل شیر رہے اور ایسے کینہ ور و تندخو کہ صدہا سال تک اونہین مورو ثی
جنگ و پرخاش قایم و بحال رہتی اور ہر دم و لحظہ بہمہ وجوہ عوض و انتقام تازہ کا
خیال رکہتے۔ نہ اون مین کوئی صنعت و دستکاری اور نہ کچھ حرفہ و پیشہ تہا فقط
بیجا قتل و غارت اور دست برد ناحق پر اون کا عمل ہمیشہ رہا نہ کسی قانون و قاعدہ
کے مقید و معتاد اور نہ کسی ملت و شرع کے مطیع و منقاد آئین تہذیب اخلاق و تدبیر

منزل سے ہمہ تن عاری اور نہ قوانین سیاست مدن وآداب معاملہ اون مین جاری
نہ ارشاد ومواعظ انبیا سے کچہہ مسترشد ومستفید اور علوم وفنون حکما سے بہی محض
بے بہرہ وبعید بلکہ حضرات مرسلین کے اسما سے بہی ناواقف وبے خبر اور نہ دقایق
توحید واصول معارف سے آگاہ وبہرہ ور نہ کسی مہذب گورنمنٹ کی اون پر حکومت
وسیاست تہی اور نہ اقوام شایستہ کی اون مین سکونت یا تجارت ایسے وقت مین
کہ نہ کہین سے تحصیل واستفادہ علم وفضل ممکن ومیسر تہا اور نہ کسی کی خدمت وصحبت
مفید دانش ولیاقت ہوسکتی نہ سیر وسیاحت دنیوی واسطے اصلاح خیالات کے
سبب وذریعہ تہا اور نہ مباحثہ ومناظرہ مذہبی تحقیق وادراک ادیان مختلفہ کے لیے
باعث ووسیلہ ایسے مستحکم ومتین مذہب ودین کی بنا وتلقین جسکی ہر ایک دفعہ بجملہ
مسائل ودفعات بیشمار ضوابط وقوانین مالی وملکی اور آئین وقواعد دینی ودنیوی کے
لایق اذعان وتسلیم ارباب فکر وہوش ہو اور بتبدل اشخاص وتجدد زمان سے اوسکی
تعلیم وپیروی کسی کے نزدیک قابل ترمیم وفراموش نہو بحکم انصاف بہت بڑا معجزہ
ہے کسواسطے کہ بلا اعانت وحی والہام ایسے امور عظیمہ کا صدور وسرانجام نہین ہوسکتا
خصوصاً ویسے زمانہ سیاہ وتاریک مین ہمت وکوشش تن تنہا سے باوجود کثرت عوائق
وموانع ہر نوع وقسم کے ایسے مقاصد مہمہ کسیطرح بحسب المرام انصرام نہین پاسکتے
لاسیما ایسے شخص سے کہ امی محض وناخواندہ جہال مشرکین کا صحبت یافتہ اور اوسیطرح
سیہ طرہ کہ بیکس وغریب یتیم وبیمیر نہ کہین کا متمول وامیر جسکا کوئی لائق مصاحب ومشیر نہو

کہ کونسل و پارلیمنٹ بناوے اور نہ آپ اس لائق کہ کسی بادشاہ کا وزیر باتدبیر ہو
جو احکام مفید خلائق جاری کرادے نہ بذریعہ سیّاحی اوسکو دنیا کی مذاہب مروجہ
کی تحقیق اور نہ حقائق و معارف مین صاحب غور و تدقیق باایہمہ وہی آدمی بلا اصلاح
یار و مشاور اور بدون ہمت رفیق و ناصر جمیع اسرار احوال و عقائد اور کل دقایق
مصالح و مفاسد مفصلاً ایکدم سے لوگون کو سناوے اور تمام مضار و منافع
دنیوی اور عبادات حسنہ و ارتفاقات صالح کلی و جزوی ہر ایک کو بخوبی سمجھاوے
جسکی وجہ سے وہ وحشی قومین کہ مجسم ظلم و فساد اور سراپا جبر و عناد تھین فاتح
عباد و تعمیر بلاد مین کل سکّان زمین کے لئے سبب رشاد و عقل اور ہر علم و ہنر اور
سائر تہذیب و شائستگی کے واسطے بنیاد و اصل ہوگئین ع فاصبحوا قد اعاد
اللہ دولتہم + اذہم قریش واذ ما مثلہم بشر + اور یکبارگی ایسے
حقائق اور دقائق علمی و عملی بیان کئے جنکی نور و روشنی سے تمامی سطح ارض کی
جہل و گمراہی زائل و دور ہوگئی اور سرزمین عرب تو خاص کر شبیہہ مجمع النور و
ہمرتبہ کوہ طور ہوگئی انبیاے سابقین کے فضایل و کمالات بہ ازالہ روایات اسقام
و عیوب نفسانی بذکر مرغوب بیان کئے اور امم گزشتہ کے قصص و حکایات متضمن ترغیب
و ترہیب بہ بسط تمام خوب ادا کی احوال جزا و سزاے عالم قبر اور کیفیات حشر و نشر
کیسے گوشزد نہ تھی اچھی طرح ظاہر کئے اور تذکیر بالاء اللہ و تحذیر بایام اللہ کی وعظ
و پند سے ہزارہا مستفیض و ماہر کئے خدا کی ذات و صفات کی اوس عنوان کے ساتھ

تشریح کی جسکے سُننے سے روح کو طراوت وتازگی اور قلب کو تقدس و پاکیزگی حاصل
ہو یہہ نہین کہ اوسکو جذبات نفسانی یا ہوسات انسانی کا مصدر و منبع بنایا یا ہو جسکے
باعث اوسکی شان استغنا و معبودی باطل و زائل ہو توحید خالص غیر مغشوش اوسکی
پہلی تہی بسم اللہ ہے جس سے تمام دنیا ناواقف و جاہل تہی اور رضا بالقضا و
توکل علی اللہ و دیگر مراتب توحید اس لطف سے سمجہائے کہ دل بعد ترک تعلق اغیر
ذات اوسیکی جانب مائل و راغب ہو جسکی بدولت اوسکی اتباع باقرار عقلا اعظمین
وبزرگی اور عبادت وبندگی مین کل خلقت سے لائق زیادہ اور علم و فضیلت
مین جملہ ارباب ملت و حکمت سے فائق و بالا اور انتظام خانہ داری و تہذیب نفسی
مین طوائف انام سے سابق و اعلی اور طرز سیاست و حکمرانی مین جمیع عالم سے
اوّل و اولی ہو گئے ظاہری طہارت و صفائی بہی اونہین سے مربوط و مخصوص
ہے اور تعلیم روحانی و تنویر قلب بہی اونہین مین مشہود و محسوس ہر فعل و عمل اور
منفعت و ضرر پہ صبر و شکر اونہین سے مسموع و گوش زد ہوتا ہے اور فکر و ذکر و
شغل بجمعیت حواس و عقل اونہین مین موجود باوجود اسکے ایسے عظیم الشان کارخانہ کو
جسکے مثل نہ صحف سابقہ انبیا سے ہدایت و ارشاد ہوئے اور نہ تلویحات و اشارات
حکما سے ویسی بنیاد پڑی محض مصنوعی و جعلی کہنا اور مذاہب سائرہ کو جنسے ایسے
فوائد مرتب نہ ہوئے اور نہ اون کے اصول سے وہ متوقع و مامول خدا کی قدرت
و ارادہ کی موافق یعنی مطابق الہام و وحی سمجہنا از روے فکر و غور ہیت ہی سخت ظلم

وجو رہے ۵ وکفاک بالعلم فی الامی معجزۃ + فی الجاهلیۃ والتادیب فی الیتیم

۵ نگار من کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت + بہ نکتۂ ادب آموز صد مدرس شد +

مخالفین چشم بینا و دل باعدل سے اسپر کبھی لحاظ وتوجہ نہین کرتے اور جہل وتعصب یا تقلید وطمع کو واسطے ایکدم کے اپنی ذات سے جدا نہین رکھتے ورنہ بلا ریب و شک آنحضرت کی کل تعلیم و دعوت کو مہر نیمروز وماہ نیم ماہ کی مانند سب مذاہب سے اول مرصحیح ودرست اور راہ حق وصواب سمجھتے۔ فلم یدبروا القول ام جاءهم مالم یات آباءهم الاولین ام لم یعرفوا رسولهم فهم له منکرون ام یقولون به جنة بل جاءهم بالحق واکثرهم للحق کارهون ولو اتبع الحق اهواءهم لفسدت السموات والارض ومن فیهن بل اتیناهم بذکرهم فهم عن ذکرهم معرضون

بدین اے فرومایہ دنیا مخر
سہے میبردت عیسی از لاغری
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن
کسے سیرت آدمی گوش کرد
بکم کردن از عادت خویش خورد
کجا سیر وحشی رسد در ملک
بر اوج فلک چون پرد جرہ باز
میبرورتن ار مرد رائے وہشی

جو خر بانجیل عیسے مخر
تو در بند آنی کہ خر پروری
پس انگہ ملک خوی اندیشہ کن
کہ اوّل سگ نفس خاموش کرد
توان خویشتن را ملک خوے کرد
نشاید پریدا زشرے تا فلک
کہ در شہپرش بستہ سنگ آمد
کہ او را چو مے پروری نمے کشی

سکو نے بدست آورا ے بے ثبات	که بر سنگ گردان نروید نبات
خدا را ندانست وطاعت نکرد	که بر بخت وروزی قناعت نکرد

تمت بالخیر

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی فقید المثیل مولوی عبد المجید صاحب سهسوانی

للّٰه الحمد که از فضل خداوند جهان	مصرع سال طبع گفت سروش الهام
طبع گردید چو این نسخهٔ مطبوع انام	ناسخ کفر و زہے ماحی دین اسلام
	۹۴ هجری ۱۲

تاریخ دیگر تصنیف حمید الاماثل والاقران مولوی سید جمیل احمد صاحب رئیس سهسوان

چون به تردید نصاری و یهود و هندوان	طبع گردید این کتاب مستطاب از فضل رب
ملهم غیبی بگوشم مصرع سالش گفت	رہنماے مشرکان و کافران بے ادب
	۹۴ هجری ۱۲

رسالہ مختصرہ مسمّی بہ دمغ الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اللّٰھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت واسررت واعلنت ۔ انت الٰہی لا الہ الا انت

امابعد واضح ہو کہ جب کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سرکاری واقع اکبر آباد مین میرا تعین و تقرر تہا اوسوقت مین بعض احباب ذوی الالباب نے واسطے تحقیق مذاہب مختلفہ کے میرے مکان پر جلسہ اختیار کیا اور ہر باب مین مسائل بحث و مناظرہ سے بتکرار مجھسے بہی استفسار ہوا حسب اقتضائے وقت جو خاطر خواہ اون کے سوالات کا حل بشرح و بسط ہوا اور میری تقریر و گفتگو مباحثہ دقیقہ مین بزعم اون کے متین و مدلل بربط و ضبط تہی اوسوقت اونہون نے بیساختہ واسطے تحریر جواب کتاب ہدایت المسلمین مصنفہ عماد الدین اپنے شوق کا اظہار کیا اور قبل اسکے کہ میرے اشتغال و اوقات پر لحاظ کلی فرمائین اپنی تحریک و استدعا کو خود ہی امر ضروری و واجب القبول شمار کر لیا اور کتب مناظرہ و مباحثہ قدیمہ و جدیدہ اور رسائل

مذاہب مختلفہ کو بھی منازل قریبہ و بعیدہ سے بہم پہونچا کر میرے مکان پر لار کہا
چونکہ اوسدم میرے پاس بجز عذر قلت فرصت جسکو پہلے ہی وہ رد کر چکے تھے
اور کوئی عذر معقول نہ تہا اور بعد از فکر و تامل مجھکو بھی اون کی درخواست کا
سر انجام کل ضروریات صبح و شام پر بدلائل و وجوہ فائق و راجح بتمام وضوح
ظاہر و لائح ہوا چار و ناچار بقدر وسع افکار مجتمعہ کا استیصال و قمع اور اوراقات
متفرقہ کا جمع کرنا شروع کیا اوسی اثنا مین میرے ذہن مین یہہ بات سمائی کہ یون
تو کتب رد و قدح طرفین سے بکثرت ہین جنکے مطالعہ سے بجز دریافت استعداد
و فکر مصنف اور ضعف و قوت طبیعت مولف کی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا ابطلان و
حقیت مذہب کا ادراک کہ غرض اصلی از بحث و مناظرہ ہے ایسی کتابون سے علما کو
بھی متصور نہین چہ جائے عوام الناس لہذا اوسکے اول مین ایک مقدمہ کا لکھنا جسکے ذریعہ
سے دنیا کے کل مذاہب پر اسلام کی فضیلت ظاہر و ثابت ہو مناسب معلوم ہوا تا کہ مخالفون
کے واسطے سبب ہدایت اور موافقون کو موجب استقامت ہو اور یہہ بھی اوسمین مصلحت
سمجھی کہ اوسکی وجہ سے شاید عماد الدین وغیرہ کو اگر اون کے دل پر ختم الٰہی نہوئی ہو
پھر راہ راست نصیب ہوجاوے ولا اقل اپنے تنفر و ارتداد سے ہر اعلیٰ و ادنیٰ
کے نزدیک ندامت و پشیمانی اوٹھاوین اور بلا ترک شرم و حیا پھر تاب و طاقت گفتگو
و مقابلہ نہ لاوین اس انداز پر دو تین جزو کے قریب جب کتاب تصنیف ہوئی اوسی وقت
سے لوگون نے جوق جوق اوسکے سننے کا شوق کیا اور اوسکا ذکر و چرچا ہر شخص کے

زبان پر بتمامی ذوق ہوا طلباے مدرسہ نے اوسکی وجہ سے جابجا پادریون کو الزام
دیا اور ہر گلی کوچہ مخالفین کو حیران و مبہوت بدرجہ تمام کیا حتی کہ وعاظ نصاری
اپنے اضلال و اغوا سے کچھہ دنون باز رہے چند تواریخ و مواقع معینہ اون کے
خالی از وعظ ہو گئے اسپر پادری وین صاحب سنجونس کالج آگرہ نے بجوش حمیت مذہبی
امرتسر سے پادری عماد الدین کی درخواست و طلبی کی مجہہ تک یہہ خبر پہنچی ایک عیسائی
کی معرفت کہ اوسکو میرے ساتھہ قبل از تنصر کچھہ ربط رہا تھا پہونچی رہین شدہ شدہ
آخر ماہ اپریل ۱۸۷۶ء مین پادری عماد الدین فائز اکبرآباد ہوئے مینے اون کے آنے
سے چند روز بعد مشفقی مولوی حسام الدین صاحب مدرس گورنمنٹ کالج کے ساتھہ پادری
وین صاحب کے بنگلہ پر جانے کی ٹھرائی جسوقت کہ مین وہان پہونچا اپنے اخلاق عام
سے پادری صاحب موصوف نے مجھکو باکرام و احترام تمام لیا سپس ذکر عمرو زید
پادری عماد الدین کا تذکرہ درمیان مین آیا اور مباحثہ و مناظرہ کے بابت بھی
کچھہ دیر تک مکالمہ رہا اوسپر اونہون نے اپنے دلی مسرت و شادمانی کو ظاہر کرکے
فرمایا کہ اون کے یہان بلوانے سے تمناے دلی و غرض اصلی میری یہی ہے مینے
کہا بسم اللہ پھر تاخیر و دیر کیون ہی ہین میدان ہین چوگان ہمین گو پادری صاحب نے
کہا کہ ابھی تک اون کو مکان وغیرہ کی جانب سے اطمینان نہین کچھہ عرصہ کے بعد جب وہ
ان مہمات سے فارغ البال ہون اوسوقت بنظر تصفیہ مباحثہ کا انتظام کیا جائیگا
مینے اسکے جواب مین یہہ کہا کہ ۱۶ امی سے حسب ضابطہ ڈیڑہ مہینے کی تعطیل ہمارے مدرسہ مین

ہونیوالی ہے اگر اسی قبل کہ ہنوز مین بائیس روز کا عرصہ ہے مناظرہ کا بندوبست
ہو جاوے تو بہتر و مناسب ہے باقی رہا چند امور جزئیہ کی نسبت پادری صاحب کا
انتشار و تردد وہ کوئی بڑی بات نہین اون سب کا انصرام مشن کی وجہ سے
ایکروز مین بحسن انجام ہو سکتا ہے معہذا ایسی ضروریات سے کسی وقت کوئی فرد بشر
خالی نہین رہ سکتا اسپر پادری صاحب نے یہہ فرمایا کہ مین جمعۂ آئندہ تک اوسکے کل مندرج
وشرایط لکھواکر بوساطت ولیم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج آپ کے پاس بھیجدونگا
اتنے دنون مین کل کام سر انجام ہو جاینگے مینے کہا بہت خوب اور جلسہ برخاست
ہوا خدا خدا کرتے گھڑی ساعت گنتے وہ جمعہ بھی آ پہونچا مگر جواب کچھہ نہ پہونچا بلکہ ہفتہ
اور روز شنبہ بھی اوسپر گذر گیا دے اس عرصہ مین اودہر سے کوئی آیا نہ گیا
تب بمجبوری دوشنبہ کے روز پادری صاحب کے نام مینے یہہ خط لکھا

خط بنام پادری وین صاحب

عمدۂ قسیسان روزگار زبدۂ مسیحان نامدار جناب پادری وین صاحب زاد عنایتکم
بعد سلام شوق التیام واضح رای سامی باد کہ تا الی الآن ایفای وعدۂ مورخہ
منتظرست بروز چارشنبہ کہ نسبت مباحثہ بالمشافہ و گفتگوی زبانی درباب دین
از پادری عماد الدین جناب الا اظہار مسرت و شادمانی فرمودہ ابلاغ جواب بمعرفت
ولیم صاحب یوم جمعہ موعود و متعین نمودہ بودند ازان زمان بہر استماع آن ہمہ تن
گوش شدہ ام مگر تا اینم صدائی ازان بگوشم نرسیدہ از اخلاق گرامی و شیوۂ قدیم

کہ ذات سامی راست انیمغنی اصلا بخیالم نمیرسد کہ آن وعدہ و تقریر از ضمیر خبیر سہو و فراموش شدہ باشد اغلب کہ باعث این تاخیر و تراخی امر دیگر بود کہ من بران آگہی ندارم لہذا مصدع خدمت عالی میشوم کہ براہ عنایت و رافت ازان امر فقیر را ہم اطلاع بخشند چہ انتظار انیمغنی و فکر تہیہ اسباب سفر کہ از تعطیل مدرسہ عنقریب پیش نظر ست از حد انتشار و پریشانی دارم زیادہ سلام فقط الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۶ء مطابق ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ +

جب یہہ خط پادری صاحب کے ہاتہہ مین پہونچا اونہون نے اوسکو دیکہا پڑہا اور اوسکو فوراً پادری عماد الدین کے پاس کہ احاطہ مین اونہین کے کوٹھی سے مسکن گزین تھے فوراً بہیجدیا اوسکے جواب مین پادری عماد الدین نے مجہکو یہہ خط لکہا ۔

خط پادری عماد الدین

مکرم بندہ مولوی سید عبد الباری صاحب

جناب پادری وین صاحب کی زبانی اور آپکے اس خط سے بہی مجہے حال معلوم ہوا مناسب ہے کہ میرے اور آپکے ایک ملاقات ہو جاوے خواہ آپکے گہر پر یا بندہ کے مکان پر سو مین حاضر ہون آج شام تک گہر پر ہون آپ آوین یا مجہے بلاوین تو وقت بتلاوین کہ کب آؤن اور مخالفانہ بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اوس سے مجہے نفرت ہے مگر دوستانہ باتین کرنا اور محققانہ سنجیدگی سے کسی امر کی بابت بولن نہایت مناسب امر ہے سو مین حاضر ہون بلکہ چاہتا ہون فقط سلام بندہ عماد الدین لاہز یکم مئی ۱۸۷۶ء

چونکہ میرے رقعہ کا جواب پادری عماد الدین نے بزبان اردو لکھا اور تحریر فارسی سے قاصر رہے لہذا مجھکو بھی جواب الجواب کا لکہنا بزبان اردو مناسب معلوم ہوا اوّلاً لحاظ مطابقت اصل اور ثانیاً اس بنا پر کہ عوام الناس و پادری بیچارے کہ فارسی کے محاورہ سے غیر واقف اور نا آشنا ہین طرفین کے غرض و مطلب کو بخوبی ادراک کر سکین و ہو ہذا۔

جواب خط پادری عماد الدین

شفیق حالم پادری عماد الدین صاحب۔

آپ کا محبت نامہ میرے پاس پہونچا تہذیب و سنجیدگی کا خیال اور آپ کے شوق تحقیق کا حال اوس سے مترشح ہوا واللہ باللہ طبیعت کو اس امر سے بدرجہ غایت فرحت حاصل ہوئی ایک عرصہ سے مین بہی خواہان ہون کہ مابین میرے اور آپ کے مناظرہ و مباحثہ محققانہ ہوجاوے حسب تحریر آپکے اگر وہ بحث و گفتگو دوستانہ محض بنظر احقاق حق و ابطال باطل واقع ہو اور تعصب و جہالت سے خالی تو سبحان اللہ و بحمدہ اس سے بہتر اور کونسا امر ہے لیکن چونکہ مین بوجہ تعلق مدرسہ کے عدیم الفرصت ہون اور روقت چھٹی کے تدریس و تعلیم طلبہ سے مجھکو بہت کم مہلت ملتی ہے لہذا مناسب ہے کہ واسطے ملاقات کے ایک روز خاص مقرر کیا جاوے کہ مین اپنے سب کامون کو اوس روز جسطرح ممکن ہو برطرف رکھون اور تعیین مکان سے بہی آپ مجھکو اطلاع دین حتی المقدور قریب شہر ہو تو بہتر ہے سنجولنس کالج ہو

یا اور کوئی کوٹھی متصل گرجا گھر کے اسواسطے کہ خواص ذی علم اور بعض رؤسائے

شہر بھی بنظر تحقیق حق اوس مجمع مین شامل ہونے کا شوق و ارادہ رکھتے ہین

طرفین کے اہل علم و فضل کے سامنے گفتگو ہونے سے بخیال ذلت و رسوائی طرفین

تعصب و جہالت سے احتراز ہوگا اور شمول رؤسا سے ظہور و قبول حق و باطل کے رہنما

کا اہم مطالب اور بہت بڑا مدعا ہے ورنہ پیش قاضی مدوی راضی آلی کا مضمون

صادق آویگا مثلاً آپ اگر خلاف حق کوئی امر اختیار فرماوین گے اوسکا رد کرنا

بجز میرے اور کوئی نہوگا اور میری تقریر کو گو کیسی ہی حق کیون نہو آپ مخالفت

مذہب سے لغو و لا طائل کہینگے اور علی ہذا القیاس اسکے بالعکس ممکن ہے پس صورت

مین اسکا فیصلہ اور محاکمہ کیونکر ہوسکیگا اور بفرض محال اگر کسی نے اپنی خطا و غلطی کا

اقرار بھی کیا تو اوس سے دوسرون کو کسطرح فائدہ ہوگا آپ اپنے اقرار سے

مثلاً انکار کرین گے اور مین اوسی پر اصرار رکھون گا بدینوجہ ضرور ہوا کہ ذی علم و

عقل ہر جانب کے وقت بحث موجود ہون کہ کجروی اور تعصب و درشتی سے

مطالب اصلی کو کہ تحقیق حق ہے ضایع ہونے نہ دین فقط مکرر یہہ کہ تعطیل مدرسہ

چونکہ عنقریب ہے اسواسطے اس امر مین جہانتک جلدی ممکن ہو تو بہتر ہے فقط

الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۶ء یوم دوشنبہ مطابق

ششم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری

یہہ تینون خط ایک ہی روز مین آئے گئے اس اخیر خط کا جواب تیسرے روز پادری صاحب نے

مجھکو یہہ لکھا۔

خط پادری عماد الدین

جناب مولوی سید عبد الباری صاحب

نوازشنامہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپکو مباحثہ کا بہت اشتیاق ہے بلکہ نہایت جوش مین آپ معلوم ہوتے ہین یہانتک کہ بعض ضروری امور کے طے کئے بغیر ہی مکان مقرر کرنا چاہتے ہین، صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے جرچیہ کے لوگ ہین ملین تو بھی ہم ہر کسی سے ایسے مباحثہ کے دنگل باندھتے نہین پھرتے اگرچہ باتین سب سے کرتے ہین پر دنگل خاص ہی لوگون کے ساتھہ باندھے جاتے ہین صاحب مین ولایتی پادری نہین ہون اگرہ ہی کی گلیون مین کھیلا ہون یہہ واللہ باللہ فقرہ مین سمجھتا ہون آپ کے جواب مین جند باتین عرض کرتا ہون پہلے ان پر غور کر لیجئے (۱) مین واقف نہین ہون کہ آپ کون صاحب ہین اب اگرہ مین آکے دو چار بار آپ کا نام سنا ہے نہین جانتا کہ آپ عوام مین سے ہین یا کوئی خاص بزرگ اہل اسلام کے ہین پس بدون واقفیت آپکے درجہ کے ایسے معرکہ کا میدان کیونکر آپکے ساتھہ قائم ہو سکتا ہے کیونکہ معرکہ خاص لوگون سے بوقت مناسب ہوا کرتا ہے پر اظہار حق سب کے لئے ہے جسکے لئے مینے عرض ہی کیا تہا کہ خاص ملاقات کیجئے (۲) آپ فرماتے ہین کہ رؤسا شہر بھی ایسے مجمع مین شامل ہونے کا شوق رکھتے ہین یہہ خوشی کی بات ہے مگر یہہ بات جب

قبول ہوسکتی ہے کہ پہلے روساے شہر ایک تحریر میرے پاس بہیجدین کہ میان
سید عبدالباری صاحب ہمارے منتخب عالم ہین ہم عیسائیون کے مقابلہ مین
اونہین بہیجتے ہین ان کی شکست ہماری شکست ان کی فتح ہماری فتح ہے
ان کے اقوال مذہبی دین کے بارہ مین مستند اقوال ہین تب مین دیکہون گا کہ
کس کس رئیس صاحب کے دستخط اوس تحریر پر ہین تب مجمع حسب تجویز آپ کے ہو سکتا
ہے اور ہم لوگ آپ کو علماے اگرہ کا وکیل خیال کر کے عزت سے قبول کرینگے
(۳) مین بڑا تعجب کرتا ہون کہ آپکو مباحثہ کے مکان کے تقرر کا فکر تو ایسا
جلدی پیدا ہوگیا مگر ابھی نہ مباحثہ نے نہ مباحثہ کے امور انتظام نے قرار
پایا کہ کون کون شرائط وہان مرعی ہون گے کس کس مسئلہ مین بحث ہوگی یہہ
تو بڑی بھاری بحث ہے جو پہلے خطوط مین طے ہونی چاہیئے انتظام تحقیق
حق چہوڑکر آپ کسطرح تحقیق حق کرینگی اسیلیئے مین کہتا ہون کہ خواص کا یہہ
کام ہے۔ (۴) آپ جو ایسی تیزی کے ساتہہ ایسا مجمع چاہتے ہین قران کا
کلام ہونا یا نبوت محمدی کا ثبوت کرین گے یا نہین اگر کرسکتے ہین تو آسے
ہم سنین گے کہ کیا کیا دلائل آپ کے پاس ہین پس بدون طے ان امور کے
مباحثہ نہین ہوسکتا اور دوستانہ ملاقات کے لیے ہر وقت حاضر ہون فقط
سلام۔ عماد الدین لاہز۔

اس خط کے پہونچتے ہی مینے بحستی تمام یہہ جواب لکہکر فوراً صاف کرکے اونکے پاس معرفت

پادری وین صاحب کے روانہ کیا۔

جواب خط عماد الدین

یاد فرمائے دوستان پادری عماد الدین صاحب

عنایت نامہ آپ کا عین انتظار مین کہ بندہ چشم براہ و گوش بر آواز تہا آیا اوسکے معائنہ سے واضح ہوا کہ آپ کو مباحثہ سے گریز ہے اور مجمع مین گفتگو کرنے سے عار و حیا مانع ہے مینے اوس سے ملاقات کو جسکی درخواست آپ نے اپنے رقیمۃ الوداد پیشین مین کی تھی اور آپ کے خط ثانی سے بھی مستنبط ہے بحکم ضرورت و لحاظ مصلحت اور عاقبت اندیشی کی راہ سے جسکی تفصیل خط سابق مین کر چکا ہون انعقاد مجمع پر منوط و مربوط کیا تہا آپ نے قبل اسکے کہ میرے بیان پر کچھہ التفات و توجہ کی ہو یا اون وجوہ کا رد و قدح سے قلع و قمع کر کے اوسکی عدم ضرورت ثابت کی ہو وہی مضمون سابق غیر مفید پھر اعادہ کیا آپ کی شان سے یہہ امر نہایت بعید ہے سبحان اللہ آپ تو بڑے سخن سنج و خوش فہم نکلے اب تک تو ہم آپ کو پادری صاحبان ولایتی کی مانند تصور کرتے تھے لیکن اس سے یقین واثق ہو گیا کہ آپ اونکے برخلاف ہندی نژاد ہین اردو فہمی و محاورہ دانی مین بھی مہارت تامہ و کمال استعداد رکھتے ہین اسیواسطے وقت سوال از آسمان جواب از ریسمان دیتے ہین۔ سنو صاحب بہادر اگر مباحثہ سے مجمع مین آپ کو ذلت و بدنامی کا خیال

وخوف مانع ہے تو صاف صاف اوسکو آپنے کیون نہ قلم بند کردیا لیت ولعل
اور تراخی و تمہل اور ارتکاب تطویل و اطناب کو ناحق اختیار کیا اب مین اتماماً
للحجۃ آپکے مقدمات موہومہ کے کشف حقیقت کرتا ہون اوسیر کان دہریے
جواب امر اول یہہ ہے کہ مین کچھہ تیلی تنبولی نہین ہون جو میرا حال آپکو
تحقیق سے بھی معلوم نہو سکے علماے لکھنؤ و دہلی اور فضلاے رامپور
و بریلی اور عمائد و صنادید مرادآباد و بدایون اور اعیان وارا کین جونپور
و میرٹھہ وغیرہا سے میرا حال ظاہر ہو سکتا ہے اور اگر آپ کو اون کی تحریر
مہری پر اعتماد ہو تو اوسکو فی الحال بہی مین آپ کے پاس بہیج سکتا ہون
اور اگر اوسمین کسیطرح سے کچھہ تامل ہو تو آپ اپنے آشنایان بے ریا اور احباب
باصدق و صفا سکان اکبرآباد سے بشرطیکہ وہ صحبت یافتہ اور متصف بشعور
و سلیقہ ہون میری کیفیت دریافت کرلین اسواسطیکہ آپ نے ہر کوچہ و برزن
اکبرآباد کی خوب خاک اوڑائی ہے اور لڑکپن ہی سے یہان کے لوگون سے
آپ کی محبت و یاری رہی ہے اور اگر اسپر بہی اطمینان نہو تو پال صاحب اور
ماسٹر رام چندر صاحب اور پادری ہاسکن صاحب سے کہ ضلع بدایون مین
متعلق ہین اور اوسیطرف میرا مکان ہے اور مجہسے عربی مین نسبت تلمذ رکہتے
ہین دریافت کیجیے پادری وین صاحب نے اون کی چہٹی جسمین اونہون نے
میرے علم و استعداد کی کیفیت لکہی ہے حرفاً حرفاً ملاحظہ کی ہے آپ اون سے

استفسار کر لین اور اگر آپ کے زعم مین وہ بھی زیادہ گو اور لغو نویس ہین تو
آپکے اطمینان کی یہہ سبیل ہے کہ میرے تلامذہ کو آپ سبق دین اور اونکے
اعتراضات و شکوک کو رفع کرین اور اپنی تعلیم و تدریس سے قرار واقعی اونکی
تسلی و تشفی فرما دین اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اون کے اعتراضات
دفع کر دین گے اور مطلب کتاب صحیح طور سے تلقین کرین گے ہر آئینہ آپ کو
آپ سے زیادہ سمجھونگا اور لفظ مباحثہ کا زبان پر لانا فی الواقع غیر مناسب
و بیجا تصور کرونگا اور قطع نظر اسکے جب آپکو خود اس امر کا اقرار ہے کہ اگرہ
مین آنکر چند بار بتکرار میرا نام آپنے سنا ہے باوجود اسکے بھی عوام و خواص
مین تفریق نہ کرنا آپ کی کمال قوت ممیزہ پر دال ہے فرمایئے تو اگرہ مین اتنے
ہی عوام الناس سے کہ ہزارہا ہین کس کس شخص کا ذکر بتکرار آپ کے گوش زد
ہو چکا ہے بس معلوم ہوا کہ آپ دیدہ و دانستہ تجاہل و تغافل اختیار کرتے
ہین، اور تسلیم کیا کہ مین بزعم آپ کے عوام الناس سے ہی ہون نہ منجملہ خواص تو آپکا
بلاتحقیق میرے مکان پر آنا اور محققانہ کلام و گفتگو مجھسے کرنا جسکا اظہار خط سابق مین کر چکے ہین کسقدر عبث
و مہمل و لغو اور لاطائل امر ہے اگر آپنے ایسا التزام کر لیا ہے کہ ہر عامی و بازاری کے مکان پر بلا اظہار
بلاتحقیق تکلیف فرمائین اور ہر ایک سے محققانہ و سنجیدگی کے ساتھہ گفتگو کرین کہ خارج از طاقت بشری ہے تو
میرے نزدیک آپ آدمی نہین شاید مجسم روح القدس ہو **جواب امر ثانی** جب آپکے حسب اقرار اگرہ مین
میری شہرت ثابت ہوئی اور کیفیت لیاقت معلوم ہیں تو رسالہ کو ارسال تحریر ناحق تکلیف ہے معہذا

وقت مباحثہ بذات خود اون لوگونکا میرے ساتھہ موجود ہونا اون کے اعتماد پر شہادت کافی ہے میری فتح سے
اونکو فتح ہوگی اور ایسے ہی آپکے اعوان و انصار کا حال ہوگا تمہاری شکست بعینہ اونکی شکست ہوگی
بتحریر و دستخطی اون کی ذات کے برابر یا اون سے زیادہ تر قدر و رتبہ ہرگز
نہین رکھتے پس باوجود تحقیق راجح اختیار ادون و مرجوح یعنی چہ اور
اگر آپ نے اپنی ذات سے یہی شرط مباحثہ کرلی ہے تو دہلی و امرتسر
وغیرہ مین جو آپنے معاندین و خصوصون سے آپ بحث کی اوسوقت بہی مہری
و دستخطی محضر حاضرین جلسہ سے طلب کئے تہے یا نہین درصورت اوّل اونکو
آپ میرے پاس بہیجدین تاکہ مین بہی اوسی وضع کا محضر بنوا دون والا اوکی
طلب مجہسے بالتخصیص دلیل کجی و بے انصافی ہے۔ **جواب امر ثالث**
انتظام امور مباحثہ ہم نے اسواسطے نہین کیاکہ آپ کی تصانیف مشہورہ و
کتب مطبوعہ ہی کی بابت عندالمباحثہ استفسار ہوگا جو آپ کو بخوبی معلوم و متیقن ہے
باقی رہے مسائل متنازع فیہا مثل اعتقاد تثلیث و کفارہ وغیرہ جنکی حقیت
پر آپ ایمان لائے ہین وہ بنفسہا متعین ہین اور معلوم طرفین اوسکے تعین
کی بابت بحث کرنا غیر مفید ہے بعد مذاکرہ کتاب ہدایت المسلمین و تحقیق الایمان
اوسکے تعین پر اتفاق طرفین دشوار نہین بشرطیکہ احقاق حق مقصود ہو
آپ ہی کے رائے کے مطابق مسائل مذکورہ مین بحث اور انتظام امور اگر
آپ کو منظور ہوگا ہم قبول کرلین گے اوسکی تقدیم و تاخیر مین گو کچہہ ہو

مطالب حکمیہ اثبات ہیولے وصورت جسمیہ اور مباحث جوہر وعرض وغیرہا
مین آپ سے بحث ہمکو مدنظر نہین ہے جو اوسکی تعین واجب ہو اسکے واسطے استقدر
انتشار وحیرانی اور اعلان واظہار حق سے خفاء وکتمان محض بمعنی ہے
جواب امر رابع اثبات نبوت محمدی کے وقت ہم آپ سے ایک فہرست
صحائف مقدسہ اور انبیاے مسلمہ کی لکہوائینگے اوسوقت صحائف مندرجہ
بیبل کا الہامی ہونا اور حضرت موسیٰ ویشوع اور حزقیل وشعیاہ وغیرہم کی نبوت کا
اثبات اوس بناپر کہ نبوت آنحضرت صلعم سے چہہ سو برس پیشتر سے مقبول
ومسلم ہے آپ کرینگے من بعد باطوار شائستہ وپسندیدہ اور بدلائل حسنہ
وسنجیدہ قرآن کا کلام الٰہی ہونا کہ عقیدہ اسلامیہ ہے آپ کے روبرو ہم بہی
بیان کرینگے کہ مخالف وموافق اوسپر داد دین اور درصورت انصاف
امید قوی ہے کہ آپ بہی اوسکو پہر قبول کرلین تنہائی مین اوسکا بیان فضول
ہے درحالت عزلت اوسپر کچہہ مضرت ومنفعت مرتب نہین ہوگی فقط —
الراقم السید عبد الباری عفی عنہ ۳ - مئی ۱۸۷۶ء مطابق ۸ ربیع الثانی
سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز چارشنبہ -

اس خط کو بہیجکر چار روز تک مین منتظر جواب رہا اور پادری عماد الدین
کی جانب سے اس عرصہ مین کچہہ بھی پیام نہ آیا تب بمجبوری پادری وین صاحب
کے نام مینے یہہ خط تاکیدی لکہا۔

خط بنام پادری وین صاحب

قدر افزاے ارباب تحقیق رتبہ شناس اصحاب تدقیق جناب پادری وین صاحب زاد عنایتکم

عاجز عبد الباری بعد تقدیم تسلیم مع التوقیر ذو التکریم مدعا طراز ہے کہ عرصہ
چار روز کا گزرا کہ مینے ایک تحریر بجواب رقعہ دوم پادری عماد الدین کے آپکی
خدمت مین ارسال کی تھی اوسکے پہونچنے کے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ جواب
اسکا کل شام تک ہم بھجوا دینگے حسب ارشاد والا اسوقت تک بندہ منتظر جواب
رہا اور کوئی تحریر آپ کی جانب سے میرے پاس نہ پہونچی اسواسطے ثانیاً پھر نوبت
تقاضا آئی اور مثل سابق مجھکو ہی احتیاج عرض مکرر پڑی کہ آپ میری تحریر کا
جواب پادری عماد الدین سے لکھوا کر ارسال فرمائین تاکہ معلوم ہو کہ اب پادری
صاحب کو مباحثہ سے پہلو تہی کرنیکا کیا سبب ہے اور زبانی تقریر سے مجمع مین
کونسا امر مانع ہے اونہون نے جو چند وجوہ رکیکہ سے مباحثہ بالمشافہہ کا ٹالنا
چاہا اون مین سے ہر ایک کا مینے جواب شافی دیا ہے آپ بھی براہ عنایت
اوسکا ملاحظہ بچشم انصاف فرمالیجیے درصورت نہ آنے جواب کے ناظرین و
سامعین کو یقین کلی ہوجائیگا کہ پادری لوگ اپنے عقائد کے اظہار و اثبات سے
قاصر و عاجز ہین اسیواسطے میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرتے ہین یا منشا ر
اسکا قلت بضاعت و کم استعدادی خاص پادری صاحب کی ہے ورنہ جو عذر
معقول رکھتے ہین تو اوسکو کیون نہین پیش کرتے کہ اوسپر نظر کیجاوے مقطع

الراقم السید عبدالباری عفی عنہ مورخہ ۶ مئی ۱۸۷۶ء مطابق یازدھم
ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز شنبہ ۔

اسکا جواب دوسرے روز پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونون
کی جانب سے میرے پاس آیا ۔

جواب از پادری وین صاحب و عماد الدین

مولوی عبدالباری صاحب ۔ آپکو معلوم ہووے کہ مباحثہ کرنے کی ہمیں فرصت
نہ ہمارا ارادہ ہے اور ہم اس سے کچھ فائدہ نہیں دیکھتے دوسرے کام مین
مصروف ہین سابق مین اکثر مباحثہ ہوئے پر اب یہہ طور ترک کیا گیا ہے بہتر ہے
کہ جانبین اپنے اپنے خیالات اپنی تصانیف مین ظاہر کرین اور دنیا دیکھے گی
باقی رہی دوستانہ ملاقات تو ہم کرنیکو طیار ہین اگر آپ چاہین تو پیر کے روز
چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین باقی
مباحثہ زبانی بلکہ تحریری کی بھی توقع ہم سے چھوڑ دیجیے کیونکہ جانبین کے اکثر خیالات
کتب مین ظاہر ہو چکے ہین اسلیے ہم اور باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین
مصروف ہین فقط زیادہ سلام از طرف پادری وین صاحب و عماد الدین ۔

چونکہ اس مرتبہ پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونون کی جانب
سے بالاشتراک ہر قسم کے مباحثہ تحریری و تقریری سے انکار صاف ہو گیا
ہمنے بھی من بعد قطعاً ترک خطاب و التفات کر دیا ۔ فہم سخن گر نکند مستمع ۔

قوت طبع از متکلم محجوب + لیکن ارباب دین و دیانت اور اصحاب اخبار و خبرت پر
یہان سے امور مفصلہ ذیل ہویدا و ظاہر ہین اوّل مشن والون نے جو امرت سر سے نمبر ۱
پادری عمادالدین کو اپنی گرم بازاری کیواسطے بلایا تہا اور اون کی ذات سے
مخالفین پر اتمام حجت کرنا چاہا جسکا پادری وین صاحب نے اقرار کیا اور مدت تک
شہر مین بہی شہرہ و چرچا رہا پادری عمادالدین کی سرد مہری سے اوسکی کچہہ
اصلاح نہوئی بلکہ اون کے آنے سے اور بہی زیادہ ذلت و بدنامی اور خرابی و نمبر ۲
رسوائی عائد حال ہوئی دوم پادری عمادالدین نے اپنے اوّل خط مین لکہا مخالفانہ
بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اور خود ہی اپنے دوسرے
خط مین بنا بر مباحثہ مستعد و آمادہ ہوگئے حتی کہ اوسکے واسطے چند شرائط بہی
لکہہ بہیجے اور یہہ بہی لکہا کہ اونہون نے مباحثہ کے دنگل خاص لوگون سے باندہے
ہین اگر مجمع مین بحث کرنا پادری صاحب کے نزدیک شیطانی کام تہا تو آخر الامر
اونہون نے اوسپر کیون اپنی رضامندی ظاہر کی اور علی ہذا القیاس کسواسطے شیطانی
کام پر خواص سے راضی ہوگئے والا مینئے بعض اظہار طاقت علمی کے لئے مخالفانہ
بحث پر اون کی طلب و دعوت کی ہتی پادری وین صاحب سے یہی تو کہا تہا کہ بغرض
احقاق حق و ابطال باطل بحث ہونا چاہیئے ورنہ وہ کیون شیطانی کام پر راضی و خوش
ہوتے سوم جب کہ پادری صاحب دوسرے خط مین مباحثہ پر آمادہ ہوئے اور اوسکے
چند مقدمات و شرائط بہی لکہے اور ہماری طرف سے بہی اون کا جواب مبسوط

وشافی پہونچا اوسوقت بلا وجہ اور بدون جرح و قدح کے مباحثہ کا ترک کرنا
بلکہ خط کا جواب تک نہ لکھنا عند العقلا صراحتاً دلیل عجز و مغلوبی پادریصاحب ہے
اثبات مدعا سے کیونکہ کسی امر کا خود ہی پیش کرنا اور اوسپر جو واقعی اعتراض
وایراد ہوا اوس سے خاموش و روکش رہنا با وجود قوت و قدرت رد و جواب
خلاف داب و بعید از صواب ہے - چہارم پادری صاحب نے اپنی تحریر اخیر مین
یہہ لکھا مباحثہ کرنے کی ہمین نہ فرصت ہے نہ ہمارا ارادہ اگر یہہ بات صحیح و راست
تہی تو پادریصاحب نے ناحق میرا حرج اوقات کیا دوسرے خط مین شرایط بحث
لکھکر مجہے اور دوسرے لوگون کو کیون امیدوار و منتظر بنایا اور یہہ کسواسطے تحریر فرمایا
صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے چرچے کے لوگ ہمین ملین کیا فریب و دغا
اور مکر و زور سے دوسرون کا نقصان و زیان ازروے انجیل و توریت
داخل دین و ایمان ہے پنجم احقاق حق کے واسطے دوستانہ ملاقات کرنا جسکا
اظہار و اقرار پادری صاحب نے باقتضاے تثلیث اپنے تینون خطون مین کیا ہے
اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ گفتگوے مباحثہ کے وقت بنظر مصلحت و ابقاے وقعت
پادریصاحب نے اوسکو اپنا مدار و محط اسطرح گردانا مناسب ہے کہ میرے اور آپکے
ایک ملاقات ہو جاوے خواہ آپ کے گہر پر یا بندہ کے مکان پر سو مین حاضر ہون
آج شام تک گہر پہ ہون آپ آوین یا مجہے بلاوین تو وقت بتلاوین کہ کب آؤن چنانچہ
یہی خط سابق اون کی بعینہ عبارت ہے اور آخر خط مین جب مباحثہ کی بلاون کے

سے بنام خدا ٹل گئی اوس ملاقات یہہ حقیقت رہ گئی۔ اگر آپ چاہین تو تیسرے
روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین
انتہی کہ فقط میری ہی ہمت و مشیت اور میری ہی آمد و رفت پر اور وہ بھی بتعیین
روز و قید وقت خاص ہوگئی اوسکی ذاتی خوبی و بہبودی اور پادری صاحب کی
اوسپر تیاری و مستعدی اس مرتبہ کچھہ نرہی یہان سے بھی پادری عماد الدین کا
ضعف و عجز اور اضطراب و انتشار اور گفتگو سے بہر روے سے بہر وجہ بیچارگی و ناتوانی
اور اختیار فرار ثابت ہے کیونکہ یون مفت مین کسکا سر دکہا اور یہہ کسکا کام ہے
کہ بلا وجہ تن تنہا چلکر پادری صاحب کی خاص چوکہٹ کو سلام کرے۔ ششم بعد پادری صاحب کا
یہہ کہنا کہ ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکھتے کلام عجیب و غریب ہے کیونکہ پادریونکو
اوس مباحثہ سے کہ پادری فنڈر اور مولوی رحمت اللہ و وزیر خان ڈاکٹر کے
مابین اکبرآباد مین ہوا تہا بجز ذلت و رسوائی کے کیا فائدہ ہوا جسکے بنا پر اونہون نے
عماد الدین سے عیسائی ہونیکے بعد دہلی و امرت سر وغیرہ مین علماے اسلام کے
ساتہہ پہر مباحثہ کرایا اور خود عماد الدین کو مناظرہ امرت سر سے کب سر اوٹہانیکی
جگہہ باقی رہی تہی کہ دہلی مین بھی معرکہ آرائی کرکے اوسکی تکمیل کی اور علی ہذا القیاس
جانبین کے خیالات بھی بذریعہ کتابون کے بیشتر اون کے عیسائی ہونے سے
ظاہر ہو چکی تہی اسصورت مین اون کی کل تصنیف و تالیف کی محنت و تکلیف بھی ضائع
و برباد ہے ہان بیان اس عذر کا تحریک ابتداے تحریر و تقریر کیوقت البتہ اونکو

اونکو لازم و واجب تہا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ خوف شکست و مذلت اور علی رؤس
الاشہاد مغلوبی و بدنامی کا خیال مباحثہ دہلی و امرتسر کے قیاس پر مانع از بحث و
گفتگو رہا - ہفتم پادری عماد الدین کا قول ہین مباحثہ کرنے کی فرصت نہین ہم اور
باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین صریح گریز و حیلہ جوئی ہے
کیونکہ اہل علم کے نزدیک تحریر و تقریر اور تصنیف و تالیف سے بہتر و افضل کوئی
کام و شغل نہین خصوصاً متعلقان شش کی بجز فکر ایسے امور کے اونکو اور کوئی دنیوی کار
و خدمت نہین شاید دین صاحب عماد الدین سے گہوڑون کی گہاس چہلواتے ہون
جس سے اونکو فرصت نہوئی ہو لیکن اسصورت مین دوستانہ ملاقات کرنیکو حاضر
ہتا جسکی تصریح آخر وقت تک کی گئی ہمیں ہوتا ہے ان کے اس کید و زور پر مثل مشہور
دروغ گو را حافظہ نباشد صادق درست ہے الغرض اس تذکرہ سے عماد الدین کو
اسقدر خوف و ڈر طاری ہوا کہ جب لکچر دینے کو ابتداءً مشن کالج مین قیام کیا اولاً
سب لوگون کو یہہ سنا دیا کہ میری تقریر و گفتگو پر کوئی صاحب یہان اعتراض
و کلام نہ کرین جسکو سننا ہو وہ رہے ورنہ چلدے اور ہر گلی و کوچہ اون پر خندہ
و تالی اور کما ینبغی ذلت و رسوائی ہوئی آسے - لطف حق با تو مواساہا کند +
چونکہ از حد بگذری رسوا کند + الحق مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و
فرعہا فی السماء تاتی اکلہا کل حین و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق
الارض مالہا من قرار **کیفیت ثانیہ** اس مدت کے بعد بحسن اتفاق جب کہ ہماری

کتاب اعلام الاخبار و الاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب بہ اتمام الادلیہ
علی فرق المضلہ تمام ہوگئی اور بعنایت الٰہی دنش جزو تک چہپ بھی چکی تھی کہ
بحکم گورنمنٹ مدرسہ عربی شروع ۱۸۷۶ء سے تخفیف و تنزلی مین آیا اور اس
زمانہ مین تلاش روزگار و دیگر افکار سے مراد آباد کو میرا جانا ہوا اور بسبب ضرورت
دو چار روز وہان رہنا پڑا فخر ہندوان نو و کہن منشی اندرمن صاحب تحفۃ الاسلام
کے پاس بہی مین بذات خود پہونچا کیونکہ وہ بہی سرگروہ مشرکین ہنود اور رکن
رکین مخالفین عنود ہین پس از ذکر این و آن و چنین چنان اون سے گفتگو
مذہبی شروع ہوئی ابتداءً مینے ہی یہہ دعوی کر دیا کہ کل مذاہب کے برعکس ایک
اسلام ایسا دین ہے جسکی کل مسائل و عقائد یقینی و قطعی ہین اور بدلائل و شواہد
عقلی و نقلی مضبوط و قوی در صورت خلاف اون سے یہہ درخواست کی کہ وہ
مسائل مسلمہ اسلامیہ سے کسی اصل و عقیدہ پر ایراد و اعتراض کرین اگلا اوسکا
جواب اونکیطرف سے یہہ ہوا کہ میرے رسائل و کتب مین یہہ بیان بشرح و بسط ہے
اوسکی تصریح و تفصیل سے ہمت انسانی پست ہے اوسپر مینے کہا کہ آپ کی اکثر تصانیف
میری نظر سے گزرین اوسمین ایک بہی بات ایسی قابل التفات نہین و الا آپ اندکے از بسیار
برعایت اختصار وہ اعتراض پیش کرین جو بزعم آپکے عقدہ لاحل و عذر اصم ہو اسکے
جواب مین کوئی خدشہ و شبہہ بیان نکرسکے اور یہہ کہنے لگے کہ ہر قوم اپنی مسلمات کو ایسا
ہی تصور کرتی ہے اسمین اسلام کی کیا خصوصیت و فوقیت ہے مینے کہا کہ تصور و تصدیق

مین ہمارا کلام نہین بلکہ نفس الامر و واقع کے لحاظ سے یہہ تقریر و گفتگو ہے اور مطلب
یہہ ہے کہ اصول اولیہ ہر مذہب کے ماوراے اسلام از قبیل محالات عقلیہ ہین جیسے
خدا کے واسطے اثبات جسم وحد کہ عقیدۂ یہود ہے اور بزعم نصاری عیاذ باللہ اوسکا
صاحب فرزند وجد ہونا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کو معاصی بنی آدم کے لئے کفارہ کہنا
یا رام چندر و کرشن کو اوتار خدا ماننا اور تناسخ ارواح کو حق جاننا وغیرذلک کہ مسلمات
ہنود ہین ایسے ہین کہ کوئی عاقل و ذی ہوش حالت تحقیق کیوقت بشرطیکہ خالی از
تقلید و تعصب ہو انکو قبول و تسلیم نکریگا اور نہ کوئی حکیم و ذی علم انکا جواز و امکان
بدلیل و برہان ظاہر و بیان کرسکتا ہے چہ جائے تحقیق و ثبوت بخلاف اسلام کے کہ ایسے
ہزلیات سے وہ بالکل مقدس و بری ہے باوجود کثرت مخالفین کہ اوسکے لگاڑنے مین
بالخصوص سب کی کوشش و سعی ہے آجتک اوس سے ایک بھی ایسی بات کسی نے پایۂ ثبات
پہونچائے اسکے جواب مین لالہ جی نے کوئی معقول بات نہ کہی اور وہی تقریر غیر مفید
پھر اعادہ کی کہ ہر شخص جو کسی مذہب کا پابند و مطیع ہے اپنے عقائد کی صحت و صداقت
اسیطرح جانتا ہے ورنہ کوئی اثبات حقیت دین پر خارج از مذہب و مخالف کے
قول سے شہادت نہین گزرانتا اوسوقت جواب مین مینے کہا سبحان اللہ آپکے اس حدس
و ادراک کے قربان جایئے کہ سوال از آسمان ہے اور جواب از ریسمان اور اوسکے
اور امین آپ سے پوچھتا ہون کہ وہ مذہب کیا جسکی راستی و درستی پر اوسکے مخالف
اقرار اور گواہی ہو کہا کہ ایسا کوئی طریقہ نہین مینے کہا کہ پہلا اوسکا حکم اولاً بیان

کرو اسکا جواب جب کچھہ ندیا تو مینے خود ہی یہہ کہدیا کہ وہ مذہب اسلام ہے کہ من
حیث الدلیل کل مذاہب پر اوسکی ترجیح و تفضیل گبن صاحب اور گاڈفری ہگنس
اور جان دیون پورٹ اور کارلائل صاحب وغیرہم جماعت کثیر نے بتمامی بسط
و تفصیل اپنی کتابون مین لکھی ہے جب لالہ جی اسپر حیران ہوئے تو یہہ کہنے لگے
کہ ہم کیونکر تسلیم کرین کہ وہ کتابین درحقیقت اونہین کی تصنیف ہین جایز ہے
کہ کسی مسلمان نے لکھکر اون کیطرف منسوب کردی ہون مینے کہا اس امر کا تصفیہ
کچھہ دشوار نہین وہ کتابین انگلستان مین چھپین نصاری کے ہاتھہ سے شایع ہوئین
بعض کے مصنفین اوسوقت تک بقید حیات بھی تھے جس سے کسیطرح یہہ گمان
نہین ہوسکتا کہ اہل اسلام سے کسی کا یہہ کام ہے اور اگر ایسا ہی باب احتمال و شک
کہولا جاوے تو ذات شریف سے اسکا بہی اثبات ہرگز ممکن نہوگا کہ مصنف تحفۃ الاسلام
آپ ہین گہبرا کر اسپر جلدی سے بولے کہ مین تو اپنے مونہہ سے کہتا ہون کہ وہ کتاب
میری تصنیف ہے مینے کہا کیا خوب تمہاری خلاف بیانی کیا محال و مستبعد ہے
ہوسکتا ہے کہ کسی اور نے اوسکو لکہا ہو اور سن بعد حق تصنیف تمکو بخشدیا جسطرح
کہ مشہور ہے کہ کوئی بددین اہل اسلام سے تمہارا ناصر و معین رہا اسپر اونہین محض
بہت ہوا اور بمقتضاے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ تا دیر مبہوت رہے کچھہ عرصہ کے بعد
محمد علی صاحب پر حسب النقل چند مواخذات کئے جنکے جواب الزامی تو اونکو
دیئے اور بغرض تحقیق حقیقت حال مولوی صاحب موصوف سے کہ مقیم

مراد آباد سے آکر بیان کردی اونہون نے مجھکو نسخ منقول عنہا منگوا کر دکہلائی اور وہ
عبارتین جنپر گفتگو تہی نکالکر پیش کین مینے حسب وعدہ اوسی روز دوسرے وقت
لالہ صاحب کے مکان پر پہونچکے اوسکا بیان کردیا والتفصیل لقیقضی بسطاً فی الکلام وخروجاً
عن المرام۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اسلام کی جملہ مسائل وعقائد ایسے مدلل ومستحکم
اور روشن وواضح ہین کہ مخالفین مصنفین نے بہی اوسکی صحت وراستی پر گواہی
دی اور اعدار وملاحدہ سے آجتک کوئی قوی ایراد عقلی ونقلی اوسپر نہو سکا
اسیواسطے مخالفین منکرین کو اوسمین کیسوقت مجال قال ومقال نہین اور عندالبحث
والمناظرہ اثبات مدعا سے ہمیشہ اون [illegible] ین قاصر ولال رہین قبول اسلام سے
درحقیقت اون کو بیجا تقلید ولعـ [illegible] رعایت قومی مذلت ودنیوی عزت ومنصب
مانع ہے ورنہ بحکم انصاف [illegible] ل وہ خدا ترس اوس سے اعراض وانحراف نہین
کرسکتا [illegible]

الحمدللہ کہ رسالہ مختصرہ [illegible] دوم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین
ضمیمہ کتاب اعلام الاخیار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب بہ الزام اللادینیہ
علی فرق المقلیہ بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ ہجری از تصنیف
مولانا اقضانا سید عبدالباری صاحب ابن جناب فضیلت مآب زبدۃ المتکلمین مولانا السید
سراج احمد النقوی ابن جناب فیض انتساب طریقت پناہ حقیقت دستگاہ خدا آگاہ حضرت آل احمد شاہ
خلف الصدق سلالۃ ابناء الفاطمہ السید نظر محمد السہسوانی کان اللہ لہم طبع گردید